روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	05:54
طلوع آفتاب	06:11
زوال آفتاب	12:35
غروب آفتاب	07:00

آج کی حدیث

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آقاؐ جب (ہجرت فرما کر) مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر و بلالؓ بخار میں مبتلا ہو گئے چنانچہ میں شاہ دو عالمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپؐ کو (بیماری کی) خبر دی، آپؐ نے یہ دعا فرمائی۔ اے اللہ! تو مدینہ کو ہمارا محبوب بنا دے جس طرح تو نے مکہ کو ہمارا محبوب بنایا تھا بلکہ اس سے بھی زیادہ، اور مدینہ کی آب و ہوا درست فرما دے اور مدینہ کے صاع اور مد میں ہمارے لئے برکت عطا فرما، نیز مدینہ کے بخار کو یہاں سے نکال کر جُحفہ (وہ مقام جہاں یہودی آباد تھے) میں منتقل کر دے۔" (بخاری)

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 127, Thursday- 07 May, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۱۲۷ ۞ جمعرات، ۷ر مئی، ۲۰۲۶، ۱۹ر ذی القعدہ ۱۴۴۷ھ ۞ قیمت ۴ر روپیے، صفحات:۸

تھلاپتی وجئے نے گورنر سے ملاقات کر

حکومت سازی کا دعویٰ کیا پیش، حلف برداری کل صبح

وجئے نے گورنر راجندر وشوناتھ سے گورنر ہاؤس میں ملاقات کی اور اراکین اسمبلی کی حمایت والا خط پیش کیا۔ وجئے کی پارٹی ٹی وی کے تمل ناڈو اسمبلی انتخاب میں 108 سیٹوں کے ساتھ سب سے بڑی پارٹی بن کر ابھری ہے۔ تمل ناڈو اسمبلی انتخاب کے نتائج سے پُرجوش 'تملگا ویتری کژگم' (ٹی وی کے) کے لیڈران و کارکنان اب حکومت سازی کی تیاریوں کا مزہ لے رہے ہیں۔ پارٹی چیف تھلاپتی وجئے نے تو گورنر راجندر وشوناتھ آرلیکر سے ملاقات کر حکومت سازی کا دعویٰ بھی پیش کر دیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق وجئے نے بدھ کے روز لوک بھون پہنچ کر گورنر سے ملاقات کی، اور اس کے بعد وہ گنڈی واقع راج بھون (گورنر ہاؤس) میں بھی گورنر سے ملے۔ گورنر ہاؤس میں ہی وجئے نے رسمی طور سے حکومت سازی کا دعویٰ پیش کیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق وجئے کے ساتھ پارٹی کے کئی سینئر لیڈران بھی موجود تھے۔ ان میں این آنند، آدھو ارجن، سینگوٹین اور ارون راج شامل ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ 7 مئی کی صبح 10 بجے سے 15.11 بجے کے درمیان حلف برداری کی تقریب منعقد ہو سکتی ہے۔ حالانکہ وجئے کی پارٹی کے پاس حکومت سازی کے لیے ضروری 118 اراکین اسمبلی کی تعداد موجود نہیں ہے۔ ٹی وی کے کو 108 سیٹوں پر کامیابی ملی ہے، یعنی انھیں کم از کم 10 باہری اراکین اسمبلی کی ضرورت پڑ رہی ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ کانگریس نے ٹی وی کے کی حمایت کا اعلان کر نصف مشکل ختم کر دی ہے۔ کانگریس کے پاس 5 اراکین اسمبلی ہیں، یعنی ٹی وی کے کو اب صرف 5 اراکین اسمبلی کی ضرورت ہے۔ بایاں محاذ پارٹیوں اور وی سی کے سے وجئے کے نمائندے بات چیت کر رہے ہیں۔ اگر ان پارٹیوں کا ساتھ مل گیا تو پھر حکومت سازی میں کوئی مسئلہ پیش نہیں آئے گا۔ قابل ذکر ہے کہ 234 رکنی تمل ناڈو اسمبلی کے انتخاب میں ٹی وی کے نے جہاں 108 سیٹیں حاصل کی ہیں، وہیں ڈی ایم کو 59 سیٹیں ملی ہیں۔ اے ڈی ایم کے تیسرے نمبر کی پارٹی رہی، جسے 47 سیٹیں حاصل ہوئیں۔ دیگر پارٹیوں میں کانگریس کو 5 اور پی ایم کے کو 4 سیٹیں ملی ہیں۔ آئی یو ایم ایل، سی پی آئی، وی سی کے اور سی پی آئی ایم کے حصے میں 2-2 سیٹیں آئی ہیں۔ علاوہ ازیں بی جے پی، ڈی ایم ڈی کے اور اے ایم ایم کے کو 1-1 سیٹیں ملی ہیں۔ اگرچہ حلف برداری کی تقریب پہلے کل صبح یعنی جمعرات، 7 مئی 2026 کو چنئی کے جواہر لعل نہرو انڈور اسٹیڈیم میں طے تھی، لیکن گورنر نے فی الحال اسے موخر کر دیا ہے۔ گورنر نے وجئے سے 118 اراکین اسمبلی (اکثریت) کی حمایت کا واضح ثبوت طلب کیا ہے۔ وجئے نے 112 اراکین کی حمایت کا خط پیش کیا ہے، جو کہ 117 یا 118 کی مطلوبہ اکثریت سے کم ہے۔ کانگریس (5 نشستیں) نے ڈی ایم کے سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے وجئے کی حمایت کا اعلان کیا ہے، لیکن حکومت بنانے کے لیے انہیں مزید چند اراکین کی حمایت درکار ہوگی۔ اطلاعات کے مطابق گورنر اس معاملے پر قانونی ماہرین سے مشورہ کر رہے ہیں کہ آیا وہ سب سے بڑی جماعت ہونے کی بنیاد پر وجئے کو حکومت بنانے کی دعوت دے سکتے ہیں یا نہیں۔

ایران شرائط مان لے تو تصادم ختم، ورنہ شدید حملوں کی دھمکی

جبکہ پاسداران انقلاب نے آبنائے ہرمز سے محفوظ بحری آمد و رفت جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے

واشنگٹن/تہران: امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایران کو سخت انتباہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر تہران پہلے سے طے شدہ امریکی شرائط قبول کر لیتا ہے تو جاری کشیدگی اور فوجی تصادم کا خاتمہ ممکن ہے لیکن انکار کی صورت میں ایران کو پہلے سے کہیں زیادہ شدید حملوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ دوسری جانب ایرانی پاسداران انقلاب نے اعلان کیا ہے کہ آبنائے ہرمز سے بحری جہازوں کی محفوظ آمد و رفت یقینی بنائی جائے گی اور امریکی دباؤ کو ناکام بنا دیا گیا ہے۔ ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا بیان میں کہا کہ اگر ایران مجوزہ شرائط کو مان لیتا ہے تو 'ایپک فیوری' نامی فوجی کارروائی مکمل طور پر ختم کر دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس کے بعد نافذ کی گئی بحری ناکہ بندی کے باوجود آبنائے ہرمز تمام ممالک کے لیے کھلی رہے گی، جس میں ایران بھی شامل ہوگا۔ امریکی صدر نے یہ بھی واضح کیا کہ اگر ایران نے معاہدے سے انکار کیا تو بڑے پیمانے پر بمباری دوبارہ شروع ہو سکتی ہے۔ یہ بیان ایسے وقت سامنے آیا ہے جب امریکہ نے 'پروجیکٹ فریڈم' نامی مہم کو عارضی طور پر روکنے کا اعلان کیا ہے۔ امریکی حکام کے مطابق اس مہم کا مقصد آبنائے ہرمز میں پھنسے تجارتی جہازوں کو امریکی نگرانی میں محفوظ راستہ فراہم کرنا تھا۔ امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ نے پینٹاگون میں پریس کانفرنس کے دوران دعویٰ کیا تھا کہ یہ اقدام عالمی بحری سلامتی اور انسانی مفادات کے تحفظ کے لیے کیا گیا۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے بھی کہا کہ 'ایپک فیوری' اپنے مقاصد حاصل کرنے کے بعد ختم کر دی گئی ہے اور امریکہ اب مزید کشیدگی نہیں چاہتا۔ ان کے مطابق واشنگٹن خطے میں استحکام اور مذاکرات کے ذریعے مسئلے کا حل چاہتا ہے۔ واضح رہے کہ 'ایپک فیوری' ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیل کی مشترکہ فوجی کارروائی کا نام تھا، جس کے دوران تہران کے جوہری مراکز اور فوجی تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا۔ یہ کارروائی 28 فروری 2026 سے جاری تھی اور امریکہ نے اب اسے کامیاب قرار دیتے ہوئے روکنے کا اعلان کیا ہے۔ دوسری جانب ایران کی پاسداران انقلاب کی بحری شاخ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ خطے میں 'جارحانہ دھمکیوں' کو غیر موثر بنا دیا گیا ہے اور اب آبنائے ہرمز سے بحری جہازوں کی نقل و حرکت محفوظ اور مستحکم رہے گی۔ ایرانی حکام نے ان جہازوں کے مالکان اور کپتانوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ایران کے نئے ضابطوں پر عمل کیا۔ پاسداران انقلاب نے خبردار کیا کہ ایسے جہاز جو امریکی افواج کے لیے اسلحہ یا گولہ بارود لے کر جائیں گے، انہیں روکا جا سکتا ہے۔ ایران نے یہ بھی عندیہ دیا کہ 'بے قصور' تجارتی جہازوں کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائے گا۔ آبنائے ہرمز دنیا کے اہم ترین بحری راستوں میں شمار ہوتی ہے جہاں سے عالمی تیل سپلائی کا بڑا حصہ گزرتا ہے۔ اس خطے میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے باعث عالمی توانائی بازار اور بین الاقوامی بحری سلامتی پر گہرے اثرات مرتب ہونے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔

کیرالہ میں کانگریس کے نومنتخب اراکین اسمبلی کی کل میٹنگ

کانگریس تقریباً ایک دہائی بعد ریاست میں اقتدار میں واپس آئی ہے

تروانت پورم: کیرالہ میں اسمبلی انتخابات میں کامیابی کے بعد کانگریس جمعرات کو اپنے نومنتخب اراکین اسمبلی کی پہلی باضابطہ میٹنگ منعقد کرے گی۔ تروانت پورم میں ہونے والے اس اجلاس کو نئی حکومت کی تشکیل کے عمل کا اہم مرحلہ مانا جا رہا ہے۔ کانگریس کی قیادت والا یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ تقریباً ایک دہائی بعد ریاست میں اقتدار میں واپس آیا ہے، جس کے بعد پارٹی کے اندر سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں۔ ریاستی کانگریس صدر سنی جوزف نے بتایا کہ کانگریس قانون ساز پارٹی کی میٹنگ جمعرات کی صبح ساڑھے دس بجے پارٹی ہیڈکوارٹر میں ہوگی۔ اجلاس میں نومنتخب اراکین اسمبلی شرکت کریں گے اور نئی حکومت کی تشکیل سے متعلق مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ انتخابی کامیابی کے بعد یہ پہلا موقع ہوگا جب تمام منتخب اراکین ایک ساتھ بیٹھ کر آئندہ کی حکمت عملی پر غور کریں گے۔ کانگریس نے اس بار اسمبلی انتخابات میں 63 نشستیں حاصل کی ہیں، جس کے بعد پارٹی مضبوط پوزیشن میں آ گئی ہے۔ پارٹی قیادت چاہتی ہے کہ حکومت سازی کا عمل منظم انداز میں آگے بڑھے اور تمام فیصلے مشاورت کے ذریعے کیے جائیں۔ اسی مقصد کے تحت سینئر رہنماؤں کو بھی اس عمل میں شامل کیا گیا ہے۔ پارٹی کی جانب سے سینئر رہنما مکل واسنک اور اجے ماکن کو مبصر مقرر کیا گیا ہے۔ دونوں رہنما اجلاس کے دوران اراکین اسمبلی سے بات چیت کریں گے اور ان کی رائے پارٹی قیادت تک پہنچائیں گے۔ ذرائع کے مطابق اراکین اسمبلی سے الگ الگ ملاقاتیں بھی کی جا سکتی ہیں تاکہ وہ آزادانہ طور پر اپنی بات رکھ سکیں۔ کانگریس کے اندر اس وقت نئی حکومت کی تشکیل کو لے کر مختلف سطحوں پر مشاورت جاری ہے۔ پارٹی قیادت کی کوشش ہے کہ تمام فیصلے اتفاق رائے سے ہوں تاکہ اقتدار میں واپسی کے بعد ایک مضبوط اور متحد حکومت قائم کی جا سکے۔ اسی لیے اجلاس کو غیر معمولی اہمیت دی جا رہی ہے۔ سیاسی حلقوں کے مطابق جمعرات کی میٹنگ سے آئندہ سیاسی سمت کا ابتدائی اشارہ مل سکتا ہے۔ اگرچہ تمام فیصلوں کا اعلان فوری طور پر متوقع نہیں ہے لیکن اس اجلاس کے بعد حکومت سازی کے عمل میں مزید تیزی آنے کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔

آئی آر سی ٹی سی معاملہ: لالو خاندان پر فردِ جرم عائد کرنے کا فیصلہ موخر

دہلی کی عدالت نے لالو پرساد یادو اور ان کے اہلِ خانہ پر فردِ جرم عائد کرنے کا فیصلہ موخر کر دیا۔ اب اس معاملے کی اگلی سماعت ۲۲ر مئی کو ہوگی

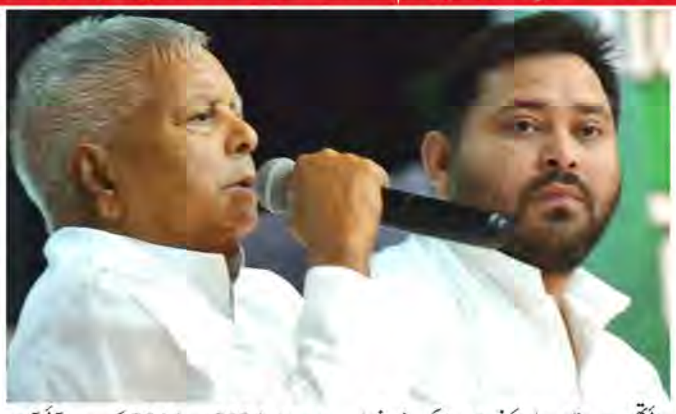

نئی دہلی: آئی آر سی ٹی سی ہوٹل ٹینڈر اور منی لانڈرنگ معاملے میں راشٹریہ جنتا دل کے سربراہ لالو پرساد یادو اور ان کے اہلِ خانہ کو لے کر اہم عدالتی کارروائی ایک بار پھر ٹل گئی ہے۔ دہلی کی راؤز ایونیو عدالت نے بدھ کے روز اس معاملے میں فردِ جرم عائد کرنے سے متعلق فیصلہ محفوظ رکھتے ہوئے سماعت 22 مئی تک ملتوی کر دی۔ اب عدالت اسی دن اس بات پر فیصلہ سنائے گی کہ ملزمین کے خلاف باقاعدہ الزامات طے کیے جائیں گے یا نہیں۔ اس معاملے میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے لالو پرساد یادو، ان کی اہلیہ رابڑی دیوی، بیٹے تیجسوی یادو، تیج پرتاپ یادو، بیٹی میسا بھارتی، ہیما یادو اور کئی دیگر افراد کے خلاف چارج شیٹ داخل کی ہے۔ ایجنسی کا الزام ہے کہ آئی آر سی ٹی سی کے ہوٹل ٹینڈر میں بے ضابطگیاں کی گئیں اور اس کے بدلے لالو خاندان سے جڑی کمپنیوں کو مالی فائدہ پہنچایا گیا۔ اس سے قبل بھی 16 اپریل کو اس معاملے کی سماعت ملتوی ہوئی تھی۔ اس وقت عدالت کو فردِ جرم عائد کرنے پر فیصلہ کرنا تھا، لیکن کارروائی آگے بڑھا دی گئی تھی اور نئی تاریخ 6 مئی مقرر کی گئی تھی۔ اب ایک بار پھر عدالت نے فیصلہ محفوظ رکھتے ہوئے اگلی سماعت 22 مئی مقرر کی ہے۔ یہ پورا معاملہ 2004 سے 2014 کے درمیان آئی آر ٹی سی کے دو ہوٹلوں کے ٹینڈر سے جڑا ہوا ہے۔ اس دوران لالو پرساد یادو مرکزی حکومت میں وزیرِ ریلوے تھے۔ جانچ ایجنسیوں کے مطابق ہوٹلوں کے رکھ رکھاؤ کے لیے دیے گئے ٹینڈر میں قواعد کی خلاف ورزی کی گئی اور ایک نجی کمپنی کو غیر مناسب فائدہ پہنچایا گیا۔ سنٹرل بیورو آف انویسٹیگیشن کے مطابق اس مبینہ فائدے کے بدلے لالو خاندان سے وابستہ ایک کمپنی کو زمین اور دیگر معاشی فوائد فراہم کیے گئے۔ ایجنسی کا کہنا ہے کہ ٹینڈر کے عمل میں سنگین بے ضابطگیاں ہوئیں اور سرکاری عہدے کا غلط استعمال کیا گیا۔ سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن نے 7 جولائی 2017 کو اس معاملے میں پہلی اطلاعاتی رپورٹ درج کی تھی۔ اس کے بعد دہلی، پٹنہ، رانچی اور گروگرام سمیت کئی مقامات پر چھاپے مارے گئے تھے، جہاں سے اہم دستاویزات اور دیگر ثبوت حاصل ہونے کا دعویٰ کیا گیا تھا۔ دوسری جانب لالو پرساد یادو اور ان کے اہلِ خانہ نے تمام الزامات کو مسترد کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ معاملہ سیاسی انتقام کا حصہ ہے اور انہیں جان بوجھ کر نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

ہندوستان اور جاپان نے شراکت داری کا اعادہ کیا اقتصادی سلامتی، سپلائی چین پر توجہ مرکوز کی

نئی دہلی: خارجہ سکریٹری وکرم مصری نے منگل کے روز جاپان کے اقتصادی سلامتی کے انچارج وزیر اور مصنوعی ذہانت کی حکمت عملی کے وزیر مملکت کیمی اونوڈا کے ساتھ بات چیت کی، جس کے دوران دونوں فریقوں نے ہندوستان-جاپان خصوصی اسٹریٹجک اور عالمی شراکت داری کی اہمیت کا اعادہ کیا۔ وزارت خارجہ امور نے اپنی پوسٹ میں کہا کہ "دونوں فریقوں نے ہندوستان-جاپان خصوصی اسٹریٹجک اور عالمی شراکت داری کی اہمیت کی تصدیق کی اور محفوظ، لچکدار اور قابل بھروسہ سپلائی چینز کے لیے اقتصادی تحفظ میں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کو گہرا کرنے پر اتفاق کیا۔ یہ ملاقات دونوں ممالک کے درمیان اسٹریٹجک اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی کے شعبوں میں بڑھتے ہوئے تعاون کے درمیان ہوئی ہے۔ قبل ازیں، مرکزی وزیر کوئلہ اور کان کنی جی کشن ریڈی نے بھی قومی راجدھانی میں وزیر اونودا کے ساتھ ایک میٹنگ کی، جہاں معدنیات کے اہم شعبے میں دو طرفہ تعاون کو مضبوط بنانے پر بات چیت ہوئی۔ کانوں کی وزارت کے مطابق، بات چیت میں اہم معدنیات کی تلاش، پروسیسنگ اور ری سائیکلنگ کا احاطہ کیا گیا، جس میں طویل مدتی وسائل کی حفاظت کے لیے متنوع اور لچکدار سپلائی چینز کی تعمیر پر زور دیا گیا۔ میٹنگ کے دوران وزارت کانوں کے سینئر حکام بھی موجود تھے۔

بھارت اور بنگلہ دیش تعلقات میں بہتری کیلئے سیاسی رابطوں پر غور

ڈھاکہ: بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان حالیہ سفارتی فاصلے کو کم کرنے اور تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے لیے دونوں ممالک سیاسی سطح پر نئے رابطوں اور اعتماد سازی کی کوششوں پر غور کر رہے ہیں۔ ماہرین کے مطابق یہ پیش رفت جنوبی ایشیا میں استحکام، علاقائی تعاون اور مشترکہ ترقی کے لیے اہم سمجھی جا رہی ہے۔ رپورٹس کے مطابق نئی دہلی نے ڈھاکہ میں اپنے اگلے ہائی کمشنر کے طور پر ایک تجربہ کار سیاسی شخصیت کو بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے، جسے دونوں ممالک کے تعلقات میں سیاسی اعتماد بڑھانے کی کوشش کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اس سے باہمی رابطوں میں نئی گرمجوشی آ سکتی ہے۔ بھارت اور بنگلہ دیش کے تعلقات گزشتہ کئی برسوں میں تجارت، توانائی، رابطہ کاری، سرحدی تعاون اور علاقائی سلامتی جیسے شعبوں میں نمایاں طور پر مضبوط ہوئے ہیں۔ دونوں ممالک نہ صرف قریبی ہمسایہ ہیں بلکہ تاریخی، ثقافتی اور عوامی سطح پر بھی گہرے تعلقات رکھتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق حالیہ سیاسی تبدیلیوں کے باوجود نئی دہلی اور ڈھاکہ اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ دونوں ممالک کے مفادات ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، اس لیے اختلافات کے بجائے تعاون کو آگے بڑھانا وقت کی ضرورت ہے۔ رپورٹس میں کہا گیا ہے کہ ڈھاکہ بھی نئی دہلی کے ساتھ سیاسی سطح پر روابط کو مزید فعال بنانے پر غور کر رہا ہے تاکہ تعلقات کو نئی سمت دی جا سکے اور اعتماد سازی کے عمل کو مزید مضبوط بنایا جا سکے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان مضبوط تعلقات نہ صرف دونوں ممالک بلکہ پورے خطے کے لیے فائدہ مند ہیں، خصوصاً تجارت، توانائی، کنیکٹیویٹی اور بحرِ ہند خطے میں استحکام کے تناظر میں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ باہمی احترام، مسلسل مکالمے اور عوامی روابط کے ذریعے دونوں ممالک مستقبل میں اپنے تعلقات کو مزید وسعت دے سکتے ہیں، جبکہ جنوبی ایشیا میں ترقی اور استحکام کے لیے مشترکہ کردار ادا کر سکتے ہیں۔

دہلی اقلیتی کانگریس کے صدر عبدالواحد قریشی نے نائب صدر مخدوم خان کو سفرِ حج پر روانگی سے قبل دی مبارکباد

نئی دہلی: راجدھانی دہلی سے حج پروازوں کا سلسلہ جاری ہے اور مختلف سماجی و سیاسی شخصیات عازمین حج کو رخصت کرنے میں مصروف ہیں۔ اسی سلسلے میں دہلی پردیش کانگریس کمیٹی اقلیتی شعبہ کے صدر عبدالواحد قریشی نے اقلیتی شعبہ کے نائب صدر مخدوم خان کو مقدس سفرِ حج پر روانگی سے قبل مبارکباد پیش کی اور ان کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ عبدالواحد قریشی نے کہا کہ حج اسلام کے اہم ترین ارکان میں شامل ایک مقدس عبادت ہے اور ہر صاحب استطاعت مسلمان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ اللہ کے گھر کا دیدار کرے۔ انہوں نے کہا کہ حج کا سفر روحانی اعتبار سے نہایت بابرکت مانا جاتا ہے اور اس دوران مانگی جانے والی دعاؤں کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب کوئی دوست، عزیز یا جاننے والا حج کے مبارک سفر پر روانہ ہو تو اس سے ملاقات کرنی چاہیے اور اپنے اہل خانہ، دوستوں اور ملک و ملت کے لیے دعا کی درخواست کرنی چاہیے۔ عبدالواحد قریشی نے مخدوم خان سے بھی ملک ہندوستان، دہلی اور خاص طور پر نانگلوئی اور کراری کے امن، بھائی چارے اور ترقی کے لیے دعا کرنے کی اپیل کی۔ اس موقع پر مولانا نسیم الحق قاسمی نے کہا کہ کراری نانگلوئی کے معروف سماجی کارکن اور دہلی اقلیتی کانگریس کے نائب صدر مخدوم خان کا سفرِ حج پر روانہ ہونا خوشی اور سعادت کی بات ہے۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کا سفر آسان فرمائے، عبادات کو قبول کرے اور انہیں خیریت کے ساتھ وطن واپس لائے۔ واضح رہے کہ دہلی سے حج پروازوں کا پہلا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے۔ 18 اپریل سے 4 مئی کے درمیان 31 پروازوں کے ذریعے 12187 عازمین حج مدینہ منورہ روانہ ہوئے ہیں، جبکہ دوسرے مرحلے کا آغاز 6 مئی سے ہو رہا ہے، جس میں عازمین کو جدہ کے راستے مکہ مکرمہ پہنچایا جائے گا۔ اس موقع پر کراری ضلع کے سینئر لیڈر بنواری لال، نسیم الحق قاسمی، الطاف علی، جان عالم، انل اپدھائے، شب روز اور شعیب سمیت دیگر افراد نے مخدوم خان کو پھولوں کی مالا پہنا کر مبارکباد پیش کی۔

آبنائے ہرمز سے گزرنے والے جہازوں کیلئے ایران کا نیا کنٹرول نظام نافذ

امریکہ کی بحری سرگرمیوں اور پابندیوں کے درمیان تہران نے خبردار کیا ہے کہ کسی بھی غیر ملکی فوجی مداخلت کا جواب دیا جائے گا

تہران: ایران نے آبنائے ہرمز سے گزرنے والے جہازوں کی نقل و حرکت کو کنٹرول کرنے کے لیے ایک نیا نظام نافذ کر دیا ہے، جس کے تحت اس اہم سمندری راستے سے گزرنے والے تمام جہازوں کو ایرانی حکام سے پیشگی اجازت لینا ہوگی۔ سرکاری میڈیا کے مطابق یہ اقدام ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب خطے میں امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی مسلسل بڑھ رہی ہے اور سمندری راستوں پر فوجی دباؤ میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ ایرانی سرکاری ٹی وی کے مطابق نئے ضابطوں کے تحت تمام جہازوں کو ای میل کے ذریعے ایرانی حکام سے اجازت حاصل کرنا ہوگی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جہاز رانی سے وابستہ کمپنیوں کو اپنی عملی کارروائیوں اور سفری طریقہ کار میں فوری تبدیلیاں کرنا ہوں گی تاکہ نئی ایرانی پالیسی پر عمل درآمد یقینی بنایا جا سکے۔ ایران نے اس اقدام کو 'خودمختار حکمرانی کا نظام' قرار دیا ہے، جس کا مقصد آبنائے ہرمز میں ملکی نگرانی اور کنٹرول کو مزید مضبوط بنانا بتایا جا رہا ہے۔ ایران نے فروری کے آخر سے اس حساس سمندری راستے پر اپنی پالیسی سخت کر دی تھی۔ تہران نے اس سے قبل اعلان کیا تھا کہ اسرائیل اور امریکہ سے وابستہ جہازوں کو محفوظ راستہ فراہم نہیں کیا جائے گا۔ ایرانی حکام کے مطابق یہ فیصلہ ایرانی سرزمین پر مشترکہ حملوں کے بعد کیا گیا تھا۔ اب ایرانی پارلیمنٹ بھی ایسے قانون پر غور کر رہی ہے جس کے تحت اسرائیل اور امریکہ سے تعلق رکھنے والے جہازوں پر باضابطہ پابندیاں عائد کی جائیں گی، جبکہ دیگر غیر دشمن ممالک کے جہازوں پر ٹول یا فیس نافذ کرنے کی تجویز بھی زیر غور ہے۔ دوسری جانب امریکہ نے بھی ایرانی بندرگاہوں کی طرف آنے اور جانے والے جہازوں پر نئی پابندیاں عائد کی ہیں۔ یہ اقدامات تہران کے ساتھ جنگ بندی سے متعلق ناکام مذاکرات کے بعد سامنے آئے ہیں۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ آبنائے ہرمز سے گزرنے والے جہازوں کو فوجی نگرانی اور تحفظ فراہم کرے گا۔ امریکی انتظامیہ نے اس کارروائی کو 'آپریشن فریڈم' کا نام دیتے ہوئے اسے انسانی اور حفاظتی مشن قرار دیا ہے۔ امریکی اعلان کے بعد ایران نے سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ ایرانی مشترکہ فوجی ہیڈکوارٹر 'خاتم الانبیا سینٹرل ہیڈکوارٹر' نے خبردار کیا ہے کہ اگر کوئی غیر ملکی مسلح فورس، خاص طور پر امریکی فوج، آبنائے ہرمز کے قریب آنے یا داخل ہونے کی کوشش کرے گی تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

5 ریاستوں کے اسمبلی انتخابات میں مجموعی طور پر 107 مسلم امیدوار ہوئے کامیاب

جو کل 824 کے 14.40 فیصد بنتے ہیں۔ ان میں سے ایک بھی بی جے پی کا امیدوار نہیں ہے کیونکہ پارٹی نے کسی بھی مسلمان کو ٹکٹ نہیں دیا تھا۔

5 ریاستوں میں مجموعی طور پر 107 مسلم اراکین اسمبلی منتخب ہوئے ہیں، جو کل 824 کے 14.40 فیصد بنتے ہیں۔ ان میں سے ایک بھی بی جے پی کا امیدوار نہیں ہے کیونکہ پارٹی نے کسی بھی مسلمان کو ٹکٹ نہیں دیا تھا۔ مغربی بنگال، تمل ناڈو، کیرالہ، آسام اور پڈوچیری کے اسمبلی انتخاب کے نتائج نے سبھی کو حیران کر دیا ہے۔ ایک طرف جہاں بی جے پی نے مغربی بنگال میں پہلی بار حکومت بنانے میں کامیاب ہوئی وہیں اداکار سے سیاست داں بنے وجے کی ٹی وی کے تمل ناڈو میں سب سے بڑی پارٹی کے طور پر سامنے آئی ہے۔ اس کے علاوہ کیرالہ میں کانگریس کی قیادت والی یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ (یو ڈی ایف) نے ایک دہائی بعد اقتدار میں واپسی کی ہے۔ اس بار ہر طرف مسلم امیدواروں کی کامیابی کے متعلق باتیں ہو رہی ہیں۔ کیونکہ کئی ریاست میں پارٹی کے صرف مسلم امیدوار ہی جیت حاصل کر پائے ہیں۔ ہندی نیوز پورٹل 'اے بی پی نیوز' پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق 5 ریاستوں کی 824 اسمبلی سیٹوں میں سے 107 پر مسلم امیدواروں نے جیت درج کی ہے، لیکن بی جے پی کے کھاتے میں ایک بھی مسلم رکن اسمبلی نہیں ہے۔ مغربی بنگال کی 293 سیٹوں (ایک سیٹ پھالٹا پر انتخاب ملتوی کر دیا گیا ہے) پر ہوئے اسمبلی انتخاب میں 40 مسلم امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ حالانکہ 2021 کے انتخاب میں یہ تعداد 44 تھی، یعنی ٹی ایم سی کے مسلم اراکین کی تعداد 43 سے کم ہو کر 34 رہ گئی ہے۔ جبکہ غیر ٹی ایم سی اور غیر بی جے پی مسلم اراکین کی تعداد ایک سے بڑھ کر 6 ہو گئی ہے۔ ان میں سے کانگریس کے 2، عام جنتا اونین پارٹی (اے جے یو پی) کے 2، سی پی آئی (ایم) اور آئی ایس ایف کے ایک ایک رکن اسمبلی شامل ہیں۔ بی جے پی نے اس بار ایک بھی مسلم امیدوار کو ٹکٹ نہیں دیا تھا۔ 140 سیٹوں والی کیرالہ اسمبلی میں 35 مسلم امیدوار پہنچے ہیں، جو مجموعی اراکین اسمبلی کا 25 فیصد ہے۔ 35 مسلم اراکین میں سے 30 حکمراں یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ (یو ڈی ایف) کے ہیں، جس میں کانگریس کے 8 اور انڈین یونین مسلم لیگ (آئی یو ایم ایل) کے 22 اراکین اسمبلی شامل ہیں۔ اپوزیشن سی پی آئی (ایم) کے 4 اور سی پی آئی کے ایک مسلم رکن اسمبلی منتخب ہو کر آئے ہیں۔ کیرالہ میں مسلم اراکین اسمبلی کی تعداد میں گزشتہ مرتبہ کے مقابلے میں 3 سیٹوں کا اضافہ ہوا ہے، جو یو ڈی ایف کی مضبوطی کو نمایاں کرتا ہے۔ آسام کی 126 اسمبلی سیٹوں پر ہوئے انتخاب میں 22 مسلم امیدوار کامیاب ہو کر آئے ہیں۔ گزشتہ اسمبلی انتخاب میں یہ اعداد و شمار 31 تھا یعنی اس بار 9 سیٹوں کی کمی درج کی گئی ہے۔ سب سے حیرانی والی بات یہ رہی کہ کانگریس کے کل 19 اراکین اسمبلی میں سے 18 مسلم ہیں۔ اس کے علاوہ آل انڈیا یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ (اے آئی یو ڈی ایف) کے 2، رائے جور دل اور ترنمول کانگریس کا ایک ایک مسلم امیدوار اسمبلی پہنچا ہے۔ سیاسی ماہرین کے مطابق اس تبدیلی کے پیچھے ریاست کے بدلے ہوئے سیاسی حالات اور حد بندیوں کو بڑی وجہ قرار دیا جا رہا ہے۔ تمل ناڈو کی 234 اسمبلی سیٹوں پر ہوئے انتخاب میں اس بار 9 مسلم امیدواروں کو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ ان میں ڈی ایم کے کے 3، انڈین یونین مسلم لیگ کے 2، کانگریس کے ایک اور وجے تھلاپتی کی پارٹی ٹی وی کے 3 مسلم اراکین اسمبلی شامل ہیں۔

ممبئی موسم گرما میں آتشزدگی کے واقعات میں اضافہ محکمہ فائر الرٹ

شہریوں کو گرمی میں کوڑا کرکٹ اور دیگر فضلات عوامی مقامات پر نہ جلانے کی اپیل

ممبئی (اسٹاف رپورٹر) موسم گرما کے دنوں میں بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کی وجہ سے شارٹ سرکٹ، اوورلوڈنگ اور گھروں، دفاتر اور تجارتی اداروں میں بجلی کے نظام پر دباؤ جیسی دیگر وجوہات کی وجہ سے آگ لگنے کے واقعات میں اضافے کا خدشہ ہے۔ لہذا ممبئی میونسپل کارپوریشن کے ممبئی فائر ڈپارٹمنٹ نے اہلیان ممبئی سے اپیل کی ہے کہ وہ قوانین پر عمل کریں اور احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن کمشنر اشونی بھیڈے، ایڈیشنل میونسپل کارپوریشن کمشنر (شہر) ڈاکٹر اشونی جوشی نے ممبئی فائر ڈپارٹمنٹ کو آگ سے بچاؤ کے اقدامات کے لیے چوکس اور لیس رہنے کی ہدایت کی ہے۔ ممبئی شہر میں درجہ حرارت بڑھ رہا ہے۔ گرمی شدت محسوس کی جا رہی ہے۔ گھروں، دفاتر اور کمرشل کمپلیکس میں پنکھے، ایئر کولر، ایئر کنڈیشنر، فریج اور دیگر برقی آلات بڑی مقدار میں استعمال ہورہے ہیں۔ جس کی وجہ سے آتشزدگی کے واقعات میں اضافے کا خدشہ ہے۔ اس کے علاوہ گرم اور خشک ماحول، آتش گیر مواد کا غلط ذخیرہ، کوڑا کرکٹ کو جلانا اور گیس کا اخراج جیسے عوامل کی وجہ سے بھی آگ لگنے کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے، ممبئی فائر ڈپارٹمنٹ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ چوکس رہیں اور ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔ شہری گھر اور عمارت میں بجلی کی تاروں، سوئچ بورڈز اور پلگ پوائنٹس کو باقاعدگی سے چیک کریں اور ان کے کنکشن کو یقینی بنائیں۔ متعدد آلات کو ایک پلگ پوائنٹ سے جوڑ کر اوور لوڈنگ سے بچنا بھی ضروری ہے ایئر کنڈیشنر، کولر وغیرہ جیسے آلات استعمال کرتے وقت محفوظ اور معیاری برقی کنکشن استعمال کیے جائیں۔ گھر یا گردونواح میں کچرا، درختوں کے سوکھے پتوں، بیلوں یا دیگر آتش گیر اشیاء کو نہ جلائیں۔ ایل پی جی گیس سلنڈر اور گیس پائپ کا متعلقہ ماہرین سے باقاعدگی سے معائنہ کرایا جائے۔ ممبئی فائر ڈپارٹمنٹ نے اس بات کو یقینی بنانے کی اپیل کی ہے کہ ہر عمارت، مکان اور رہائشی/غیر رہائشی احاطے میں آگ بجھانے کے نظام اچھی حالت میں ہوں۔ عمارتوں اور کمرشل کمپلیکس کی سیڑھیاں اور ہنگامی راستوں کو صاف رکھا جائے۔ تاکہ کسی واقعہ کی صورت میں شہری محفوظ طریقے سے باہر نکل سکیں۔ اس کے ساتھ ان کی گاڑیاں مقررہ جگہوں پر کھڑی کی جائیں۔ آگ لگنے کے ناخوشگوار واقعے کی صورت میں فائر بریگیڈ کی گاڑیوں کی آزادانہ اور ہموار نقل وحرکت کے لیے کافی جگہ خالی رکھی جائے۔ کسی بھی قسم کی آگ لگنے کی صورت میں، گھبرائیں نہیں اور فوری طور پر ممبئی فائر ڈپارٹمنٹ سے 101 یا 2300139-022، 23001393-022 پر رابطہ کریں، چیف فائر آفیسر شری۔ رویندر امبولگیکر نے اپیل کی ہے۔ مئی 2026 میں ممبئی میں بڑھتے ہوئے درجہ حرارت اور شدید گرمی کے پیش نظر ممبئی فائر بریگیڈ (MFB) نے ہائی الرٹ جاری کر دیا ہے۔ محکمہ کا کہنا ہے کہ موسم گرما میں آگ لگنے کے واقعات میں غیر معمولی اضافہ ہورہا ہے، جس کی بنیادی وجہ برقی آلات پر پڑنے والا اضافی دباؤ ہے۔ گرمی کی وجہ سے ایئر کنڈیشنر (AC)، پنکھے اور فریج کا مسلسل استعمال بڑھ گیا ہے، جس سے بجلی کے تاروں پر دباؤ بڑھ جاتا ہے اور شارٹ سرکٹ کے واقعات ہوتے ہیں۔ خشک ہواؤں اور شدید دھوپ کی وجہ سے کوڑے کے ڈھیروں، خشک پتوں اور کھلے مقامات پر آگ لگنے کے خطرات بڑھ گئے ہیں۔ مارچ 2026 میں ہی ممبئی کے جنگلاتی علاقوں (جیسے پوائی اور آرے کالونی) میں درجہ حرارت 40 ڈگری تک پہنچنے پر کئی مقامات پر آگ لگنے کے واقعات پیش آئے تھے۔

سائبر مجرموں نے ایک ریٹائرڈ مینیجر کو دہلی دھماکہ کیس میں

پھنسانے کی دھمکی دے کر 40.90 لاکھ کا دھوکہ دیا

ممبئی کے بھنڈوپ علاقے میں سائبر فراڈ کا ایک چونکا دینے والا معاملہ سامنے آیا ہے۔ دہلی بم دھماکوں اور منی لانڈرنگ کیس میں ایک ریٹائرڈ بینک مینیجر کو پھنسانے کی دھمکی دیتے ہوئے، دھوکہ بازوں نے اسے 54 دنوں تک "ڈیجیٹل گرفتاری" کے تحت رکھا اور 90.40 لاکھ روپے کا فراڈ کیا۔ شکایت کے بعد، ممبئی سائبر سیل نے تحقیقات شروع کی۔ 10 مارچ کو، متاثرہ، راجیندر (مہاراشٹر اسٹیٹ کوآپریٹو بینک کے ریٹائرڈ مینیجر) کو سگنل ایپ پر ایک اکاؤنٹ سے ویڈیو کال موصول ہوئی جس کا لیبل "اے ٹی ایس ڈیپارٹمنٹ" تھا۔ کال کرنے والے نے اپنی شناخت پی ایس آئی سنگھ کے طور پر کروائی، جو دہلی اے ٹی ایس کے ایک افسر تھے، اور دعویٰ کیا کہ اس کا نام جنوری کے دہلی بم دھماکوں اور منی لانڈرنگ کیس میں سامنے آیا تھا۔ دھوکہ بازوں نے متاثرہ کو مطلع کیا کہ اس کے آدھار اور موبائل نمبر کا استعمال کرتے ہوئے کرناٹک میں ایک بینک اکاؤنٹ کھولا گیا ہے، جس میں کل 65.2 کروڑ روپے کے مشتبہ لین دین ہوئے۔ سپریم کورٹ کے حکم کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے گرفتاری اور جائیداد ضبط کرنے کی دھمکی دی۔ خوف کا ماحول بنا کر دھوکہ بازوں نے متاثرہ کو گھر کے الگ کمرے میں رہنے، کسی سے بات کرنے سے گریز کرنے اور مسلسل ویڈیو کال کرنے پر مجبور کیا۔ ذہنی دباؤ کے تحت متاثرہ نے ابتدائی طور پر 90.2 لاکھ روپے منتقل کر دیے۔ اس کے بعد دھوکہ بازوں نے اسے اسٹاک مارکیٹ میں اپنی 29 لاکھ کی سرمایہ کاری کو بیچنے پر مجبور کیا، جس سے 28 لاکھ مختلف بینک اکاؤنٹس میں منتقل ہوئے۔ مزید برآں، انہوں نے بیل سیکیورٹی کے نام پر 10 لاکھ بھتہ وصول کیا، جو متاثرہ کی بیوی نے قرض کے ذریعے فراہم کیا تھا۔ جعلسازوں نے انہیں یقین دلایا کہ دو دن میں پوری رقم واپس کر دی جائے گی اور معاملہ ختم ہو جائے گا لیکن انہوں نے رقم ملتے ہی رابطہ منقطع کر دیا۔ کئی دنوں تک انتظار کرنے اور کوئی جواب نہ ملنے کے بعد متاثرہ کو احساس ہوا کہ اسے دھوکہ دیا گیا ہے۔ اس نے 3 مئی کو سائبر ہیلپ لائن 1930 پر شکایت درج کروائی اور 4 مئی کو سائبر سیل میں باقاعدہ شکایت درج کرائی۔ ممبئی پولیس کے مطابق، یہ کیس سائبر کرائم کے ایک خطرناک نئے رجحان کو اجاگر کرتا ہے جسے ڈیجیٹل گرفتاری کہا جاتا ہے، جہاں جعلساز سرکاری اداروں کے خوف کا استعمال کرتے ہوئے لوگوں کو ذہنی طور پر دباؤ ڈالتے ہیں اور بڑی رقم بٹورتے ہیں۔ سائبر سیل اس وقت متعلقہ بینک اکاؤنٹس کی چھان بین کر رہا ہے اور ملزم کی شناخت کے لیے کوششیں جاری ہیں۔

فیلڈ صفائی کارکنوں کیلئے پوسٹوں پر اورل ری ہائیڈریشن پاؤڈر

(ORS) اور پینے کے پانی کا انتظام کیا جائے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے کی ہدایت، ملازمین سے ہیٹ اسٹروک گرمی سے بچنے کے لیے مناسب خیال رکھنے کی اپیل کی ہے ملازمین کو ہیٹ اسٹروک، ڈی ہائیڈریشن اور گرمی سے پیدا ہونے والے دیگر صحت کے مسائل سے بچانے کے لیے اقدامات کیے جائیں اس کے علاوہ بڑھتی ہوئی گرمی کے اثرات کو دیکھتے ہوئے میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے ہدایات دی ہیں کہ فیلڈ پر کام کرنے والے صفائی کارکنوں کے لیے پوسٹوں پر اورل ری ہائیڈریشن پاؤڈر (ORS) اور پینے کے پانی کا مناسب انتظام کیا جانا چاہیے۔ تاہم فیلڈ میں کام کرنے والے مختلف محکموں کے ملازمین گرمی سے خود کو بچانے کے لیے ضروری احتیاط کریں۔ ایسے میں بھیڈے نے بھی صحت اور حفاظت کو ترجیح دیتے ہوئے اپنے فرائض انجام دینے کی اپیل کی ہے۔ ممبئی میں بڑھتی ہوئی گرمی کے پیش نظر میونسپل کارپوریشن انتظامیہ شہریوں کے لیے مختلف اقدامات کررہی ہے۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن کے اسپتالوں میں ہیٹ اسٹروک کے مریضوں کے علاج کے انتظامات کیے گئے ہیں۔ نیز شہریوں میں ہیٹ اسٹروک سے بچاؤ کے لیے کیے جانے والے اقدامات کے بارے میں آگاہی پیدا کی جارہی ہے۔ اس تناظر میں اشونی بھیڈے نے انتظامیہ کو فیلڈ پر کام کرنے والے صفائی کارکنوں کے لیے مختلف اقدامات کرنے کی ہدایت دی ہے۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے کہا کہ میونسپل کارپوریشن کے ملازمین مختلف نامساعد حالات میں بھی اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ممبئی میں صفائی کو برقرار رکھنے کے لیے تقریباً 40 ہزار صفائی کارکن دن رات کام کررہے ہیں۔ تاہم، موجودہ بڑھتا ہوا درجہ حرارت ہیٹ اسٹروک، پانی کی کمی اور دیگر صحت کے مسائل کا سبب بن سکتا ہے۔ ایسی صورت حال میں فیلڈ پر کام کرنے والے سینی ٹیشن ورکرز کے لیے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی تمام پوسٹوں پر فوری طور پر او آر ایس پاؤڈر اور پینے کے پانی کا مناسب انتظام کیا جانا چاہیے۔ نیز بھیڈے نے ہدایت کی ہے کہ اس سلسلے میں باقاعدہ نگرانی رکھی جائے۔

تربوز تناول فرمانے سے ایک ہی کنبہ کی چار افراد کی موت، علاج میں تاخیر کا خلاصہ

طبیعت بگڑنے کے بعد تاخیر میں اسپتال میں داخل کیا گیا تربوز میں زہر خورانی سے متعلق ایف ڈی اے کی رپورٹ

ممبئی: (نمائندہ ممبئی رابطہ) ممبئی پائیدھونی میں تربوز تناول فرمانے کے سبب ایک ہی میاں بیوی اور دو بیٹیوں کی پراسرار موت کے بعد ایک سنسنی خیز خلاصہ ہوا ہے طبیعت بگڑنے کے بعد جے جے اسپتال میں ان کے علاج میں تاخیر وتامل برتا گیا جس کے سبب ان کی حالت مزید خراب ہوگئے بروقت معالجہ نہ میسر ہونے کے سبب ایک ہی کنبہ کے چار افراد کی موت واقع ہوگئی۔ تربوز تناول فرمانے کے سبب موت کے بعد اب ممبئی میں تربوز کی فروخت میں کمی واقع ہوئی ہے اس کے ساتھ ہی کئی دعوت میں تو تربوز پوری طرح سے غائب ہوگیا ہے۔ جے جے اسپتال میں اس معاملہ میں ڈیتھ ایڈٹ بھی شروع کی تھی چاروں کو پیٹ میں درد کی شکایت کے بعد اسپتال میں داخل کیا گیا تھا ان چاروں کو الٹی اور دست کی شکایت تھی بتایا جاتا ہے کہ ان کی طبیعت زیادہ خراب ہونے کے بعد تاخیر سے اسپتال میں داخل کیا گیا ہے فارنسک تفتیش میں زہر خورانی سے متعلق بھی شبہ ہے اس معاملہ میں پولیس نے باقاعدہ طور پر حادثاتی موت کا معاملہ درج کیا ہے 25 اپریل کو کنبہ نے بریانی تناول فرمایا اس کے بعد تربوز کھانے کے سبب ان کی موت واقع ہوئی لیکن ابتدائی تفتیش میں یہ بات واضح نہیں ہوئی ہے ایف ڈی اے کی تحقیق میں یہ واضح ہوا ہے کہ تربوز میں کوئی بھی زہریلی شئے کی آمیزش نہیں تھی اس کے علاوہ اب ایف ڈی اے اور دیگر ایجنسی غذائی سمیت کے زاویے سے بھی تحقیقات کررہی ہے۔ واضح رہے کہ ممبئی کے پیدھونی علاقے میں رہنے والے ایک ہی خاندان کے 4 افراد کی پراسرار موت نے کئی سوالات کھڑے کردیئے ہیں۔ فی الحال اس پورے معاملے میں ممبئی پولیس ٹاکسیکولوجی رپورٹ کا انتظار کر رہی ہے کیونکہ اسی سے صاف ہوگا کہ آخر موت کی اصل وجہ کیا تھی۔ فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) کی ابتدائی تحقیقات میں کھانے پینے کی اشیاء میں کوئی بھی زہریلا یا نقصان دہ مادہ نہیں ملا ہے۔ افسران نے خاندان کے گھر سے 11 نمونے اکٹھے کیے تھے، جن میں بریانی، تربوز، فریج کا پانی، کچا اور پکا ہوا چاول، چکن، کھجور اور مصالحے شامل تھے۔ جانچ میں ملاوٹ کا کوئی ثبوت نہیں ملا جس سے معاملہ مزید پیچیدہ ہوگیا۔ دوسری جانب پوسٹ مارٹم رپورٹ کچھ اور بتا رہی ہے۔ رپورٹ میں متوفیوں کے جسم میں مارفین کی موجودگی پائی گئی ہے جو ایک طرح کی درد کش دوا ہے۔ اس کے علاوہ جسم کے کچھ بافتوں میں غیر معمولی سبز رنگ میں تبدیلی دیکھی گئی ہے۔ عام طور پر ایسی تبدیلی کسی زہریلے مادے کی وجہ سے ہو سکتی ہے تاہم ابھی یہ واضح نہیں ہے کہ یہ زہر کیا تھا اور جسم میں کیسے داخل ہوا۔ یہ معاملہ 26 اپریل کو اس وقت سامنے آیا تھا جب 40 سالہ عبداللہ دوکاڈیا کو اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ انہوں نے ڈاکٹروں کو بتایا تھا کہ تربوز کھانے کے بعد عبداللہ، ان کی بیوی نسرین (35) اور ان کی دو بیٹیاں عائشہ (16) اور زینب (13) کی طبیعت اچانک خراب ہوگئی۔

ڈالر انڈیکس میں کمزوری کی وجہ سے

سونے اور چاندی کی قیمتوں میں تقریباً 2.70 فیصد اضافہ ہوا

ممبئی: سونا اور چاندی بدھ کو اونچی کھلی، ڈالر انڈیکس میں کمزوری کا پتہ لگاتے ہوئے، دونوں قیمتی دھاتوں کی ابتدائی تجارت میں 2.70 فیصد تک اضافہ ہوا۔ ملٹی کموڈٹی ایکسچینج (ایم سی ایکس) پر 5 جون 2026 کو سونے کا معاہدہ 2,247 روپے یا 1.5 فیصد اضافے کے ساتھ 1,52,000 روپے پر کھلا۔ صبح 9:47 بجے سونا 2,085 روپے یا 1.39 فیصد اضافے کے ساتھ 1,51,838 روپے پر ٹریڈ کر رہا تھا۔ سونا دن کے کاروبار میں اب تک 1,52,182 روپے کی اونچائی اور 1,51,653 روپے کی کم ترین سطح کو چھو چکا ہے۔ چاندی کا 3 جولائی 2026 کو معاہدہ 5,000 روپے یا 2.04 فیصد اضافے کے ساتھ 2,44,316 روپے پر کھلا۔ لکھنے کے وقت، یہ 6,584 روپے، یا 2.69 فیصد اضافے کے ساتھ 2,50,900 روپے پر ٹریڈ کر رہا تھا۔ چاندی اب تک 2,49,316 روپے کی کم ترین اور 2,52,000 روپے کی اونچائی پر پہنچ گئی ہے۔ بین الاقوامی مارکیٹ میں بھی سونے اور چاندی کی قیمتوں میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ تحریر کے وقت، سونا 1.92 فیصد اضافے کے ساتھ 4,656 ڈالر فی اونس اور چاندی 3.45 فیصد اضافے کے ساتھ 76.12 ڈالر فی اونس پر ٹریڈ کر رہا تھا۔ سونے اور چاندی کی قیمتوں میں اضافے کی ایک وجہ ڈالر انڈیکس کی کمزوری کو سمجھا جاتا ہے جو 0.17 فیصد کمزور ہوکر 98.14 پر آ گیا ہے۔ ڈالر کا انڈیکس چھ بڑی کرنسیوں کے مقابلے امریکی ڈالر کی پیمائش کرتا ہے: یورو، جاپانی ین، پاؤنڈ سٹرلنگ، کینیڈین ڈالر، سویڈش کرونا، اور سوئس فرانک۔ سونے اور چاندی جیسی قیمتی دھاتیں عام طور پر مضبوط ہوتی ہیں جب ڈالر انڈیکس کمزور ہوتا ہے۔ ڈالر انڈیکس کے کمزور ہونے کی وجہ سے ہندوستانی روپیہ مضبوط ہوا اور ڈالر کے مقابلے میں تقریباً 11 پیسے یا 0.12 فیصد بڑھ کر 95.07 پر ٹریڈ کر رہا تھا۔ ڈالر انڈیکس میں 0.17 فیصد سے 0.34 فیصد تک کی کمی دیکھی گئی۔ جب ڈالر کمزور ہوتا ہے، تو دیگر کرنسیوں کے حامل افراد کے لیے سونا اور چاندی خریدنا سستا ہوجاتا ہے، جس سے ان کی طلب اور قیمت بڑھ جاتی ہے۔

مضبوط عالمی اشارے پر ہندوستانی اسٹاک مارکیٹ میں اضافہ

بینکنگ اسٹاک میں خرید

ممبئی، بھارتی اسٹاک مارکیٹ مضبوط عالمی اشارے پر بدھ کے کاروباری سیشن میں اضافے کے ساتھ کھلی۔ صبح 9:18 بجے سینسیکس 440 پوائنٹس یا 0.57 فیصد کے اضافے کے ساتھ 77,458 پر تھا اور نفٹی 142 پوائنٹس یا 0.59 فیصد کے اضافے کے ساتھ 24,175 پر تھا۔ بینکنگ اسٹاک ابتدائی تجارت میں مارکیٹ ریلی کی قیادت کررہے تھے۔ نفٹی بینک 707 پوائنٹس یا 1.30 فیصد کے اضافے کے ساتھ 55,254 پر تھا۔ انڈیکس میں، نفٹی پی ایس یو بینک، نفٹی آٹو، نفٹی آئی ٹی، نفٹی فائنانشل سروسز، نفٹی میٹل، نفٹی سروسز اور نفٹی کی کھپت میں اضافہ ہوا۔ تاہم، نفٹی ایف ایم سی جی اور نفٹی انرجی سرخ رنگ میں تھے۔ مڈکیپ اور سمال کیپ میں لارج کیپ کے ساتھ اضافہ دیکھا گیا۔ نفٹی مڈکیپ 100 انڈیکس 558 پوائنٹس یا 0.94 فیصد بڑھ کر 60,832 پر تھا اور نفٹی سمال کیپ 100 انڈیکس 157 پوائنٹس یا 0.86 فیصد بڑھ کر 18,339 پر تھا۔ سینسیکس پیک میں، ایم اینڈ ایم، انڈیگو، بجاج فنانس، ٹرینٹ، ٹیک مہندرا، ایس بی آئی، ایٹرنل، بجاج فنسرو، ٹی سی ایس، ٹاٹا اسٹیل، ایکسس بینک، ماروتی سوزوکی، بی ای ایل، انفوسس، اڈانی پورٹس، اور ایچ سی ایل ٹیک فائدہ اٹھانے والوں میں شامل تھے۔ ایل اینڈ ٹی، ایچ یو ایل، پاور گرڈ، آئی ٹی سی، اور این ٹی پی سی نقصان اٹھانے والوں میں شامل تھے۔ بیشتر ایشیائی مارکیٹیں اونچی سطح پر کھلیں۔ شنگھائی، ہانگ کانگ، بنکاک، سیول اور جکارتہ سبز رنگ میں تھے۔ منگل کو امریکی اسٹاک مارکیٹس سبز رنگ میں بند ہوئیں۔ بھارت کے ساتھ ساتھ عالمی منڈیوں میں اضافہ، امریکہ کی جانب سے پروجیکٹ فریڈم کو روکنے کی وجہ سے ہے، جو ایران کے ساتھ کشیدگی میں کمی کا اشارہ دیتا ہے۔ ٹرمپ نے کہا کہ پاکستان نے آپریشن روکنے کی درخواست کی تھی۔ ایران کے ساتھ معاہدے کے حوالے سے بات چیت آگے بڑھی ہے جس کی وجہ سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ غیر ملکی ادارہ جاتی سرمایہ کاروں (ایف آئی آئیز) نے منگل کو 3,621.58 کروڑ کی ایکویٹی فروخت کی۔ دریں اثنا، گھریلو ادارہ جاتی سرمایہ کاروں (ڈی آئی آئیز) نے ایکویٹی میں 2,602.62 کروڑ کی سرمایہ کاری کی۔

حج احرام کی حالت میں خوشبو شرعاً ممنوعہ، ایئر انڈیا سے سادہ ٹشو فراہم کرنے کا مطالبہ

رضا اکیڈمی سربراہ سعید نوری کی حج کمیٹی کی توجہ مبذول کروانے کی کوشش

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) رضا اکیڈمی ممبئی کے صدر، اسیرِ مفتی اعظم حضرت الحاج محمد سعید نوری نے حج کمیٹی آف انڈیا کے ذمہ داران کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کرائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حج کے لیے جانے والے عازمین کو جہاز میں کھانے کے ساتھ جو ٹشو پیپر دیا جارہا ہے، اس میں خوشبو اور الکوحل کی آمیزش پائی جاتی ہے۔ احرام کی حالت میں خوشبو کا استعمال شرعاً ممنوع ہے، اور اگر کوئی حاجی لاعلمی میں اس کا استعمال کرلے تو اس پر دم لازم آسکتا ہے، جس سے حاجیوں کو دشواری اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ لہٰذا حج کمیٹی آف انڈیا سے پرزور مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ فوری طور پر ایئر لائن، خصوصاً ایئر انڈیا، کو ہدایت جاری کرے کہ حاجیوں کو خوشبودار یا الکوحل ملے ٹشو پیپر فراہم نہ کیے جائیں، بلکہ سادہ (بغیر خوشبو والے) ٹشو ہی استعمال میں لائے جائیں۔ یہ اقدام حاجیوں کی دینی ذمہ داریوں کے تحفظ کے لیے نہایت ضروری ہے۔

ممبئی تاج ہوٹل کو دھمکی ملزم نئی ممبئی سے گرفتار

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی قلابہ تاج ہوٹل کو بم سے اڑانے کی دھمکی دینے والے ایک شخص کو پولس نے گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے، اس دھمکی آمیز فون کالز سے دہشت پھیل گئی تھی، اور یہ دھمکی آمیز کال ممبئی پولس کنٹرول روم میں کیا گیا تھا۔ ہوٹل تاج اینڈ ٹرائیڈنٹ میں کل رات تقریباً 9.30 بجے ایک نامعلوم کال کرنے والے کی طرف سے دھمکی آمیز کال موصول ہوا، قلابہ پولس اسٹیشن میں غیر قابل شناخت جرم درج کیا گیا ہے۔ کال کرنے والے سنتوش ساونت کے رہائشی وچھبے گاؤں، پنویل، نوی ممبئی کی شناخت کرلی گئی ہے، اور اسے پولس اسٹیشن میں لایا گیا ہے۔ مزید کارروائی کی جارہی ہے۔ اس ملزم نے یہ فون کال کیوں کیا تھا اس کی جانچ بھی جاری ہے۔

ممتا بنرجی کو مینڈیٹ کو قبول کرنا چاہیئے اور استعفیٰ دینا چاہیئے: شائنا این سی

ممبئی: شیوسینا لیڈر شائنا این سی نے بدھ کو کہا کہ ممتا بنرجی کو مینڈیٹ کو قبول کرنا چاہئے اور استعفیٰ دینا چاہئے۔ انہوں نے مغربی بنگال میں منصفانہ انتخابات اور ووٹر لسٹوں کے مسائل پر الیکشن کمیشن اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کا بھی دفاع کیا۔ ممتا بنرجی کے استعفیٰ دینے سے انکار پر شیوسینا کی رہنما شائنا این سی نے میڈیا کو بتایا، 1 سال تک مغربی بنگال کے لوگوں نے ممتا بنرجی کو ایک موقع دیا، جب انہوں نے (عوام) نے فیصلہ کیا کہ وہ تبدیلی چاہتے ہیں کیونکہ خواتین کے تحفظ، امن وامان، دراندازی اور بدعنوانی کے حوالے سے بڑے مسائل تھے، ممتا بنرجی کو بنگال میں 9 فیصد آبادی کے ووٹ کی تبدیلی کو قبول کرنا چاہیے تھا۔" بنرجی اس کو سمجھنے میں ناکام رہی لیکن یہ ایک آئینی ضابطہ ہے۔" الیکشن کمیشن کے خلاف ممتا بنرجی کے الزامات کے بارے میں، شائنا این سی نے کہا، الیکشن کمیشن نے تمام بے بنیاد دعووں کو مکمل طور پر مسترد کردیا ہے۔ اپوزیشن نے بے ضابطگیوں کا الزام لگایا تھا۔ وی وی پی اے ٹی میچ کر دیے گئے تھے، اور یہ ثابت ہوگیا ہے کہ 25,000 جگہوں پر کوئی بے ضابطگیاں نہیں ہوئیں"۔ انہوں نے مزید کہا، لوگ ایس آئی آر کے بارے میں جھوٹی کہانیاں پھیلاتے رہے، ایس آئی آر صرف ان لوگوں کے ناموں کو ہٹانے کا عمل تھا جو فوت ہو چکے ہیں یا اپنی رہائش گاہ منتقل کر چکے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ایس آئی آر ووٹر لسٹ کو صاف کرنے کی ایک مشق تھی۔ سچ یہ ہے کہ عوام تبدیلی چاہتے تھے، اور اب وہ (ممتا بنرجی) اس کے لیے الیکشن کمیشن کو مورد الزام ٹھہرا رہی ہیں۔"مغربی بنگال میں بی جے پی کے وزیر اعلیٰ کے بارے میں شیوسینا کے رہنما نے کہا،" 9 مئی کو بنگال میں ایک نیا وزیر اعلیٰ ہوگا جو امن وامان کو بہتر کرے گا اور خواتین کی حفاظت کرے گا۔ وہ بدعنوانی کے خلاف بھی کارروائی کرے گا۔

اورنگ آباد میں سلنڈروں کی قلت، عوام میں سخت ناراضگی

اورنگ آباد میں ایک بار پھر گیس سلنڈروں کی شدید قلت پیدا ہوگئی ہے، جسکے باعث شہریوں کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

اورنگ آباد میں ایک بار پھر گیس سلنڈروں کی شدید قلت پیدا ہوگئی ہے، جسکے باعث شہریوں کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ شدید گرمی کے باوجود لوگ صبح سے شام تک سلنڈر کیلئے لمبی قطاروں میں کھڑے رہنے پر مجبور ہیں۔ اورنگ آباد میں ایک بار پھر گیس سلنڈروں کی شدید قلت پیدا ہوگئی ہے، جسکے باعث شہریوں کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ شدید گرمی کے باوجود لوگ صبح سے شام تک سلنڈر کیلئے لمبی قطاروں میں کھڑے رہنے پر مجبور ہیں۔ شہر کے بیڑ بائی پاس کے قریب ساتارا علاقے کی ہائی کورٹ کالونی میں واقع اہلیہ ایچ پی گیس ایجنسی پر روزانہ صبح ۹/ بجے سے ہی لوگ قطار لگا رہے ہیں۔ صارفین کا کہنا ہے کہ انہیں فروری کے بعد سے اب تک سلنڈر نہیں ملا۔ شدید گرمی میں کام کاج چھوڑ کر سلنڈر کیلئے لائن میں کھڑا رہنا پڑ رہا ہے۔ ایک صارف نے بتایا کہ ۲۸/ فروری کو آخری بار سلنڈر ملا تھا، اسکے بعد دو ماہ ہو چکے ہیں سپلائی نہیں ہوئی۔ ۲۷/ اپریل کو او ٹی پی موصول ہوا تھا، لیکن اسے منسوخ کردیا گیا۔ منگل کو بھی صبح سے تقریباً ۲۰۰/ افراد قطار میں موجود تھے۔ شہریوں نے بتایا کہ شدید گرمی کی وجہ سے کئی افراد کی طبیعت خراب ہورہی ہے، لیکن قطار میں پینے کے پانی تک کا انتظام نہیں ہے۔ ایک اور صارف نے بتایا کہ وہ پیٹھن تعلقہ کے بڈکین ڈی ایم آئی سی علاقے سے تقریباً ۳۵/ کلومیٹر دور سے سلنڈر لینے آیا ہے۔ کئی بار چکر لگانے کے باوجود گیس نہیں ملی، جس سے لوگ ذہنی اور مالی پریشانی کا شکار ہورہے ہیں۔ متاثرہ افراد کے مطابق دیہی ضابطوں کے تحت ۴۵/ دن بعد بکنگ کی اجازت ہے، جبکہ بکنگ کے بعد بھی ۱۰/ تا ۱۵/ دن انتظار کرنا پڑتا ہے۔ موجودہ حالات میں اتنے طویل عرصے تک ایک سلنڈر چلانا ممکن نہیں رہا، خاص طور پر شادیوں کے سیزن میں مشکلات مزید بڑھ گئی ہیں۔ ادھر اہلیہ گیس ایجنسی کے دیپک سوریہ ونشی نے بتایا کہ یہ ایجنسی اس وقت منظور ہوئی تھی جب ساتارا علاقہ گرام پنچایت میں شامل تھا، لیکن ۲۰۱۶ء میں یہ علاقہ میونسپل کارپوریشن میں شامل ہوگیا۔ اسکے باوجود بکنگ کے ضابطے دیہی علاقوں کے مطابق نافذ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان ضابطوں میں تبدیلی کیلئے کئی مرتبہ اعلیٰ حکام سے رابطہ کیا گیا، مگر اب تک مسئلہ حل نہیں ہوسکا۔ انہوں نے مزید کہا کہ یکم مئی کی تعطیل، اتوار اور سپلائی میں کمی کے باعث صورتحال مزید خراب ہوئی اور لوگوں میں بے چینی پھیل گئی۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366

mumbairaabta@gmail.com

7506100010

ٹرمپ سے جڑے معاملات نے ازدواجی زندگی پر اثر ڈالا: اوبامہ

سابق امریکی صدر بارک اوبامہ نے انکشاف کیا ہے کہ مسلسل سیاسی دباؤ اور خاص طور پر ڈونالڈ ٹرمپ سے جڑے حالات نے ان کی ازدواجی زندگی پر اثر ڈالا

سابق امریکی صدر بارک اوبامہ نے انکشاف کیا ہے کہ مسلسل سیاسی دباؤ اور خاص طور پر ڈونالڈ ٹرمپ سے جڑے حالات نے ان کی ازدواجی زندگی پر اثر ڈالا۔ ایک انٹرویو میں اوبامہ نے کہا کہ عوامی زندگی میں متحرک رہنے کے مطالبات نے ان کے اور مشیل کے درمیان ''حقیقی تناؤ'' پیدا کیا۔ ان کے مطابق مشیل چاہتی ہیں کہ وہ سیاست سے کچھ فاصلے پر رہیں اور خاندان کے ساتھ زیادہ وقت گزاریں۔ اوبامہ نے یہ بھی کہا کہ وہائٹ ہاؤس کے بعد بدلتے سیاسی ماحول نے ان کی نجی زندگی کو متاثر کیا ہے۔ بارک اوبامہ نے اعتراف کیا ہے کہ امریکی سیاست میں مسلسل موجودگی اور خاص طور پر ڈونالڈ ٹرمپ کے دور سے جڑے دباؤ نے ان کی ازدواجی زندگی میں ''حقیقی تناؤ'' پیدا کر دیا تھا۔ نیو یارکر کے صحافی پیٹر سلیون کے ساتھ ایک انٹرویو میں سابق امریکی صدر نے کہا کہ وہائٹ ہاؤس چھوڑنے کے کئی برس بعد بھی ان سے مسلسل سیاسی مؤقف اختیار کرنے اور عوامی سطح پر ردعمل دینے کی توقع کی جاتی ہے، جس کا اثر ان کی ذاتی زندگی پر بھی پڑا۔ اوبامہ نے بتایا کہ ابتدا میں انہیں یقین تھا کہ امریکی آئین اور جمہوری ادارے ٹرمپ کی صدارت کے دوران پیدا ہونے والے تنازعات کو خود سنبھال لیں گے، لیکن جلد ہی انہیں محسوس ہوا کہ صورتحال اس سے کہیں زیادہ پیچیدہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹرمپ دور کی متعدد پالیسیوں، بشمول مسلم اکثریتی ممالک پر سفری پابندی اور امیگریشن حراستی پروگراموں کی توسیع،

نے انہیں بار بار عوامی سطح پر بولنے پر مجبور کیا۔ اوبامہ کے مطابق سیاست میں دوبارہ متحرک ہونے یا انتخابی مہمات میں حصہ لینے کے مطالبات نے ان کے گھر کے ماحول کو بھی متاثر کیا۔ انہوں نے کہا، ''یہ ہمارے گھرانے میں ایک حقیقی تناؤ پیدا کرتا ہے، اور یہ مشیل کو مایوس کرتا ہے۔'' مشیل کے حوالے سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کی اہلیہ چاہتی ہیں کہ وہ زیادہ وقت خاندان کے ساتھ گزاریں اور مسلسل سیاسی دباؤ سے دور رہیں۔

انہوں نے مزید کہا، ''وہ چاہتی ہیں کہ میں آرام کروں، اپنے خاندان کے ساتھ وقت گزاروں اور زندگی کے باقی حصے سے لطف اندوز ہوں۔'' مشیل اور ان کی بیٹیاں ماضی میں بھی وہائٹ ہاؤس میں گزارے گئے برسوں کے دوران شدید عوامی جانچ اور دباؤ کا سامنا کر چکی ہیں۔ اوبامہ نے اس بات کا کئی بار ذکر کیا ہے کہ امریکہ کے پہلے سیاہ فام صدارتی خاندان ہونے کی وجہ سے ان پر غیر معمولی توجہ مرکوز رہی۔ یہ انٹرویو ایک ایسے وقت میں

سامنے آیا ہے جب ڈیموکریٹک حلقوں میں دوبارہ یہ قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں کہ آیا مشیل مستقبل میں کوئی سیاسی کردار ادا کر سکتی ہیں۔ تاہم پارٹی کے کئی لیڈروں نے اس امکان کو غیر حقیقی قرار دیا ہے۔ ڈیموکریٹ لیڈر ٹینا اسمتھ نے بھی کہا کہ لوگ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ اوبامہ دور جیسا سیاسی ماحول دوبارہ آسانی سے واپس آ سکتا ہے تو یہ ''نادانی'' ہوگی، کیونکہ امریکی سیاست بنیادی طور پر بدل چکی ہے۔ سیاسی مبصرین کے مطابق اوبامہ کے یہ بیانات نہ صرف ان کی نجی زندگی کی جھلک پیش کرتے ہیں بلکہ اس بات کو بھی ظاہر کرتے ہیں کہ امریکی سیاست میں مسلسل موجودگی سابق صدور اور ان کے خاندانوں پر کس حد تک ذہنی اور جذباتی دباؤ ڈالتی ہے۔ سابق امریکی صدر باراک اوباما نے ایک حالیہ انٹرویو میں اعتراف کیا ہے کہ ڈونلڈ ٹرمپ کی سیاست اور ان کے خلاف عوامی سطح پر آواز اٹھانے کی وجہ سے ان کی ازدواجی زندگی میں حقیقی تناؤ پیدا ہوا ہے۔ اوباما نے بتایا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کے دورِ صدارت اور ان کے سیاسی رویے کی وجہ سے وہ دوبارہ سیاست میں سرگرم ہونے پر مجبور ہوئے، جس نے ان کی نجی زندگی کو متاثر کیا۔ مشیل اوباما چاہتی تھیں کہ وائٹ ہاؤس چھوڑنے کے بعد باراک اوباما عوامی زندگی سے پیچھے ہٹ کر خاندان کے ساتھ وقت گزاریں، لیکن ٹرمپ کے اقدامات (جیسے مسلم پابندی اور دیگر متنازع پالیسیاں) نے اوباما کو دوبارہ میدان میں آنے پر مجبور کر دیا، جس سے مشیل اوباما بیزار اور پریشان رہیں۔

بنگلہ دیش کی معیشت اور آزاد صحافت پر بڑھتی تشویش

بنگلہ دیشی اخبار دی بزنس اسٹینڈرڈ میں شائع ایک تجزیاتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بنگلہ دیش کی کمزور ہوتی معیشت کو سنبھالنے کیلئے آزاد صحافت ناگزیر ہے

ڈھاکہ: بنگلہ دیشی اخبار دی بزنس اسٹینڈرڈ میں شائع ایک تجزیاتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بنگلہ دیش کی کمزور ہوتی معیشت کو سنبھالنے کے لیے آزاد صحافت ناگزیر ہے، کیونکہ میڈیا پر پابندیاں نہ صرف جمہوریت بلکہ معاشی استحکام کو بھی نقصان پہنچاتی ہیں۔ رپورٹ میں عالمی مطالعات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ جن ممالک میں پریس کی آزادی میں کمی آئی وہاں حقیقی جی ڈی پی شرح نمو میں 1 سے 2 فیصد تک کمی دیکھی گئی۔ رپورٹ کے مطابق مضبوط اور آزاد میڈیا بدعنوانی، مالی بے ضابطگیوں اور ادارہ جاتی کمزوریوں کو بے نقاب کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ تجزیے میں سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کے دور حکومت کا ذکر کرتے ہوئے دعویٰ کیا گیا کہ اس عرصے میں میڈیا پر دباؤ، سنسرشپ، سائبر ہراسانی، عدالتی مقدمات اور سیکیورٹی اداروں کے دباؤ کے ذریعے آزاد صحافت کو محدود کیا گیا۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ اس ماحول نے بنگلہ دیش کے معاشی بحران، بینکاری شعبے کی کمزوری اور بدعنوانی کو مزید بڑھایا۔ رپورٹ کے مطابق حسینہ حکومت کے خاتمے کے بعد بھی صحافیوں اور میڈیا اداروں کو مکمل آزادی حاصل نہیں ہو سکی اور کئی صحافیوں کو گرفتار یا ملازمتوں سے محروم ہونا پڑا۔ دی بزنس اسٹینڈرڈ نے رپورٹرز ود آؤٹ بارڈرز کے 2026 ورلڈ پریس فریڈم انڈیکس کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ بنگلہ دیش تین درجے تنزلی کے بعد 180 ممالک میں 152 ویں نمبر پر پہنچ گیا ہے اور اسے "انتہائی سنگین" زمرے میں رکھا گیا ہے۔ رپورٹ میں عالمی ماہرین معیشت اور میڈیا اسٹڈیز کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا کہ آزاد میڈیا مالیاتی نظام کو مستحکم رکھنے، بدعنوانی کم کرنے اور عوامی احتساب کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ناروے، فن لینڈ، سویڈن اور ڈنمارک جیسے ممالک کی مثال دیتے ہوئے کہا گیا کہ جہاں پریس زیادہ آزاد ہے وہاں بدعنوانی بھی کم دیکھی جاتی ہے۔ تجزیے میں کہا گیا کہ بنگلہ دیش اس وقت معیشت، طرز حکمرانی اور ادارہ جاتی اعتماد کے بحران سے گزر رہا ہے، اور ایسے وقت میں آزاد صحافت کو دبانے کے بجائے اسے مضبوط بنانا ملک کے معاشی مستقبل کے لیے ضروری ہوگا۔ ماحولیاتی خبر رساں ادارے مونگابے کی ایک نئی رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ بنگلہ دیش تیزی سے عالمی الیکٹرانک فضلے، خصوصاً چینی ای ویسٹ، کے لیے ایک ممکنہ "بیک ڈور" یا متبادل ڈمپنگ گراؤنڈ بنتا جا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق کمزور نگرانی، غیر قانونی درآمدات، اور ناقص ضابطہ بندی نے صورتحال کو سنگین بنا دیا ہے۔

چین کی عالمی سکیورٹی رپورٹ نے

بیجنگ کے نظریے کی کمزوریاں بے نقاب کر دیں

نئی دہلی: فرسٹ پوسٹ میں شائع ایک تجزیاتی مضمون میں کہا گیا ہے کہ چین کی حالیہ گلوبل سیکورٹی سوچ اور پالیسی دستاویزات بیجنگ کے عالمی نظریے کی بنیادی کمزوریوں اور تضادات کو بے نقاب کرتی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق چین خود کو عالمی استحکام، ترقی اور سیکورٹی کے ضامن کے طور پر پیش کرتا ہے، تاہم اس کی خارجہ اور عسکری پالیسیوں میں جارحانہ رویہ، سرحدی دباؤ اور علاقائی طاقت کے استعمال کے واضح عناصر موجود ہیں۔ مضمون میں کہا گیا کہ بیجنگ ایک طرف "مشترکہ سکیورٹی" کی بات کرتا ہے جبکہ دوسری جانب جنوبی چین سمندر، تائیوان اور ہند بحرالکاہل خطے میں اپنی عسکری موجودگی مسلسل بڑھا رہا ہے۔ تجزیے میں کہا گیا کہ چین کی گلوبل سکیورٹی اینیشیٹیو دراصل ایک ایسا متبادل عالمی نظام پیش کرنے کی کوشش ہے جس میں مغربی جمہوری اقدار کے بجائے ریاستی کنٹرول، نگرانی اور مرکزیت کو ترجیح دی جاتی ہے۔ مضمون کے مطابق بیجنگ "عدم مداخلت" کا نعرہ تو دیتا ہے لیکن اقتصادی دباؤ، قرض سفارتکاری اور سیاسی اثر و رسوخ کے ذریعے مختلف ممالک کی پالیسیوں پر اثر انداز ہونے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا کہ چین کے سکیورٹی نظریے میں شفافیت کی کمی اور اختلافی آوازوں کے لیے محدود جگہ اس کے عالمی دعوؤں کو کمزور بناتی ہے۔ مصنف کے مطابق اندرونِ ملک سخت نگرانی، سنسرشپ اور انسانی حقوق سے متعلق الزامات بھی چین کی "عالمی قیادت" کے بیانیے پر سوالات کھڑے کرتے ہیں۔ مضمون میں خبردار کیا گیا کہ اگرچہ چین طاقت کے توازن کے بجائے دباؤ اور اسٹریٹجک انحصار پر مبنی ماڈل کو فروغ دیتا رہا تو اس سے خطے میں کشیدگی اور جغرافیائی سیاسی تقسیم مزید بڑھ سکتی ہے۔

امریکہ نے حفاظت کا حوالہ دیتے ہوئے پشاور میں قونصل خانہ بند کرنے کا اعلان کیا

آپریشن اسلام آباد منتقل کرنے کا فیصلہ

پشاور: امریکہ نے پاکستان کے پشاور میں اپنے قونصل خانے کو مرحلہ وار بند کرنے کا اعلان کیا ہے اور اس کی ذمہ داریاں جنوبی ایشیائی ملک کے دارالحکومت اسلام آباد میں واقع امریکی سفارت خانے کو منتقل کی جائیں گی۔ محکمہ خارجہ کی طرف سے تصدیق شدہ یہ اقدام، خطے میں واشنگٹن کی مصروفیت کو برقرار رکھتے ہوئے، سفارتی عملے کی حفاظت کو یقینی بنانے اور وسائل کی کارکردگی کو بہتر بنانے پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے کیا جا رہا ہے۔ ایک سرکاری مواصلت میں، ترجمان کے دفتر نے کہا، امریکی محکمہ خارجہ پشاور میں امریکی قونصلیٹ جنرل کو مرحلہ وار بند کرنے کا اعلان کر رہا ہے۔ خیبر پختونخوا کے ساتھ سفارتی تعلقات کی ذمہ داری اسلام آباد میں امریکی سفارت خانے کو منتقل ہو جائے گی۔ بیان میں مزید زور دیا گیا ہے کہ "یہ فیصلہ ہمارے سفارتی عملے کی حفاظت اور وسائل کے موثر انتظام کے لیے ہمارے عزم کی عکاسی کرتا ہے"۔ پشاور میں اپنی جسمانی موجودگی کی بندش کے باوجود، امریکہ نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان میں اس کی وسیع تر پالیسی ترجیحات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ بیان میں کہا گیا کہ جب کہ پشاور میں ہماری جسمانی موجودگی تبدیل ہو رہی ہے، پاکستان میں انتظامیہ کی پالیسی کی ترجیحات ثابت قدم ہیں۔ اس میں مزید کہا گیا کہ واشنگٹن "اقتصادی تعلقات کو فروغ دینے، علاقائی سلامتی کو فروغ دینے اور امریکی عوام کے مفادات کو آگے بڑھانے" کے لیے خطے کے ساتھ رابطے جاری رکھے گا۔ محکمہ خارجہ نے اپنے بقیہ مشنز کے ذریعے سفارتی تعلقات برقرار رکھنے کے عزم کا اعادہ بھی کیا۔ اس نے کہا، محکمہ، پاکستان میں امریکی مشن کے ذریعے، اسلام آباد، کراچی اور لاہور میں ہماری باقی ماندہ سفارتی پوسٹوں کے ذریعے، امریکہ اور پاکستان کے تعلقات کو آگے بڑھانے کے لیے وقف ہے۔ یہ فیصلہ اس سال مارچ میں سامنے آنے والے اشارے کے بعد سامنے آیا ہے کہ قونصل خانہ مستقل طور پر بند کر دیا جائے گا۔ اس وقت، اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ نے کانگریس کو اپنے ارادے سے آگاہ کیا تھا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ پاکستان میں امریکی اسٹریٹجک مفادات پر سمجھوتہ کیے بغیر بندش سے تقریباً 5.7 ملین امریکی ڈالر سالانہ کی بچت ہو سکتی ہے۔ یہ اقدام ٹرمپ انتظامیہ کے دوران شروع کی گئی ایک وسیع پیمانے پر کمی کی کوشش کے حصے کے طور پر ایک سال سے زیادہ عرصے سے زیر نظر تھا، جس نے متعدد وفاقی ایجنسیوں کو نشانہ بنایا۔ افغان سرحد کے قریب واقع پشاور قونصل خانے نے تاریخی طور پر افغانستان سے متعلق امریکی کارروائیوں میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

پاکستان کے زیر انتظام گلگت بلتستان میں صحافتی آزادی شدید خطرے میں

واشنگٹن: گلگت بلتستان اسٹڈیز انسٹی ٹیوٹ کے صدر سنگے سیرنگ نے پاکستان کے زیر انتظام گلگت بلتستان میں صحافتی آزادی کی صورتحال پر شدید تشویش ظاہر کرتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ وہاں صحافیوں کو مسلسل دباؤ، دھمکیوں اور ریاستی نگرانی کا سامنا ہے۔ ورلڈ پریس فریڈم ڈے کے موقع پر گفتگو کرتے ہوئے سینگے سیرنگ نے کہا کہ پاکستان کے زیر انتظام گلگت بلتستان میں آزادی اظہار اور آزاد صحافت "عملاً موجود ہی نہیں"۔ ان کے مطابق ریاستی ادارے میڈیا پر مکمل کنٹرول رکھتے ہیں جبکہ اختلافی آوازوں کو دبایا جاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بلتستان یونین آف جرنلسٹس، اسکردو پریس کلب اور گلگت یونین آف جرنلسٹس سمیت مقامی صحافتی تنظیموں نے حالیہ دنوں میں احتجاج اور مظاہرے کیے، جن میں صحافیوں کے لیے تحفظ، آزادی اور پیشہ ورانہ خود مختاری کا مطالبہ کیا گیا۔ سیرنگ نے کہا کہ بین الاقوامی ادارے جیسے رپورٹرز ود آوٹ بارڈرز، ہیومن رائٹ واچ اور فریڈم ہاؤس بھی پاکستان میں میڈیا کی بگڑتی صورتحال اور آزاد صحافت کے سکڑتے دائرے کی نشاندہی کر چکے ہیں۔ ان کے مطابق گلگت بلتستان جیسے حساس علاقوں میں صحافیوں کو خاص طور پر زیادہ دباؤ اور نگرانی کا سامنا ہے۔

پہلگام حملے کے بعد سندھ طاس معاہدہ معطل

بھارت پاکستان کشیدگی میں اضافہ ہوا۔ رپورٹ

نئی دہلی: پہلگام دہشت گرد حملے کے بعد بھارت کی جانب سے سندھ طاس معاہدے کو "عارضی طور پر معطل" کرنے کے فیصلے نے بھارت اور پاکستان کے درمیان سفارتی اور اسٹریٹجک کشیدگی کو مزید بڑھا دیا ہے۔ تجزیاتی رپورٹس کے مطابق 22 اپریل 2025 کو پہلگام کے قریب بیسران علاقے میں ہونے والے حملے میں 25 سیاحوں اور ایک مقامی شہری کی ہلاکت کے بعد بھارت نے 1960 کے سندھ طاس معاہدے کو معطل کرنے کا اعلان کیا تھا۔ بھارتی حکومت کا مؤقف ہے کہ پاکستان جب تک سرحد پار دہشت گردی کی حمایت "قابل اعتبار اور ناقابل واپسی" انداز میں بند نہیں کرتا، تب تک معاہدہ معمول کے مطابق بحال نہیں ہو سکتا۔ بھارتی حلقوں کا کہنا ہے کہ حملے کی ذمہ داری "دی ریزسٹنس فرنٹ" نے قبول کی تھی، جسے بھارت لشکر طیبہ سے منسلک تنظیم قرار دیتا ہے۔ رپورٹس کے مطابق پاکستان نے اس اقدام کو بین الاقوامی سطح پر چیلنج کرنے کی کوشش کی ہے اور اقوام متحدہ سمیت مختلف سفارتی فورمز پر مؤقف اختیار کیا ہے کہ سندھ طاس معاہدہ یکطرفہ طور پر معطل نہیں کیا جا سکتا۔ سفارتی مبصرین کے مطابق سندھ طاس معاہدہ گزشتہ کئی دہائیوں سے دونوں ممالک کے درمیان ایک اہم آبی فریم ورک سمجھا جاتا رہا ہے، جو جنگوں اور شدید سیاسی کشیدگی کے باوجود برقرار رہا۔ بھارتی اسٹریٹجک حلقوں کا مؤقف ہے کہ دہشت گردی اور دوطرفہ تعاون ایک ساتھ نہیں چل سکتے، جبکہ پاکستان اس اقدام کو خطے کے آبی استحکام کے لیے خطرہ قرار دے رہا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ معاہدے کی معطلی سے فوری طور پر پانی کے بہاؤ میں کوئی بڑی تبدیلی متوقع نہیں، تاہم اس اقدام نے جنوبی ایشیا میں پانی، سلامتی، اور جغرافیائی سیاست کے درمیان تعلقات کو دوبارہ عالمی توجہ کا مرکز بنا دیا ہے۔

بلوچستان میں مزید ۳/ افراد جبری لاپتہ

کوئٹہ: بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کا سلسلہ بدستور جاری ہے، جہاں 2 مئی 2026 کو مختلف علاقوں سے مزید تین افراد کو پاکستانی فورسز نے حراست میں لے کر لاپتہ کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق، 27 سالہ الطاف حسین بلوچ ولد الٰہی بخش کو 2 مئی کی رات تقریباً 2 بجے حب چوکی سے فورسز نے حراست میں لیا۔ ذرائع کے مطابق انہیں آئی ایس آئی، سی ٹی ڈی اور ڈیتھ اسکواڈ سے وابستہ اہلکاروں نے اٹھایا۔ ان کا مستقل تعلق ضلع آواران کے علاقے گشکور سے بتایا جاتا ہے، جبکہ وہ حب چوکی میں مقیم تھے۔ دوسرا واقعہ کوئٹہ کے علاقے ہزار گنجی میں پیش آیا، جہاں 40 سالہ جان خان ولد شیر خان کو 2 مئی کو شام 4 بجے ان کے گھر، مری کیمپ سے لاپتہ کیا گیا۔ اہل خانہ کا کہنا ہے کہ انہیں سی ٹی ڈی اہلکاروں نے حراست میں لیا، جس کے بعد سے ان کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ اسی دوران 20 سالہ عبدالستار ولد جان خان کو بھی اسی مقام، مری کیمپ ہزار گنجی سے شام 4 بجے حراست میں لیا گیا۔

پہلگام حملہ پاکستان کی سرپرستی میں دہشت گردی کی تازہ مثال قرار

واشنگٹن: بین الاقوامی تجزیاتی اور سیکیورٹی حلقوں میں پہلگام دہشت گرد حملے کو ایک بار پھر پاکستان سے منسلک دہشت گرد نیٹ ورکس کی کارروائی قرار دیا جا رہا ہے، جبکہ متعدد مبصرین نے اسے جنوبی ایشیا میں سرحد پار دہشت گردی کے تسلسل کی علامت بتایا ہے۔ تجزیاتی رپورٹس کے مطابق 22 اپریل 2025 کو کشمیر کے سیاحتی مقام پہلگام کے قریب بیسران ویلی میں ہونے والے حملے میں 26 شہری ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے تھے۔ حملے کی ذمہ داری دی ریزسٹنس فرنٹ (TRF) نے قبول کی تھی، جسے بھارتی اور امریکی حلقے پاکستان میں موجود لشکر طیبہ سے منسلک تنظیم قرار دیتے ہیں۔ امریکی کانگریس کے بعض ارکان اور پالیسی حلقوں نے حملے کے بعد پاکستان پر زور دیا کہ وہ لشکر طیبہ اور جیش محمد جیسے گروہوں کے خلاف مؤثر کارروائی کرے۔ واشنگٹن میں "دہشت گردی کی انسانی قیمت" کے عنوان سے منعقدہ ایک نمائش میں پہلگام حملے کے متاثرین کو بھی خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ بھارتی تحقیقات کے مطابق حملے میں ملوث بعض دہشت گرد پاکستانی شہری تھے جبکہ مقامی معاونت بھی استعمال کی گئی۔ بھارتی تحقیقاتی اداروں نے دعویٰ کیا کہ ڈیجیٹل شواہد اور انٹیلی جنس روابط پاکستان میں موجود محفوظ ٹھکانوں تک پہنچتے ہیں۔ تجزیوں میں کہا گیا ہے کہ پہلگام حملہ صرف ایک مقامی سیکورٹی واقعہ نہیں بلکہ بھارت اور پاکستان کے درمیان جاری وسیع تر جغرافیائی اور سلامتی کشیدگی کا حصہ بن چکا ہے۔ حملے کے بعد بھارت نے "آپریشن سندور" سمیت متعدد سخت اقدامات کیے اور سرحد پار دہشت گردی کے خلاف اپنی پالیسی مزید سخت کرنے کے اشارے دیے۔ سفارتی مبصرین کے مطابق اس حملے نے ایک بار پھر عالمی سطح پر پاکستان کے دہشت گرد گروہوں کے ساتھ تعلقات سے متعلق بحث کو زندہ کر دیا ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب اسلام آباد خود کو علاقائی استحکام اور سفارتی ثالثی کے حامی کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ پہلگام حملہ جنوبی ایشیا میں دہشت گردی، معلوماتی جنگ، اور سفارتی بیانیوں کے درمیان بڑھتے تعلق کو بھی ظاہر کرتا ہے، جہاں عسکری کارروائیوں کے ساتھ ساتھ عالمی میڈیا اور رائے عامہ پر اثر انداز ہونے کی کوششیں بھی اہم عنصر بن چکی ہیں۔

اٹلی کا بھارت پر اسٹریٹجک داؤ، یورپ کی نئی جغرافیائی ترجیحات واضح

حالیہ تجزیاتی رپورٹس کے مطابق اٹلی کا بھارت کی جانب بڑھتا جھکاؤ دراصل یورپ کی وسیع تر "انڈو پیسفک ٹرن" حکمت عملی کا حصہ ہے

روم/نئی دہلی: یورپی حلقوں میں بھارت کو اب ایک ابھرتی ہوئی عالمی طاقت، متبادل اقتصادی شراکت دار، اور انڈو پیسفک میں اسٹریٹجک توازن کے اہم ستون کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، جبکہ اٹلی نے بھی نئی دہلی کے ساتھ اپنے تعلقات کو تیزی سے وسعت دینا شروع کر دی ہے۔ حالیہ تجزیاتی رپورٹس کے مطابق اٹلی کا بھارت کی جانب بڑھتا جھکاؤ دراصل یورپ کی وسیع تر "انڈو پیسفک ٹرن" حکمت عملی کا حصہ ہے، جہاں چین پر بڑھتے انحصار، عالمی سپلائی چین خدشات، اور جغرافیائی کشیدگی نے نئی دہلی کی اہمیت کو بڑھا دیا ہے۔ اطالوی پالیسی سازوں اور صنعتی حلقوں کا ماننا ہے کہ تقریباً 1.5 ارب آبادی والا بھارت نہ صرف ایک بڑا صارف بازار ہے بلکہ مستقبل میں یورپی برآمدات، سرمایہ کاری، اور صنعتی شراکت داری کا اہم مرکز بھی بن سکتا ہے۔ رپورٹس کے مطابق وزیر اعظم جارجیا میلونی اور بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی کے درمیان گزشتہ برس طے پانے والا "اٹلی بھارت ایکشن پلان 2025-2029" دونوں ممالک کے تعلقات میں ایک اہم سنگ میل سمجھا جا رہا ہے۔ اس منصوبے میں تجارت، سرمایہ کاری، دفاع، خلائی تعاون، ٹیکنالوجی، کنیکٹیویٹی، تحقیق، اور توانائی کے شعبے شامل ہیں۔ دفاعی تعاون بھی تیزی سے دونوں ممالک کے تعلقات کا مرکزی محور بنتا جا رہا ہے۔ بھارتی وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ اور اطالوی وزیر دفاع گوئیڈو کروسیتو کے درمیان حالیہ ملاقات میں 2026-27 کے لیے دوطرفہ فوجی تعاون منصوبے کا تبادلہ کیا گیا، جس میں بحری سلامتی، انٹیلی جنس معلومات کے تبادلے، اور دفاعی صنعتی شراکت داری پر زور دیا گیا۔ رپورٹس کے مطابق دونوں ممالک نے بحر ہند خطے میں میری ٹائم سیکورٹی اور معلوماتی تعاون بڑھانے پر خصوصی توجہ دی ہے، جبکہ بھارت کے "آتم نربھر بھارت" پروگرام اور اٹلی کی دفاعی صنعت کے درمیان اشتراک کے امکانات بھی زیر غور آئے۔ یورپی تھنک ٹینکس کا کہنا ہے کہ بھارت اور یورپ کے درمیان قربت کی ایک بڑی وجہ چین کے حوالے سے مشترکہ خدشات بھی ہیں۔ 2019 کے بعد چین کے ساتھ یورپ کے تعلقات میں کشیدگی نے نئی دہلی کو یورپی خارجہ پالیسی میں زیادہ اہم مقام دلوایا۔ اطالوی برآمدی ادارے، مالیاتی ایجنسیاں، اور صنعتی گروپس بھی بھارت میں اپنی موجودگی بڑھا رہے ہیں۔ اطالوی حکام کا کہنا ہے کہ بھارت مستقبل میں اطالوی برآمدات کو دوگنا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، جبکہ نئی دہلی میں اطالوی تجارتی و سرمایہ کاری اداروں کی سرگرمیوں میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ ماہرین کے مطابق اٹلی اور بھارت کے تعلقات اب صرف تجارت تک محدود نہیں رہے بلکہ دونوں ممالک ایک وسیع تر اسٹریٹجک شراکت داری کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

آپریشن سندور کے ایک سال بعد: ابتدائی بیانیے نئے شواہد کے سامنے کمزور پڑنے لگے

آپریشن سندور کے آغاز کو ایک سال مکمل ہونے کے بعد اب 2025 کی بھارت پاکستان فضائی جھڑپ سے متعلق ابتدائی بیانیوں پر نئی بحث شروع ہو گئی ہے

نئی دہلی: آپریشن سندور کے آغاز کو ایک سال مکمل ہونے کے بعد اب 2025 کی بھارت پاکستان فضائی جھڑپ سے متعلق ابتدائی بیانیوں پر نئی بحث شروع ہو گئی ہے۔ تازہ تجزیاتی مطالعات اور عسکری جائزوں میں دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ ابتدائی دنوں میں پاکستان کی "فضائی برتری" اور بھارتی فضائیہ کے بھاری نقصانات سے متعلق جو تاثر عالمی میڈیا میں ابھرا تھا، وہ بعد کے شواہد اور عسکری تجزیوں کے سامنے مکمل طور پر برقرار نہیں رہ سکا۔ جان اسپینسر، جو اربن وارفیئر اور عسکری مطالعات کے معروف امریکی تجزیہ کار ہیں، نے اپنے تفصیلی تجزیے میں لکھا کہ بھارت پاکستان کشیدگی کے دوران پاکستان نے ابتدائی طور پر اطلاعاتی محاذ پر تیزی سے بیانیہ قائم کیا، جبکہ بھارت نے نسبتاً محدود عوامی ردعمل اختیار کیا۔ ان کے مطابق اسی وجہ سے عالمی میڈیا میں ابتدائی توجہ بھارتی طیاروں کے نقصانات پر مرکوز رہی۔ رپورٹ میں سوئٹزرلینڈ کے عسکری تحقیقی ادارے Centre d'Histoire et de Prospective Militaires کی جنوری 2026 کی ایک تحقیق کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا کہ اگرچہ ابتدائی جھڑپوں میں بھارتی فضائیہ کو نقصان پہنچا، تاہم بعد کے مراحل میں بھارتی فضائیہ نے پاکستان کے فضائی دفاعی نظام، ریڈار نیٹ ورک، اور کمانڈ اینڈ کنٹرول انفراسٹرکچر کو شدید نقصان پہنچایا۔ تجزیے کے مطابق 7 مئی 2025 کو بھارت نے پہلگام دہشت گرد حملے کے جواب میں پاکستان اور پاکستان کے زیر انتظام کشمیر میں نو مبینہ دہشت گرد مراکز کو نشانہ بنایا۔ ابتدائی مرحلے میں کم از کم ایک رافیل، ایک میراج 2000، اور ایک مگ 29 یا ایس یو 30 ایم کے آئی طیارے کے نقصان کی تصدیق کی گئی، جس نے عالمی میڈیا میں پاکستان کے حق میں ابتدائی تاثر پیدا کیا۔ تاہم رپورٹ کے مطابق اگلے دو دنوں میں بھارتی فضائیہ نے پاکستان کے متعدد فضائی دفاعی مراکز، ریڈار تنصیبات، اور میزائل بیٹریوں کو نشانہ بنایا، جن میں چونیاں، پسرور، اور دیگر مقامات شامل تھے۔ ان حملوں میں اسرائیلی ساختہ Harop اور Harpy جیسے لوئٹرنگ میونیشنز استعمال کیے گئے۔ جان اسپینسر کے مطابق 10 مئی 2025 کو بھارت نے پاکستان کے اندر گہرائی تک طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائل حملے کیے، جن میں براہموس، SCALP-EG، اور Rampage میزائل شامل تھے۔ ان حملوں میں نور خان، مرید، سکھر، سرگودھا، جیکب آباد، اور بھولاری ایئر بیسز سمیت کئی فضائی اڈوں اور عسکری تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا کہ بھارتی فضائیہ نے پاکستان کے فضائی دفاعی نظام کو اتنا متاثر کیا کہ پاکستان فضائی کارروائیاں جاری رکھنے میں مشکلات کا شکار ہو گیا، جبکہ بھارتی فضائیہ نے پاکستانی فضائی حدود کے اہم حصوں پر عملی فضائی برتری حاصل کر لی۔ جان اسپینسر نے لکھا کہ جدید فضائی جنگ اب صرف لڑاکا طیاروں کے درمیان مقابلہ نہیں رہی بلکہ یہ مربوط نیٹ ورکس، سینسرز، ریڈار، الیکٹرانک وارفیئر، فضائی دفاع، اور کمانڈ سسٹمز کے درمیان مقابلہ بن چکی ہے۔ ان کے مطابق بھارت کا مربوط فضائی دفاعی نظام پاکستان کے ڈرون اور میزائل حملوں کو روکنے میں مؤثر ثابت ہوا۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ پاکستانی دعوؤں کے برعکس بھارتی فضائی اڈوں کو بڑے نقصان کے واضح شواہد سامنے نہیں آئے، جبکہ پاکستان کے متعدد ایئر بیسز پر حملوں کی تصدیق سیٹلائٹ تصاویر اور جغرافیائی تجزیوں سے ہوئی۔ تجزیہ کار کے مطابق ابتدائی چند گھنٹوں کی فضائی جھڑپوں نے عالمی بیانیہ ضرور متاثر کیا، لیکن جنگی مہم کا حتمی نتیجہ بعد کے آپریشنل مراحل سے طے ہوا، جہاں بھارت نے مسلسل دباؤ برقرار رکھتے ہوئے پاکستان کے فضائی دفاع اور آپریشنل صلاحیت کو کمزور کیا۔

آپریشن سندور کے بعد پاکستان کی معیشت پر دباؤ میں اضافہ

تجزیاتی رپورٹ میں دعویٰ

اسلام آباد: بین الاقوامی تجزیاتی حلقوں میں یہ مؤقف سامنے آ رہا ہے کہ ''آپریشن سندور'' کے بعد پاکستان کی پہلے سے کمزور معیشت کو مزید دباؤ کا سامنا کرنا پڑا، جس کے اثرات سرمایہ کاری، تجارت، افراط زر، اور کاروباری اعتماد پر دیکھے جا رہے ہیں۔ حالیہ تجزیاتی رپورٹ کے مطابق پاکستان 2025 میں پہلے ہی کمزور معاشی بنیادوں، کم شرح نمو، بڑھتے قرضوں، زرمبادلہ کے دباؤ، اور آئی ایم ایف پروگرام پر انحصار جیسے مسائل سے دوچار تھا۔ ایسے ماحول میں علاقائی کشیدگی اور عسکری تناؤ نے غیر یقینی صورتحال کو مزید بڑھا دیا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ آپریشن سندور کے بعد سرمایہ کاروں کے اعتماد کو دھچکا پہنچا، کیونکہ غیر ملکی اور مقامی سرمایہ کار عموماً ایسے ماحول سے گریز کرتے ہیں جہاں جغرافیائی یا سیکیورٹی خطرات بڑھ جائیں۔ اس کے نتیجے میں سرمایہ کاری کے فیصلوں میں تاخیر، قرض لینے کی لاگت میں اضافہ، اور کاروباری سرگرمیوں میں سست روی دیکھی گئی۔ مالیاتی منڈیوں پر بھی دباؤ بڑھنے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ تجزیے کے مطابق پاکستان کا روپیہ پہلے ہی دباؤ کا شکار تھا جبکہ کشیدگی کے بعد درآمدی اخراجات، قرض ادائیگیوں، اور زرمبادلہ ذخائر سے متعلق خدشات مزید بڑھ گئے۔ رپورٹ میں سیاحت کے شعبے کو بھی متاثرہ شعبوں میں شامل کیا گیا ہے۔ شمالی پاکستان کے سیاحتی مقامات جیسے ہنزہ، اسکردو، سوات، اور گلگت بلتستان میں بین الاقوامی سیاحوں کی دلچسپی متاثر ہونے کا ذکر کیا گیا، کیونکہ سیکیورٹی صورتحال سے متعلق عالمی تاثر دوبارہ منفی ہوا۔ تجزیے کے مطابق فضائی اور لاجسٹک نظام پر بھی اثرات مرتب ہوئے، جہاں فضائی راستوں میں تبدیلی، انشورنس لاگت میں اضافہ، اور کارگو تاخیر جیسے مسائل نے برآمدی شعبوں خصوصاً ٹیکسٹائل، فارماسیوٹیکل، اور زرعی مصنوعات پر دباؤ ڈالا۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا کہ بعض بین الاقوامی خریداروں نے ممکنہ سپلائی خدشات کے باعث اپنی خریداری کے متبادل ذرائع تلاش کرنا شروع کیے، جس سے پاکستان کی برآمدی صنعت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اقتصادی ماہرین کے مطابق پاکستان کو پہلے ہی محدود ٹیکس بیس، توانائی بحران، بلند قرضوں، اور کمزور صنعتی پیداوار جیسے مسائل کا سامنا تھا، جبکہ علاقائی کشیدگی نے ان کمزوریوں کو مزید نمایاں کر دیا۔ رپورٹ میں آئی ایم ایف اندازوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ پاکستان میں مہنگائی کی شرح 2025 کے بعد دوبارہ بڑھنے کا امکان ہے، جبکہ معاشی ترقی کی رفتار بھی کمزور رہ سکتی ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ جنوبی ایشیا میں طویل مدتی معاشی استحکام کے لیے علاقائی امن، پالیسی تسلسل، اور سرمایہ کاروں کا اعتماد انتہائی اہم ہوگا، کیونکہ مسلسل کشیدگی معاشی اصلاحات کے عمل کو متاثر کر سکتی ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بارپینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

مغربی بنگال میں تاریخ کے غیر منصفانہ انتخابات

اس کوریوگرافی کی سمجھ عام عوام میں کیسے بنے گی؟ بنگال کے الیکشن سے لوگوں میں اس کی عادت ڈال دی گئی ہے کہ بندوقوں کے سائے میں ووٹ ڈالنا جمہوری عمل کا حصہ ہے اور ایسی عادت آسانی سے نہیں جاتی یہ اب آگے کے الیکشن کا حصہ بنا رہ سکتا ہے اس طرح کا عمل ہمیشہ ایسے ہی شروع ہوتا ہے جیسے بنگال میں ہوا اور پھر پورے ملک میں نافذ کی جاتی رہے گی۔ اس طرح جیسے شمال مشرقی اور کشمیر میں AFSPA لگا کر سکیورٹی فورسیس کو جو اختیارات دیئے گئے اس کا استعمال ملک کے دوسرے علاقوں میں بھی کیا جائے۔ آج بھی AFSPA کے اُصول ان علاقوں میں نافذ ہیں۔ انکش کہتے ہیں کہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ بنگال میں جس طرح سے مرکزی فورسیس کی تعیناتی کی گئی وہ اُصولوں سے ہٹ کر کچھ بھی کرنے کی روایتوں کو بڑھاوا دیتی ہے۔

روش کمار

مغربی بنگال میں رائے دہی کے دوران عجیب وغریب واقعات پیش آئے۔ ایسے واقعات جس نے الیکشن کمیشن آف انڈیا اور اس کی جانب سے وہاں تعینات سنٹرل فورسیس کی انداز کارکردگی پر سوالات اُٹھائے ہیں۔ اس مرتبہ مغربی بنگال میں رائے دہی کے دوران دیکھا گیا کہ رائے دہندوں کو ان کے لباس دیکھ کر پہچاننے کے بیانیہ پر عمل کیا گیا تھا۔ اس ضمن میں ہم آپ کے سامنے دو رائے دہندوں دے شیر علی مونڈل اور گنیش مجمدار کی مثالیں پیش کر رہے ہیں۔ دونوں جب لنگی زیب تن کئے ووٹ دینے گئے اُنھیں ووٹ ڈالنے سے روک دیا گیا۔ دونوں 800 میٹر واپس گئے، پتلون پہن کر آئے تب جا کر حق رائے دہی کا استعمال کیا۔ مرکزی فورسیس نے مغربی بنگال کے اُن دو رائے دہندوں کو کس بنیاد پر ووٹ دینے سے روکا؟ کیا لنگی اور بنیان میں ووٹ ڈالنا منع ہے۔ رائے دہی کے دن کا ڈریس کوڈ کیا ہونا چاہئے تو پھر جو ارمانی کا سوٹ پہن کر نہیں گیا اُسے ووٹنگ کی قطار سے باہر کر دینا چاہئے۔ رائے دہندوں کے کپڑوں کے برانڈ کی بھی چیکنگ کی ڈیوٹی الیکشن کمیشن اپنے کام کا حصہ بنا سکتا ہے۔ اگر آپ نے ٹیلی گراف اخبار میں ان کے نامہ نگاروں کی رپورٹس پڑھی ہوگی تب ہی آپ جان پائیں گے لیکن نہیں پڑھی ہے تو آپ کو ہماری رپورٹس سے پتہ چلے گا کہ دو لوگوں کو لنگی پہن کر جانے سے پولنگ اسٹیشن سے واپس کر دیا گیا۔ مغربی بنگال الیکشن نتائج آنے کے بعد ہر فکر مند شہری کو چاہئے کہ وہ اس بات کا جائزہ لے کہ منصفانہ وشفاف انتخابات کے نام پر کتنا کچھ غیر منصفانہ ہوا ہے۔ سنٹرل فورسیس کی تعیناتی کی تعداد کے علاوہ بھی ان کی تعیناتی کی پلاننگ کیا تھا۔ ایک ایک ضلع میں کتنے عہدہ داروں کو تعینات کیا گیا۔ ان سب کی تفصیلات سے آگہی ہونا چاہئے اور اس کا بھی خلاصہ ہونا چاہئے کہ انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ، سی بی آئی، آئی ٹی سے گھری ممتا بنرجی اور ان کی پارٹی ترنمول کانگریس نے انتخابات میں لڑا کیسے۔ جس طرح سے بنگال کو فوجی چھاونی میں بدلا گیا، کیا اس میں یہی باقی رہ گیا ہوگا کہ ڈرون نہیں اڑا، سکھوئی اور رافیل نے اُڑان نہیں بھری، تمام طرح کے ٹینک ہر مرکز رائے دہی کے باہر نہیں لگائے گئے۔ فری اینڈ فیر چناؤ کے نام پر مرکزی ایجنسیوں کو جو موقع ملا ہے اسے فوج کو حاصل کرنے کا موقع ملنا چاہئے تھا۔ بنگال کے چناؤ کا کس کس سطح پر Meliterization کیا گیا جب اتنا کچھ کیا ہی گیا تو سیدھے فوج کو ہی اُتار دینا چاہئے تھا۔ اس سے بھی خواہش پوری نہیں ہوتی تو ممتا بنرجی کو گھیرنے کے لئے امریکہ کے ابراہم لنکن نامی فوجی بیڑے کو آبنائے ہرمز سے منگوا لینا چاہئے تھا۔ ٹرمپ سے B2 بمبار مانگ لینا چاہئے تھا جو ممتا بنرجی کے ہیلی کاپٹر کے اوپر پرواز بھرتا رہتا۔ شیوسینا ادھو ٹھاکرے کے لیڈر ادتیہ ٹھاکرے نے کہا ہے کہ بنگال نے جس کا سامنا کیا ہے اس کے بارے میں ایک لمحہ چوکس ہو کر سوچئے۔ بنگال کے ساتھ اس طرح سے سلوک کیوں کیا گیا جیسے حملہ ہو گیا ہو۔ بھارت میں ریاست کے فخر سے زیادہ کچھ بھی اہم نہیں۔ ان انتخابات کو جیسے کرایا گیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بھارت کی جمہوریت ختم ہو چکی ہے۔ مرکزی ایجنسیوں و اداروں کے ایک ریاست پر قبضہ جمانے کی کوشش کی گئی۔ اُمید ہے کہ بنگال اس کا جواب دے گا۔ یہ ایک خاتون کی

بات نہیں جسے سب کچھ اکیلا سامنا کرنا پڑا ہے۔ یہ بنگال کی بات ہے اور بھارت نام کے نظریہ کی بات ہے۔ دنیا میں ہندوستانی جمہوریت کی ساکھ کی بات ہے۔ آدتیہ ٹھاکرے نے کہا کہ اس Theme پر کئی اور لوگوں نے بنگال الیکشن کے بارے میں لکھا ہے اور دیکھا ہے۔ فرنٹ لائن میں انکش پال کا ایک مضمون شائع ہوا جس کا عنوان The Bengal Laboratory ہے۔ انکش اس مضمون میں بتاتے ہیں کہ بنگال کے الیکشن عام زندگی کو فوجیانے کی ایک لیباریٹری ہے۔ سوال ہے کہ کیا ہماری عدالتیں، پریس اور عوامی تحریکیں اس کے خطرات کو پہچان کر اس کے خلاف آواز اُٹھا سکتے ہیں، روک سکتے ہیں۔ کیا عوام اس بات کو سمجھ پائیں گے کہ الیکشن کمیشن ہدایت دے رہا ہے۔ وزارت داخلہ تقاریر کرتا ہے اور CAPF مرکزی فورسیس کے لاکھوں جوان مغربی بنگال کی گلی گلی میں پھیل جاتے ہیں۔ مختلف علاقوں میں مارچ کرتے ہیں، ان کے لئے کلاس روم کو کیمپ میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

اس کوریوگرافی کی سمجھ عام عوام میں کیسے بنے گی؟ بنگال کے الیکشن سے لوگوں میں اس کی عادت ڈال دی گئی ہے کہ بندوقوں کے سائے میں ووٹ ڈالنا جمہوری عمل کا حصہ ہے اور ایسی عادت آسانی سے نہیں جاتی یہ اب آگے کے الیکشن کا حصہ بنا رہ سکتا ہے اس طرح کا عمل ہمیشہ ایسے ہی شروع ہوتا ہے جیسے بنگال میں ہوا اور پھر پورے ملک میں نافذ کی جاتی رہے گی۔ اس طرح جیسے شمال مشرقی اور کشمیر میں AFSPA لگا کر سکیورٹی فورسیس کو جو اختیارات دیئے گئے اس کا استعمال ملک کے دوسرے علاقوں میں بھی کیا جائے۔ آج بھی AFSPA کے اُصول ان علاقوں میں نافذ ہیں۔ انکش کہتے ہیں کہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ بنگال میں جس طرح سے مرکزی فورسیس کی تعیناتی کی گئی وہ اُصولوں سے ہٹ کر کچھ بھی کرنے کی روایتوں کو بڑھاوا دیتی ہے۔ ملٹری کی موجودگی کو اس طرح عام بنا دیتی ہے کہ الیکشن کے بعد بھی تعیناتی کا اثر رہ جاتا ہے۔ ملٹری انتخابات کے بعد تعیناتی رہے گی اس کے احکامات بھی جاری ہو گئے۔ رائے دہی سے قبل امیت شاہ اپنی تقاریر میں مرکزی فورسیس کی تعیناتی کی حد بڑھانے کی باتیں کیوں کرنے لگ گئے۔ سب کچھ پہلے سے کیوں ہو رہا ہے الیکشن کے بعد دو ماہ تک کی تعیناتی کی کیا ضرورت ہے؟ کیا ریاست کی پولیس کسی کام کی نہیں رہی۔ سی اے پی ایف کے ڈائرکٹر جی پی سنگھ کا ٹوئٹ دیکھئے لکھتے ہیں، اگلی ہدایات تک سی اے پی ایف کی 500 کمپنیاں بنگال میں تعینات رہیں گی۔ ان کا یہ ٹوئٹ امیت شاہ کے بیان کے بعد آیا کہ 60 دنوں تک بنگال میں مرکزی فورسیس کی تعیناتی رہے گی۔ امیت شاہ کے بیان کو بنگال میں بی جے پی کے ریاستی صدر بھٹا چاریہ بھی دہرا رہے ہیں۔ ٹیلی گراف میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ الیکشن کے بعد 70 ہزار جوانوں کی تعیناتی بنی رہے گی اس کے لئے ٹی ایم سی رکن پارلیمنٹ گھوکھلے نے اعداد و شمار ٹویٹ کئے ہیں۔ ان کے مطابق 29 اپریل کو منی پور میں CAPF کے 18500 جوانوں کی تعیناتی تھی اور اسی دن کولکتہ میں 28,500 جوانوں کی تعیناتی کی گئی تھی۔ پورے منی پور میں جہاں کئی دنوں سے تشدد کا سلسلہ جاری ہے وہاں کی بہ نسبت 10 ہزار جوان کولکتہ میں زیادہ تعینات کئے گئے۔ کیا عام عوام ان خطرات کو سمجھ پاتی ہوگی کہ صرف کولکتہ میں جتنے نیم فوجی فورسیس کی تعیناتی ہے اس سے بہت کم اس منی پور میں تعینات کئے گئے ہیں جہاں کئی ماہ سے تشدد کا سلسلہ جاری ہے۔ صرف مرکزی فورسیس کی تعیناتی ہی مسئلہ نہیں ہے الیکشن کمیشن آپ کو ہر بار بتاتا ہے کہ اس بار مغربی بنگال میں اتنی رائے دہی ہوئی جتنی آزادی کے بعد کبھی نہیں ہوئی تھی۔ لیکن الیکشن کمیشن یہ نہیں بتاتا کہ 92 یا 93 فیصد رائے دہی کے پیچھے کا سچ کیا ہے؟ ایس آئی آر کی وجہ سے تقریباً 90 لاکھ رائے دہندوں کے نام حذف کر دیئے گئے۔ رائے دہندے کی تعداد 7.66 کروڑ سے گھٹ کر 6.26 کروڑ ہو گئی۔ گزشتہ کی بہ نسبت 11 فیصد رائے دہندے کم ہو گئے۔ اس حساب سے دیکھیں تو گزشتہ کے مقابلہ اس بار بنگال میں 3.6 فیصد رائے دہی زیادہ ہوئی۔ تب بھی اتنا ہنگامہ کیوں؟ 27 لاکھ لوگوں کو ووٹ دینے کا موقع ملتا تب کتنا رائے دہی کا فیصد بڑھ جاتا۔ یہ اعداد و شمار الیکشن کمیشن کیوں نہیں بتاتا ہے۔ 2001ء میں جب ایس آئی آر ہوا تب ایک فیصد رائے دہندے ہی کم ہوئے لیکن اس کے بعد 2006ء کے اسمبلی انتخابات میں رائے دہی کا تناسب مغربی بنگال میں 7.7 فیصد بڑھا۔ اس بار 3.6 فیصد ہی بڑھا ہے۔ دی ہندو میں مشہور صحافیوں کا جو جائزہ شائع ہوا ہے کیا عام لوگوں تک یہ بات پہنچ پائے گی کہ 92% اور 92% رائے دہی ہونے کے دعوؤں میں کتنا جھول ہے۔ الیکشن کمیشن کہہ رہا ہے کہ آزادی کے بعد پہلی بار 92 فیصد سے زیادہ رائے دہی ہوئی لیکن آزادی کے بعد پہلی بار 27 لاکھ رائے دہندوں کے نام فہرست رائے دہندگان سے حذف کئے گئے انھیں حق رائے دہی سے محروم کیا گیا۔

اس کے باوجود بھی مودی یا بی جے پی اپنی فتح کی گیارنٹی نہیں دے سکتے۔ ممتا بنرجی کی عوامی مقبولیت کو دیکھتے ہوئے یہ بلا جھجک کہا جا سکتا ہے کہ انہیں بی جے پی تو دور دنیا کی کوئی بھی طاقت بنا دھاندلی، ہیرا پھیری، غیر منصفانہ، غیر شفاقانہ طریقوں کے شکست نہیں دے سکتی کیونکہ عوام کی اکثریت ممتا اور ٹی ایم سی کے ساتھ ہے اور بی جے پی قیادت کو اس کا اچھی طرح اندازہ بھی ہے۔ اب بات کرتے ہیں اگزٹ پولس کی۔ 7 اگزٹ پولس میں 5 اگزٹ پولس بی جے پی کے حق میں دکھائے گئے ہیں جبکہ دو اگزٹ پولس میں اقتدار پر ممتا بنرجی کی واپسی دکھائی گئی ہے۔ ہمارے وزیر اعظم نریندر مودی کی خود اعتمادی تو قابل رشک ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ وہ 4 مئی کے بعد مغربی بنگال واپس ہوں گے اور بی جے پی حکومت کی تقریب حلف برداری میں شرکت کریں گے۔ وزیر اعظم کے اس دعوی پر ہم صرف یہی کہہ سکتے ہیں "سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں" دوسری طرف امیت شاہ بھی یہی دعویٰ کر رہے ہیں کہ مغربی بنگال انتخابات میں کامیابی کے بعد بنگلہ دیشی درانداز وں کو ریاست سے نکال باہر کرے گی۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۷ رمئی ۲۰۲۶

جنگ بندی کی ناکامی کا خطرہ

امریکہ اور ایران کے مابین جنگ بندی نافذ ہونے کے باوجود جو سکوت ہے وہ اضطراب آمیز کہا جا سکتا ہے۔ دونوں ملکوں کے مابین جنگ بندی کو مستقل بنانے کیلئے بات چیت تعطل کا شکار ہو کر رہ گئی ہے۔ حالانکہ در پردہ کوششیں چل رہی ہیں لیکن ان کے کوئی مثبت اثرات دکھائی نہیں دے رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں کشیدگی میں اضافہ ہونے لگا ہے۔ خاص طور پر آبنائے ہرمز کا مسئلہ سنگین ہوتا جا رہا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ آبنائے ہرمز سے ہی دونوں ملکوں کے مابین ایک بار پھر سے جنگ شروع ہو سکتی ہے۔ ایران آبنائے ہرمز سے تیل بردار جہازوں کو گذرنے کی اجازت دینے کو تیار نہیں ہے جبکہ اس کے جواب میں امریکہ ایران کی بندرگاہوں کا محاصرہ بھی کر رکھا ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک کو تیل اور گیس کی سپلائی متاثر ہو رہی ہے۔ انتہائی ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کچھ بحری جہاز آبنائے ہرمز سے گذرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاہم ان کو فائرنگ کا نشانہ بناتے ہوئے واپس بھیج دیا جا رہا ہے۔ اب امریکہ کی جانب سے بحری جہازوں کو تحفظ فراہم کرتے ہوئے ہرمز پار کرنے میں مدد دینے کا دعوی کیا جا رہا ہے جس کے جواب میں ایران نے بھی اپنے موقف کو مزید سخت کر لیا ہے اور یہاں سے گذرنے والے جہازوں کو انتباہ دیا ہے کہ انہیں فائرنگ کا نشانہ بنایا جائے گا۔ ایک ماہ سے زائد وقت کی خاموشی کے بعد یکا دوکا حملوں کا بھی آغاز ہونے لگا ہے اور ایک دوسرے پر الزامات عائد کئے جا رہے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں کسی بھی وقت اچانک ہی صورتحال بے قابو ہو سکتی ہے اور فوجی کارروائیوں کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو سکتا ہے۔ یہ اندیشے ساری دنیا کیلئے باعث فکر ہیں۔ ان کے نتیجہ میں ساری دنیا میں الجھن کی کیفیت پیدا ہو رہی ہے اور اگر خدانخواستہ جنگ شروع ہو جائے تو پھر اس کے اثرات پہلے مرحلے سے زیادہ سنگین ہو سکتے ہیں۔ دنیا پہلے ہی فیول سپلائی کے معاملہ میں مشکلات کا شکار ہو رہی ہے اور عام آدمی پر بھی اس کے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ اگر دوبارہ جنگ شروع ہو جائے تو پھر اس کے اثرات اور بھی زیادہ خطرناک اور سنگین ہو سکتے ہیں جس کی دنیا متحمل نہیں ہو سکتی۔ امریکہ اور ایران دونوں جانب سے ہی اپنے اپنے موقف میں سختی برتی جا رہی ہے اور کوئی بھی اپنے موقف میں کوئی لچک یا نرمی پیدا کرنے کو تیار نہیں ہے۔ امریکہ لگاتار دھمکی آمیز رویہ ہی اختیار کئے ہوئے ہے اور وہ چاہتا ہے کہ امریکہ کی شرائط کو ایران تسلیم کر لے۔ ایران ایسا کرنے کو ہرگز بھی تیار نہیں ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی اپنی شرائط پر جنگ بندی ہو۔ کئی تجاویز کا دونوں ملکوں کے مابین تبادلہ بھی ہوا ہے اور ان پر غور کرنے کے دعوے بھی کئے گئے ہیں لیکن کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہو سکا ہے۔ جیسے جیسے وقت گذرتا جا رہا ہے بے چینی اور اضطراب کی کیفیت میں اضافہ ہونے لگا ہے۔ یہ سلسلہ اگر مزید دراز ہوتا ہے تو صورتحال ایک بار پھر دھما کو شکل اختیار کر سکتی ہے۔ امریکہ کی جانب سے جنگی ساز و سامان کو مجتمع کیا جا رہا ہے تو ایران کا بھی کہنا ہے کہ اس نے تا حال اپنے اصل ہتھیار استعمال ہی نہیں کئے ہیں۔ یہ صورتحال جہاں مشرق وسطی خطہ کیلئے مشکل اور پریشان کن ہے اس سے زیادہ پریشانی ساری دنیا کو ہو سکتی ہے۔ جو غریب ممالک ہیں یا ترقی پذیر ممالک ہیں ان کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے عالمی برادری کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس معاملہ پر تماشائی بنے رہنے کا سلسلہ ترک کرے۔ کوئی ملک ذمہ داری سے آگے آئے اور بات چیت کو باضابطہ انداز میں بحال کرے اور کسی نتیجہ پر پہونچنے کی کوشش کی جائے۔ اگر ایسا نہیں کیا گیا تو پھر دنیا کو بے تحاشہ مسائل کا شکار ہونے کیلئے تیار رہنا پڑے گا۔ پہلے ہی گیس اور فیول کی وجہ سے کئی شعبہ جات متاثر ہوئے ہیں۔ یوروپی ممالک میں تک ہوابازی کا شعبہ شدید متاثر ہو گیا ہے۔ ہزاروں پروازیں روک دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ زندگی کے عام شعبہ جات پر بھی جنگ کے منفی اثرات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اقوام متحدہ سے چونکہ کوئی امید باقی نہیں رہ گئی ہے ایسے میں روس، چین اور دوسرے ممالک کو اس معاملے میں ذمہ دارانہ رول نبھاتے ہوئے آگے آنے اور بات چیت کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔ بات چیت بھی محض بات چیت نہ ہو بلکہ کوئی نتیجہ ضرور برآمد ہو سکے۔ نہ صرف مشرق وسطی بلکہ ساری دنیا کی بہتری کیلئے ایسا کیا جانا بہت ضروری ہے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

رائے دہندوں کے نام حذف کرنے کی سیاست اور مسلمانوں کو حاشیے پر لانے کی سازش

ناموں کو حذف کرنا محض ایک انتظامی عمل نہیں ہے۔ یہ مسلمانوں کی ثقافتی اور سماجی شناخت پر ایک منصوبہ بند حملہ ہے۔ یہ صرف اس بات کا سوال نہیں ہے کہ آیا ممتا بنرجی کی (SIR) کے خلاف مضبوط پوزیشن انہیں مسلم ووٹ برقرار رکھنے میں مدد دے گی، خاص طور پر جب بہت سے لوگ اپنی شہریت کھونے کے خطرے سے دوچار ہیں۔ مسلمانوں کو لاحق گہری تشویش یہ ہے کہ وہ اپنی سماجی، مذہبی اور ثقافتی شناخت کھو سکتے ہیں۔ بنگالی چاہے مسلمان ہوں یا ہندو روایتی طور پر انتخابات کا جشن مناتے آئے ہیں۔ لیکن اس بار ماحول میں ڈرامائی تبدیلی آئی ہے۔ اپنے ہی ملک میں بے دخلی اور بیگانگی کا سایہ مسلمانوں کو شدید بے چینی میں مبتلا کر رہا ہے۔ لاکھوں لوگ جو کبھی فخر سے خود کو ہندوستانی کہتے تھے، اب اس خوف میں مبتلا ہیں کہ انہیں "غیر محبِ وطن" قرار دے کر ملک سے نکال دیا جائے گا۔ گیانیش کمار کا لاپرواہ رویہ اور ووٹر لسٹ میں شامل کیے جانے کی اپیلوں پر غور سے انکار نے ان خدشات کو مزید بڑھا دیا ہے۔ ووٹ دینے کے حق سے محرومی عملاً ایک مسلمان کو ناپسندیدہ شخصیت (persona non grata) بنا دیتی ہے، جس سے ایک ایسا سلسلہ شروع ہوتا ہے جو بالآخر ان کی شہریت چھین سکتا ہے۔ یہ ایک وسیع نظریاتی منصوبے سے جڑا ہوا معلوم ہوتا ہے جو راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (RSS) اور بھارتیہ جنتا پارٹی (BJP) سے وابستہ ہے، جس کا مقصد مسلمانوں کو منظم طریقے سے حاشیے پر دھکیلنا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ اس بات سے آگاہ ہیں کہ مسلمانوں کی کھلم کھلا بے دخلی عالمی ردعمل کو جنم دے گی، لیکن بظاہر اس کے لیے زیادہ نرم طریقے اختیار کیے جا رہے ہیں۔ بہت سے مسلمان، جن میں مذہبی رہنما بھی شامل ہیں، یہ سمجھتے ہیں کہ آر ایس ایس۔ بی جے پی کا نظام انہیں ہندوتوا کے فریم ورک کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت کے بیانات کہ تمام ہندوستانیوں کا ڈی این اے ایک جیسا ہے اور ہر ہندوستانی ثقافتی لحاظ سے ہندو ہے اکثر حوالے کے طور پر پیش کیے جاتے ہیں۔ مسلمانوں کے خلاف اس عمل کا تسلسل ایک مختلف سیاسی مقصد کی نشاندہی کرتا ہے: مسلمانوں کو سیاسی طور پر غیر مؤثر بنانا یا انہیں دوسرے درجے کی شہریت تک محدود کرنا۔ مرشدآباد، مالدہ اور 24 پرگنہ جیسے اضلاع کے اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ مسلم اکثریتی علاقوں میں ناموں کی حذف کی شرح غیر متناسب طور پر زیادہ ہے۔ بڑا سوال یہ ہے: کیا یہ حکمت عملیاں بنگال میں مسلمانوں کو حاشیے پر دھکیلنے میں کامیاب ہوں گی؟ چونکہ ریاست کو ایک اہم سیاسی میدانِ جنگ سمجھا جاتا ہے، اس کے نتائج کے قومی سطح پر بھی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ بنگال کا دیرینہ سیکولر تشخص دباؤ میں ہے، اور کسی بھی تبدیلی سے ملک کی سیاسی سمت بدل سکتی ہے۔ آخر کار، مسلم ووٹروں کے ناموں کی منظم حذف کاری کو بہت سے لوگ ایک بڑے منصوبے کا حصہ سمجھتے ہیں، جس کا مقصد ثقافتی اور سیاسی ڈھانچے کو از سر نو ترتیب دینا ہے۔ ایسا منصوبہ جو قومی شناخت کو نئی شکل دیتے ہوئے اقلیتی برادریوں کو کمزور کرتا ہے۔ ان لوگوں کے لیے جنہوں نے تقسیم کے بعد بھارت میں رہنے کا انتخاب کیا، یہ لمحہ صرف ایک سیاسی بحران نہیں بلکہ ایک گہرا احساسِ دھوکہ بھی ہے۔ بنگال کے پہلے مرحلہ میں 93 فیصد رائے دہی اور دوسرے مرحلہ میں 92 فیصد رائے دہی نے آزادی کے بعد تمام ریکارڈس توڑ دیئے ہیں۔ ایس آئی آر کے نام پر لاکھوں نام فہرست رائے دہندگان سے حذف کرنے کے باوجود رائے دہندوں کا جوش و خروش آخر کس کے حق میں تھا۔ بی جے پی کا دعویٰ ہے کہ عوام نے تبدیلی کیلئے ووٹ دیا جبکہ ترنمول کانگریس اسے ایس آئی آر کے خلاف عوامی ناراضگی قرار دے رہی ہے۔ چناؤ ممتا اور جنتا کے درمیان تھا یا پھر ترنمول کانگریس بمقابلہ الیکشن کمیشن رہا، اس بات کا فیصلہ 4 مئی کو ہو جائے گا۔ زیادہ تر رائے دہندوں نے اگزٹ پولس میں مصروف صحافیوں کے سوالات کے جواب نہیں دیئے۔ ماہرین کے مطابق پہلی مرتبہ مغربی بنگال میں 70 تا 80 فیصد رائے دہندوں نے اپنی پسند کے بارے میں خاموشی اختیار کر لی اور یہی وجہ ہے کہ بعض اہم میڈیا گھرانوں نے مغربی بنگال کا اگزٹ پول جاری نہیں کیا۔ رائے دہی کے موقع پر پولنگ اسٹیشنوں میں ووٹرس سے زیادہ نیم فوجی جوان دکھائی دے رہے تھے۔

مرکزی فورسس کی اس قدر کثیر تعداد کو دیکھ کر بعض مرتبہ غزہ کا گمان ہورہا تھا جہاں فلسطینیوں پر ظلم وجبر کرنے اسرائیل فورسس بکتر بند گاڑیوں کے ساتھ دہشت پھیلاتے ہوئے مارے مارے پھرتے ہیں۔ مغربی بنگال میں مرکزی فورسیس کو دیکھ کر یہ سوال پیدا ہورہا تھا کہ آیا مغربی بنگال ہمارے ملک کی ریاست ہے یا دشمن کا علاقہ۔ اگر دیکھا جائے تو یہ سب کچھ صرف اور صرف ریاست میں بی جے پی کو اقتدار میں لانے اور ممتا بنرجی کو غیر جمہوری انداز میں اقتدار سے ہٹانے کیلئے کیا گیا۔ اس کے باوجود بھی مودی یا بی جے پی اپنی فتح کی گیارنٹی نہیں دے سکتے۔ ممتا بنرجی کی عوامی مقبولیت کو دیکھتے ہوئے یہ بلا جھجھک کہا جاسکتا ہے کہ انہیں بی جے پی تو دور دنیا کی کوئی بھی طاقت بنا دھاندلی، ہیرا پھیری، غیر منصفانہ، غیر شفاقانہ طریقوں کے شکست نہیں دے سکتی کیونکہ عوام کی اکثریت ممتا اور ٹی ایم سی کے ساتھ ہے اور بی جے پی قیادت کو اس کا اچھی طرح اندازہ بھی ہے۔

پانچ ریاستوں میں الیکشن مگر بنگال پر نظریں

عامر علی خاں

ملک کی چار ریاستوں مغربی بنگال، آسام، ٹاملناڈو، کیرالا اور ایک مرکزی زیرانتظام علاقہ پڈوچیری کے جملہ 824 اسمبلی حلقوں میں رائے دہی کا عمل مکمل ہوچکا ہے اور 4 مئی کو نتائج کا اعلان کردیا جائے گا۔ آپ کو بتادیں کہ مغربی بنگال (294 اسمبلی حلقوں) ٹاملناڈو (234 اسمبلی حلقوں)، کیرالا (140 اسمبلی حلقوں)، آسام (126 اسمبلی حلقوں) اور پڈوچیری (30 اسمبلی حلقوں) کیلئے بڑے پرجوش انداز میں رائے دہی ہوئی اور خاص طور پر مغربی بنگال میں الیکشن کمیشن نے دو مراحل 23 اور 29 اپریل کو بالترتیب 152 اور 142 حلقوں میں رائے دہی کروائی اور اس بات پر فخر کا اعلان کیا کہ آزادی کے بعد تاریخ میں وہاں دونوں مراحل میں 92 بیانوے فیصد سے زائد پولنگ ہوئی۔ اگرچہ مذکورہ چار ریاستوں اور ایک مرکزی زیرانتظام علاقہ کے انتخابات کو لیکر سیاسی حلقوں میں بہت زیادہ دلچسپی پائی جاتی ہے اور جیسا کہ اگزٹ پولس کے ذریعہ یہ بتادیا بھی گیا کہ کس ریاست میں کس پارٹی کو اقتدار ملے گا لیکن میڈیا، سیاسی حلقوں سے لیکر عوامی حلقوں کی تمام تر توجہ کا مرکز ریاست مغربی بنگال بنی ہوئی ہے جہاں 71 سالہ ممتا بنرجی اور ان کی پارٹی ٹی ایم سی کا مقابلہ صرف بی جے پی، وزیراعظم نریندر مودی، وزیرداخلہ امیت شاہ، ساری مرکزی کابینہ، بی جے پی، این ڈی اے زیراقتدار ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ سے ہی نہیں بلکہ بقول ٹی ایم سی قائدین سنٹرل فورسس، انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ، انکم ٹیکس، سی بی آئی اور این آئی اے جیسی مرکزی ایجنسیوں اور الیکشن کمیشن آف انڈیا سے رہا اور بنگال کی شیرنی کی حیثیت سے ہندوستان بھر میں مشہور ممتا بنرجی نے ایک خاتون ہوتے ہوئے تنہا ان سب کا مقابلہ کیا۔ آپ سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ مغربی بنگال میں 23 اور 29 اپریل کو دو مرحلوں میں رائے دہی کا انعقاد عمل میں آیا۔ الیکشن کمیشن نے بانگ دہل دعویٰ کیا کہ اس مرتبہ انقلابیوں کی اس ریاست میں دونوں مراحل میں 92 فیصد سے زیادہ رائے دہی ہوئی جو آزاد ہندوستان کی تاریخ میں ایک ریکارڈ ہے۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو اس مرتبہ گزشتہ اسمبلی انتخابات یعنی 2021ء کے اسمبلی انتخابات کے برعکس صرف 3-6 فیصد رائے دہی زیادہ ہوئی۔ ایک بات ضرور ہیکہ ایس آئی آر کے نام پر کم از کم 27 لاکھ رائے دہندوں کو حق رائے دہی سے محروم رکھا گیا۔ اگر 27 لاکھ لوگوں کو ووٹ ڈالنے کی اجازت دی جاتی تو رائے دہی کے فیصد میں مزید اضافہ ہوسکتا تھا۔ ایک بات ضرور ہیکہ الیکشن کمیشن آف انڈیا نے ابتداء سے ہی ٹی ایم سی کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھا جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہیکہ شمال مشرقی ریاست منی پور میں 3 مئی 2023ء سے خطرناک نسلی تشدد کا سلسلہ جاری ہے۔ ایسے میں وہاں مرکزی فورسس کی زیادہ سے زیادہ کمپنیاں تعینات کی جانی چاہئے تھی لیکن انتخابات کے موقع پر مغربی بنگال میں منی پور سے کہیں زیادہ مرکزی فورس تعینات کی گئیں اور اب واضح طور پر ہدایات جاری کی گئیں ہیں کہ انتخابی نتائج (4 مئی) کے بعد مغربی بنگال میں مزید دو ماہ تک سی آر پی ایف کی 200 کمپنیاں، بارڈر سیکوریٹی فورسس (بی ایس ایف) کی 150 کمپنیاں، سنٹرل انڈسٹریل

سیکوریٹی فورسیس (سی آئی ایس ایف) اور شاستر اسیما بل SSB کی پچاس۔ پچاس کمپنیاں تعینات رہیں گی۔ واضح رہیکہ پہلے مرحلہ کی رائے دہی کیلئے ڈھائی لاکھ مرکزی پولیس جوانوں کی تعیناتی عمل میں لائی گئی۔ اس کا مطلب 2450 کمپنیاں تعینات کی گئیں (سی اے پی ایف کی ہر کمپنی 100 جوانوں پر مشتمل ہوتی ہے)۔ دوسرے مرحلہ کی رائے دہی کیلئے 142 حلقوں میں CAPF کی 2321 کمپنیاں تعینات کی گئیں۔ ایک خاتون چیف منسٹر نے وزیراعظم مودی اور وزیرداخلہ امیت شاہ پر اس قدرت ہیبت طاری کی کہ مسلح بلٹ پروف فوجی گاڑیاں مغربی بنگال کی سڑکوں پر دوڑتی پھر رہی تھیں۔ عوام میں اعتماد بحال کرنے کے نام پر سنٹرل فورسس کے مارچ کے ذریعہ عوام میں خوف ودہشت پیدا کیا جارہا تھا اور یہ سب کچھ ممتا بنرجی اور ان کی پارٹی کو اقتدار سے بیدخل کرنے کیلئے کیا گیا۔ مرکزی فورسس کی اس قدر کثیر تعداد کو دیکھ کر بعض مرتبہ غزہ کا گمان ہورہا تھا جہاں فلسطینیوں پر ظلم وجبر کرنے اسرائیل فورسس بکتر بند گاڑیوں کے ساتھ دہشت پھیلاتے ہوئے مارے مارے پھرتے ہیں۔ مغربی بنگال میں مرکزی فورسیس کو دیکھ کر یہ سوال پیدا ہورہا تھا کہ آیا مغربی بنگال ہمارے ملک کی ریاست ہے یا دشمن کا علاقہ۔ اگر دیکھا جائے تو یہ سب کچھ صرف اور صرف ریاست میں بی جے پی کو اقتدار میں لانے اور ممتا بنرجی کو غیر جمہوری انداز میں اقتدار سے ہٹانے کیلئے کیا گیا۔ اس کے باوجود بھی مودی یا بی جے پی اپنی فتح کی گیارنٹی نہیں دے سکتے۔ ممتا بنرجی کی عوامی مقبولیت کو دیکھتے ہوئے یہ بلا جھجھک کہا جاسکتا ہے کہ انہیں بی جے پی تو دور دنیا کی کوئی بھی طاقت بنا دھاندلی، ہیرا پھیری، غیر منصفانہ، غیر شفاقانہ طریقوں کے شکست نہیں دے سکتی کیونکہ عوام کی اکثریت ممتا اور ٹی ایم سی کے ساتھ ہے اور بی جے پی قیادت کو اس کا اچھی طرح اندازہ بھی ہے۔ اب بات کرتے ہیں اگزٹ پولس کی 7 اگزٹ پولس میں 5 اگزٹ پولس بی جے پی کے حق میں دکھائے گئے ہیں جبکہ دو اگزٹ پولس میں اقتدار پر ممتا بنرجی کی واپسی دکھائی گئی ہے۔ ہمارے وزیراعظم نریندر مودی کی خود اعتمادی تو قابل رشک ہے۔ ان کا دعویٰ ہیکہ وہ 4 مئی کے بعد مغربی بنگال واپس ہوں گے اور بی جے پی حکومت کی تقریب حلف برداری میں شرکت کریں گے۔ وزیراعظم کے اس دعویٰ پر ہم صرف یہی کہہ سکتے ہیں ''سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں'' دوسری طرف امیت شاہ بھی یہی دعویٰ کررہے ہیں کہ مغربی بنگال انتخابات میں کامیابی کے بعد بنگلہ دیشی دراندازوں کو ریاست سے نکال باہر کرے گی۔ مودی جی اور امیت شاہ کے دعوؤں سے جہاں غرور وتکبر کی بو آرہی ہے وہیں دال میں کچھ کالا لگ رہا ہے کہ آخر دونں کس یقین سے کہہ رہے ہیں کہ بی جے پی کو اقتدار حاصل ہوگا۔ ویسے بھی ممتا بنرجی نے اس امید کا اظہار کیا کہ مودی حکومت کی لاکھ رکاوٹوں، دھاندلیوں، الیکشن کمیشن اور مرکزی ایجنسیوں کے ساتھ سازباز کے باوجود ٹی ایم سی 294 میں سے 226 حلقوں میں کامیابی حاصل کرے گی۔ جہاں تک مغربی بنگال اسمبلی الیکشن کا سوال ہے ملک کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اس قدر کثیر تعداد میں مرکزی فورسیس کو میدان میں اتارا گیا ہے جیسے یہ انتخابات نہیں بلکہ کسی دشمن ملک کے ساتھ جنگ ہے اور ایسا محسوس ہورہا ہے کہ مغربی بنگال کو جمہوری عمل یعنی رائے دہی کو ڈر وخوف کے ذریعہ اور شہری زندگی کو فوجیانے کے ایک تجربہ ایک آزمائش کیلئے لیباریٹری کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ اگر خدانخواستہ ان انتخابات میں 2011، 2016 اور 2021ء مسلسل تین مرتبہ کامیابی حاصل کرنے والی ممتا بنرجی کی ٹی ایم سی پر بی جے پی فتح حاصل کرلیتی ہے تو سمجھ لیں یہ جمہوریت کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوگی اور وہیں سے ہندوستانی جمہوریت وسیکولرازم کی تباہی شدت اختیار کرے گی۔ ویسے بھی شہادت بابری مسجد، گجرات فسادات، بابری مسجد۔ رام جنم بھومی ملکیت مقدمہ کا فیصلہ مسلمانوں اور دلتوں کے خلاف ہجومی تشدد کے بھیانک واقعات نے جو پچھلے دس گیارہ برسوں سے عالمی سطح پر ہندوستان کی شبیہہ متاثر کرکے رکھ دی ہے جمہوریت وسیکولرازم گنگا جمنی کی ہندوستانی تہذیب کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو مغربی بنگال میں جمہوریت وآمریت، سیکولرازم اور فرقہ پرستی، جمہوری اقدار اور مذہبی خطوط پر عوام کو تقسیم کرنے والے نظریات اور سوچ وفکر کے درمیان مقابلہ ہوا اور ہمیں اس بات کی امید کرنی چاہئے کہ ہر حال میں فتح جمہوریت جمہوری اور سیکولرازم، گنگا جمنی تہذیب، اخوت و بھائی چارگی کی ہوگی۔ تخریبی اور انتشار پسند طاقتوں کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بہرحال مغربی بنگال اسمبلی انتخابی نتائج ملک کی سیاست میں ایک اہم موڑ ثابت ہوں گے۔ اگر مغربی بنگال میں بی جے پی کو کامیابی ملتی ہے تو سمجھئے کہ بی جے پی سنٹرل فورس مرکزی ایجنسیوں بشمول الیکشن کمیشن کے ذریعہ ملک کی کسی بھی ریاست میں انتخابات جیت سکتی ہے لیکن اسے ہم جمہوریت نہیں بلکہ جمہوریت کی تباہی قرار دیں گے۔ بنگال کے پہلے مرحلہ میں 93 فیصد رائے دہی اور دوسرے مرحلہ میں 92 فیصد رائے دہی نے آزادی کے بعد تمام ریکارڈس توڑ دیئے ہیں۔ ایس آئی آر کے نام پر لاکھوں نام فہرست رائے دہندگان سے حذف کرنے کے باوجود رائے دہندوں کا جوش وخروش آخر کس کے حق میں تھا۔ بی جے پی کا دعویٰ ہے کہ عوام نے تبدیلی کیلئے ووٹ دیا جبکہ ترنمول کانگریس اسے ایس آئی آر کے خلاف عوامی ناراضگی قرار دے رہی ہے۔ چناؤ ممتا اور جنتا کے درمیان تھا یا پھر ترنمول کانگریس بمقابلہ الیکشن کمیشن رہا، اس بات کا فیصلہ 4 مئی کو ہوجائے گا۔ زیادہ تر رائے دہندوں نے اگزٹ پولس میں مصروف صحافیوں کے سوالات کے جواب نہیں دیئے۔ ماہرین کے مطابق پہلی مرتبہ مغربی بنگال میں 70 تا 80 فیصد رائے دہندوں نے اپنی پسند کے بارے میں خاموشی اختیار کرلی اور یہی وجہ ہے کہ بعض اہم میڈیا گھرانوں نے مغربی بنگال کا اگزٹ پول جاری نہیں کیا۔ رائے دہی کے موقع پر پولنگ اسٹیشنوں میس ووٹرس سے زیادہ نیم فوجی جوان دکھائی دے رہے تھے۔ رائے دہی کے بعد کولکتہ کے بعض اسٹرانگ رومس میں الیکشن کمیشن کے عہدیداروں کی پراسرار سرگرمیوں کو سی سی ٹی وی کیمرے نے قید کرلیا اور ممتا بنرجی کو رات دیر گئے تک دھرنے پر مجبور ہونا پڑا لیکن الیکشن کمیشن نے کوئی وضاحت نہیں کی کہ رات کی تاریکی میں الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں کے ساتھ کیا کیا جارہا تھا۔

اسمبلی الیکشن: ہر اک موسم میں کچھ چہرے بدلتے ہیں

رشید الدین

اگزٹ پول کتنے سچ کتنے جھوٹ۔ اس بات کا فیصلہ 4 مئی کو ہوجائے گا جب چار ریاستوں اور ایک مرکزی زیرانتظام علاقہ کے الیکٹرانک ووٹنگ مشین عوام کے فیصلہ کو پیش کریں گے۔ مغربی بنگال میں دوسرے مرحلہ کی رائے دہی کے اختتام کے ساتھ ہی اگزٹ پولس کا ایک سیلاب امنڈ پڑا۔ گودی میڈیا، اخبارات، آزاد صحافتی ادارے اور یوٹیوب چیانلس کی جانب سے جیت اور ہار کے بارے میں اپنے اپنے اندازے عوام تک پہنچانے لگے۔ گودی میڈیا نے وفاداری کے اظہار اور حق نمک ادا کرنے میں پوری دیانتداری کا مظاہرہ کیا۔ مغربی بنگال، آسام اور پڈوچیری میں بی جے پی کو اقتدار کا دعویٰ کیا گیا جبکہ ٹاملناڈو میں معلق اسمبلی اور کیرالا میں کانگریس زیر قیادت یو ڈی ایف کو اقتدار کی پیش قیاسی کی گئی۔ غیر جانبدار اور آزادانہ اداروں کا اگزٹ پول مختلف ہے۔ بنگال میں ممتا بنرجی، ٹاملناڈو میں ایم کے اسٹالن، آسام میں ہیمنت بسوا سرما اور کیرالا میں کانگریس کی کامیابی کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ اگرچہ چناؤ پانچ ریاستی اسمبلیوں کا ہوا لیکن سارے ملک بلکہ دنیا کی نظریں مغربی بنگال پر ہیں جہاں کا نتیجہ ملک کی مستقبل کی سیاست کو طئے کرے گا۔ ملک پر کنٹرول حاصل کرنے کی راہ میں ممتا بنرجی اہم رکاوٹ ہیں لیکن بنگال کے قلعہ کو ڈھانے کے لئے بی جے پی نے ساری طاقت جھونک دی، لہذا بنگال کا فیصلہ مودی۔ امیت شاہ کے سیاسی مستقبل کو بھی طئے کرے گا۔ زیادہ تر غیر جانبدار سروے ممتا بنرجی کی واپسی کا دعویٰ کر رہے ہیں جبکہ آسام میں ہیمنت بسوا سرما کی واپسی، کیرالا میں کانگریس اور ٹاملناڈو میں اسٹالن کی برقراری کی پیش قیاسی کی گئی۔ اس مرتبہ ٹاملناڈو میں فلمسٹار وجئے کی پارٹی بادشاہ گر کے موقف میں آسکتی ہے۔ ایسے میں بعض اداروں نے ٹاملناڈو میں معلق اسمبلی کا دعویٰ کیا ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بنگال میں بی جے پی کی جانب سے الیکشن کمیشن نے ممتا بنرجی کا مقابلہ کیا۔ ڈھائی لاکھ سے زائد نیم فوجی جوان اور 90 سے زائد پولیس آبزرور تعینات کرتے ہوئے رائے دہندوں میں خوف و دہشت کا ماحول پیدا کیا گیا۔ مودی۔ امیت شاہ نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو بنگال کی قلعہ فتح کرنے کی ذمہ داری دی ہے اور گیانیش کمار عہدیدار سے زیادہ بی جے پی الیکشن ایجنٹ کے رول میں دکھائی دیئے۔ عوام کا فیصلہ الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں میں محفوظ ہوچکا ہے اور آئندہ 24 گھنٹے میں یہ طئے ہوجائے گا کہ کامیابی کا تاج کس کے سر پر سجایا جائے۔ اگزٹ پولس کی قیاس آرائیوں پر ہر پارٹی اپنے اپنے انداز میں تبصرہ کررہی ہے۔ اگزٹ پول نتائج کے ساتھ ہی سیاسی پارٹیوں اور امیدواروں میں کہیں خوشی کہیں غم، کہیں امید اور کہیں مایوسی کا ماحول دیکھا گیا۔ کامیابی سے متعلق قیاس آرائیوں کے باوجود قائدین اور امیدواروں کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوچکی ہیں۔ اس کی اہم وجہ

اگزٹ پولس کا حالیہ برسوں میں غلط ثابت ہونا ہے۔ رائے دہندوں کا فیصلہ اور رجحان کی بنیاد پر اگزٹ پول کا تعین کیا جاتا ہے لیکن گزشتہ چند برسوں میں بی جے پی نے میڈیا اداروں کو خرید کر اگزٹ پولس کو مشتبہ بنادیا اور عوام کا اعتماد ختم ہوچکا ہے۔ ایک زمانہ وہ بھی تھا جب اگزٹ پول کو اگزاکٹ پول کا درجہ حاصل تھا۔ رائے دہندوں کے رجحان کی درست عکاسی کی جاتی تھی کہ لیکن مودی حکومت نے میڈیا گھرانوں کے مالکین کو خرید لیا جس کے نتیجہ میں ٹی وی اینکرس کی آواز اور صحافی کا قلم بی جے پی کے پاس گروی رکھ دیا گیا۔ بنگال کے پہلے مرحلہ میں 93 فیصد رائے دہی اور دوسرے مرحلہ میں 92 فیصد رائے دہی نے آزادی کے بعد تمام ریکارڈس توڑ دیئے ہیں۔ ایس آئی آر کے نام پر لاکھوں نام فہرست رائے دہندگان سے حذف کرنے کے باوجود رائے دہندوں کا جوش وخروش آخر کس کے حق میں تھا۔ بی جے پی کا دعویٰ ہے کہ عوام نے تبدیلی کیلئے ووٹ دیا جبکہ ترنمول کانگریس اسے ایس آئی آر کے خلاف عوامی ناراضگی قرار دے رہی ہے۔ چناؤ ممتا اور جنتا کے درمیان تھا یا پھر ترنمول کانگریس بمقابلہ الیکشن کمیشن رہا، اس بات کا فیصلہ 4 مئی کو ہوجائے گا۔ زیادہ تر رائے دہندوں نے اگزٹ پولس میں مصروف صحافیوں کے سوالات کے جواب نہیں دیئے۔ ماہرین کے مطابق پہلی مرتبہ مغربی بنگال میں 70 تا 80 فیصد رائے دہندوں نے اپنی پسند کے بارے میں خاموشی اختیار کرلی اور یہی وجہ ہے کہ بعض اہم میڈیا گھرانوں نے مغربی بنگال کا اگزٹ پول جاری نہیں کیا۔ رائے دہی کے موقع پر پولنگ اسٹیشنوں میس ووٹرس سے زیادہ نیم فوجی جوان دکھائی دے رہے تھے۔ رائے دہی کے بعد کولکتہ کے بعض اسٹرانگ رومس میں الیکشن کمیشن کے عہدیداروں کی پراسرار سرگرمیوں کو سی سی ٹی وی کیمرے نے قید کرلیا اور ممتا بنرجی کو رات دیر گئے تک دھرنے پر مجبور ہونا پڑا لیکن الیکشن کمیشن نے کوئی وضاحت نہیں کی کہ رات کی تاریکی میں الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں کے ساتھ کیا کیا جارہا تھا۔ دوسرے مرحلہ میں 84 پولیس آبزرورس کے علاوہ مزید 11 آبزرور دوسری ریاستوں سے طلب کئے گئے۔ یوگی ادتیہ ناتھ کے نور نظر پولیس عہدیدار اجئے پال شرما نے اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کیلئے ترنمول امیدواروں کو کھلے عام دھمکیاں دیں۔ اڈیشہ کے پولیس عہدیدار پرشوتم داس اور گنگادھر نے بی جے پی کے اشارہ پر کام کیا اور ان تینوں کا معاملہ سپریم کورٹ تک پہنچ چکا ہے۔ انتخابات میں رائے دہندے اپنے نمائندہ کا انتخاب کرتے ہیں لیکن بنگال میں نیم فوجی دستوں کے ذریعہ عوام کو بی جے پی کے حق میں رائے دہی کے لئے مجبور کیا گیا۔ مغربی بنگال پر مرکزی حکومت اور بی جے پی نے اپنی ساری طاقت جھونک دی ہے۔ وزیراعظم نریندر مودی نے بنگال میں کیمپ لگادیا تھا۔ امیت شاہ، بی جے پی چیف منسٹرس، مرکزی وزراء اور پھر رہی سہی کسر اجئے پال شرما جیسے عہدیداروں نے پوری کردی۔ اطلاعات کے مطابق کئی ہزار کروڑ روپئے پانی کی طرح بہائے گئے۔ ایک خاتون کو ہرانے کیلئے دہلی کو بنگال منتقل کردیا گیا۔ بی جے پی خواتین تحفظات کے نام پر خواتین سے ہمدردی کا دعویٰ کرتی ہے لیکن بنگال میں ایک خاتون بطور چیف منسٹر برداشت نہیں۔ گزشتہ 12 برسوں میں بی جے پی کو کئی ریاستوں میں کامیابی ضرور ملی لیکن بنگال پر قبضے کا خواب پورا نہیں ہوا۔ مبصرین کا ماننا ہے کہ اگر بی جے پی بنگال کے قلعہ کو فتح کرتی ہے تو ملک میں اپوزیشن کو بھاری نقصان ہوگا۔

مغربی بنگال کے اگزٹ پول پر خود سیاسی پارٹیوں کو بھروسہ کم دکھائی دے رہا ہے۔ 2021 میں کئی اگزٹ پولس بی جے پی کے حق میں تھے لیکن ممتا بنرجی کو اقتدار حاصل ہوا تھا۔ ٹھیک اسی طرح اس مرتبہ بھی کئی گودی میڈیا چیانلس نے بی جے پی کو اقتدار کا خواب دکھایا ہے۔ یہ وہی چیانلس ہیں جنہوں نے 2021 میں بی جے پی کو 120 سے 190 نشستوں کی پیش قیاسی کرتے ہوئے مودی اور امیت شاہ کو خوش کردیا تھا لیکن نتائج مختلف رہے۔ ممتا بنرجی کو 140 نشستیں دکھائی گئی تھی لیکن انہیں حقیقت میں 215 نشستوں پر کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ دوسری طرف بی جے پی کو اقتدار حاصل نہیں ہوا اور وہ 77 نشستوں تک محدود ہوگئی۔ سیاسی مبصرین آسام میں ہیمنت بسوا سرما کی واپسی کے بارے میں مختلف رائے رکھتے ہیں۔ الیکشن سے عین قبل آسام میں 40 لاکھ خواتین کے بینک اکاؤنٹس میں فی کس 9000 روپئے جمع کئے گئے جس کے نتیجہ میں بی جے پی کو فائدہ کا امکان ہے۔ بہار کی طرح آسام میں بھی بی جے پی نے ووٹ چوری کے ساتھ ووٹ خریدی کی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ آسام میں کانگریس کے داخلی اختلافات کے نتیجہ میں پارٹی کو نقصان ہوا۔ کیرالا میں کانگریس کے اقتدار کے نتیجہ میں راہول اور پرینکا گاندھی کی شخصی کامیابی تصور کی جائے گی کیونکہ ان دونوں نے انتخابی مہم پر خصوصی توجہ دی تھی۔ انتخابات کے دوران اچانک عام آدمی پارٹی میں پھوٹ پیدا کی گئی اور پنجاب سے تعلق رکھنے والے 7 راجیہ سبھا ارکان بی جے پی میں شامل ہوگئے۔ کسی نے درست کہا ہے کہ ملک میں دل بدل نہیں بلکہ دھر پکڑ کی سیاست چل رہی ہے۔ مخالفین اور اپوزیشن قائدین کو سی بی آئی، انکم ٹیکس اور انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ سے دھمکا کر بی جے پی میں شامل کیا جارہا ہے۔ مہاراشٹرا، آسام اور دیگر ریاستوں کے بعد عام آدمی پارٹی کے راجیہ سبھا ارکان کو انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ کا خوف دلا کر بی جے پی میں شامل کرلیا گیا۔ راجیہ سبھا میں عام آدمی پارٹی کے 10 ارکان تھے جن میں سے 7 نے انحراف کرلیا اور صدرنشین راجیہ سبھا نے فوری منظوری دے دی۔ منحرف ارکان کے فیصلہ سے عوام سخت ناراض ہیں جس کا اظہار سوشیل میڈیا میں عوام کی رائے سے ہوتا ہے۔ موجودہ سیاست پر کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

ہر اک موسم میں کچھ چہرے بدلتے ہیں
سیاسی کھیل بھی کتنا عجب ہے

غزل

خواب کے موتی پرو لینے کا موقع ہی نہ تھا
اس کو آنکھوں میں سمو لینے کا موقع ہی نہ تھا

ماندگاں نگراں تھے اپنی سمت امیدیں لیے
رفتگاں جاتے تھے، رو لینے کا موقع ہی نہ تھا

اس کو کہتے ہیں اے یادِ یار، جبرِ زندگی
ہم کو تیرے ساتھ ہو لینے کا موقع ہی نہ تھا

تیز گام اتنا تھا سفرِ شوق کہ چلتے رہے
تھے شجر ہر جا، پہ سو لینے کا موقع ہی نہ تھا

لوگ تھے لیکن مری سننے پہ آمادہ نہ تھے
بیج تھے کچھ جن کو بو لینے کا موقع ہی نہ تھا

داغِ دل ایسا کہ جل اٹھتا تھا ہر دو گام پر
منصب ایسا تھا کہ دھو لینے کا موقع ہی نہ تھا

جو توقع دنیا کر لیتی تھی بن جاتے تھے ہم
یعنی اپنا آپ ہو لینے کا موقع ہی نہ تھا

ماہ نور دانا

انسانیت بمقابلہ سسٹم: ایک بھائی کی بے حسی

محمد نعیم وجاہت

انسان کی تخلیق قدرت کا شاہکار ہے اور موت ایک اٹل حقیقت ہے لیکن ان دونوں کے درمیان کی زندگی جس طرح نظام کی چکی میں پستی ہے۔ وہی اصل المیہ ہے۔ اوڈیشہ کے ضلع کیونجھار کے جنگلوں سے اُٹھنے والی جیتو منڈا کی پکار محض ایک فریاد نہیں بلکہ ہمارے معاشرے کی روح پر لگا وہ گہرا زخم ہے جس نے جدید تہذیب کے تمام دعوؤں کو لہولہان کردیا ہے۔ اپنی بہن کی باقیات کندھے پر اُٹھائے جیتو منڈا تین کلومیٹر کا سفر طے کرتے ہوئے بینک کی دہلیز پر قدم رکھا تو اس نے پوری دنیا کے سامنے ایک خوفناک سوال کھڑا کردیا۔ کیا کاغذ کا ایک بے جان ٹکڑا انسان کے وقار سے زیادہ قیمتی ہے؟ یہ منظر اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم نے جیتے جاگتے انسانوں کو محض اکاؤنٹ نمبروں اور اعداد وشمار میں تبدیل کردیا ہے۔ جیتو منڈا جیسے معصوم قبائلی اور بینک کے اے سی کمروں میں بولی جانے والی قانونی زبان کے درمیان چند سو سال کا تہذیبی فاصلہ ہے جس کو سمجھنے میں ہمارا نظام بُری طرح ناکام رہا ہے۔ جیتو نے اپنی بہن کی آخری نشانی اور جمع پونجی 19,300 روپئے حاصل کرنے کے لئے بینک کے چکر کاٹتے ہوئے بار بار بتایا کہ وہ مرچکی ہے۔ لیکن سسٹم نے نہیں سنا کیوں کہ اس نظام کے کان نہیں ہوتے، یہ صرف دستخط اور مہریں دیکھتا ہے۔ سوشل میڈیا پر اس تصویر نے انٹرنیٹ کو ہلا کر رکھ دیا اور سب نے بینک عملہ کو بُرا بھلا کہا لیکن یہاں ایک کڑوی حقیقت اور بھی ہے۔ وہ ملازم بھی قواعد اور ضابطوں کی زنجیر کے غلام ہیں جہاں انسانیت نام کا کوئی کالم موجود نہیں ہے۔ جب تک قوانین میں لچک نہیں ہوگی، ایسے مناظر ضمیر کو جھنجھوڑتے رہیں گے۔ اس زخم کو بھرنے کے لئے محض ہمدردی کافی نہیں ہے۔ ٹھوس انتظامی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ کہتے ہیں قانون اندھا ہوتا ہے لیکن اس واقعہ کی تصویر نے ثابت کردیا کہ نظام نہ صرف اندھا ہے بلکہ بے حس اور بے درد بھی ہے۔ ایک معصوم قبائلی نے جب دیکھا کہ زندہ انسان کی پکار کوئی نہیں سن رہا ہے تو اس نے نظام کے اُصولوں کو اس کی زبان میں جواب دینے کا فیصلہ کیا۔ اڈیشہ کا یہ واقعہ محض ایک حادثہ نہیں ہے بلکہ ہمارے سیاسی اور انتظامی ڈھانچے کی ناکامی کا ثبوت ہے جس نے دنیا بھر میں ہمیں شرمسار کردیا ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ سیاستداں ہندو مسلم، ذات پات اور صرف ووٹ بینک کے حصار سے باہر نکلیں اور اس نظام کی مرمت کریں جو عام آدمی کا گلا گھونٹ رہا ہے۔ کیا سیاست کا مقصد صرف اقتدار کا حصول اور جذباتی نعروں میں عوام کو اُلجھانا ہے۔ جب ایک غریب انسان اپنی بہن کے باقیات کندھے پر اُٹھا کر بینک جاتا ہے تو کیا اُس وقت آپ کے ترقی کے دعوے شرمندہ نہیں ہوتے۔ سیاسی قائدین کے پاس بڑی بڑی ریالیاں، عظیم الشان جلسے عام منعقد کرنے کے لئے وسائل ہیں لیکن کیا ایک قبائیلی کے گھر تک ڈیتھ سرٹیفکٹ پہونچانے والا کوئی نظام نہیں ہے۔ ہمارے قوانین برطانوی دور کے فرسودہ ڈھانچے پر مبنی ہیں جہاں انسان کو صرف فائل سمجھا جاتا ہے۔ پارلیمنٹ کو چاہئے کہ بینکنگ اور ریونیو قوانین میں ایسی ترمیم کریں کہ ہنگامی صورتحال میں انسانی ہمدردی کو کاغذی کارروائی پر فوقیت حاصل ہو۔ اگر کوئی دستاویزی ثبوت نہیں ہے تو مقامی پنچایت یا دو معزز شہریوں کی تصدیق کو قانونی متبادل تسلیم کیا جائے۔ صرف موبائیل پر ایپس ڈاؤن لوڈ کرنا ترقی نہیں ہے۔ ترقی یہ ہے کہ جب کسی کا انتقال ہو تو ہاسپٹل کا ڈیٹا خودکار طریقے سے بینک اور دیگر دفاتر سے منسلک کریں تاکہ پسماندگان کو دربدر ٹھوکریں نہ کھانی پڑیں۔ سرکاری ملازمین کو صرف قانون کی کتاب نہ پڑھائی جائے بلکہ انھیں یہ بھی سکھایا جائے کہ وہ عوام کے خادم ہیں مالک نہیں۔ جو عہدیدار جیتو منڈا جیسے مجبور لوگوں کی مدد کرنے کے بجائے ''رولز'' کا بہانہ بنا کر انھیں ذلیل کریں، ایسے عہدیداروں کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے۔ پسماندہ علاقوں میں لوگوں کا دفتر تک آنا مشکل ہوتا ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ ''انتظامیہ آپ کی دہلیز پر'' کے عنوان سے موبائیل پوائنٹس بنائے جو مہینے میں ایک بار ہر گاؤں جاکر موقع پر ہی سرٹیفکیٹس، پنشن اور بینکنگ کے مسائل کو حل کریں۔ مذہب اور فرقہ پرستی کی سیاست سے کسی غریب کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اصل سیاست وہ ہے جو غریبوں اور ضرورت مندوں کے آنسو پونچھے، اسمبلیوں اور پارلیمنٹ میں بحث صرف ایک دوسرے کو نیچا دکھانے پر نہیں بلکہ عام آدمی کی زندگی آسان بنانے والے قوانین پر ہونی چاہئے۔ اگر ہم چاند پر جھنڈا اگاڑ سکتے ہیں تو ایک ایسا نظام کیوں نہیں بنا سکتے کہ کسی بھائی کو اپنی بہن کی باقیات کی توہین نہ کرنی پڑے۔ سیاسی قائدین یاد رکھیں تاریخ آپ کو شعلہ بیان تقاریر سے نہیں بلکہ اس بات سے یاد رکھے گی کہ آپ کے دور میں ایک عام آدمی کا وقار کتنا محفوظ تھا۔ وقت آگیا ہے کہ اُصولوں کو انسانوں کے لئے بدلیں نہ کہ انسانوں کو اُصولوں کی بھینٹ چڑھائیں۔ صحیح معنوں میں مہذب معاشرہ وہی کہلائے گا جہاں زندگیوں کی اہمیت کاغذ کے ٹکڑوں سے زیادہ ہوگی۔ جس دن کسی جیتو منڈا کو بینک کے سامنے اپنی بہن کی باقیات بکھیرنی نہ پڑیں۔ اس دن ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستان نے واقعی ترقی کی ہے۔ تبھی آنسوؤں کی جگہ غریب کی آنکھوں میں اپنے نظام پر اعتماد نظر آئے۔ بڑے انقلاب نہیں صرف چھوٹے مگر ضروری اقدامات کئے جائیں۔ کیا ہم صرف غصہ کرکے آگے بڑھ جائیں گے یا نظام کو بدلنے کی کوشش کریں گے اور سچ یہ بھی ہے کہ بینک کے ملازمین بھی قصوروار نہیں ہیں، وہ بھی انہی اُصولوں کے غلام ہیں۔ اگر وہ قواعد توڑتا ہے تو شاید اس کی نوکری چلی جاتی یعنی یہاں مسئلہ افراد کا نہیں بلکہ وہ قوانین ہیں جو انسان کو انسان نہیں رہنے دیتے۔ محمد نعیم وجاہتانسان کی تخلیق قدرت کا شاہکار ہے اور موت ایک اٹل حقیقت ہے لیکن ان دونوں کے درمیان کی زندگی جس طرح نظام کی چکی میں پستی ہے۔ وہی اصل المیہ ہے۔ اوڈیشہ کے ضلع کیونجھار کے جنگلوں سے اُٹھنے والی جیتو منڈا کی پکار محض ایک فریاد نہیں بلکہ ہمارے معاشرے کی روح پر لگا وہ گہرا زخم ہے جس نے جدید تہذیب کے تمام دعوؤں کو لہولہان کردیا ہے۔ اپنی بہن کی باقیات کندھے پر اُٹھائے جیتو منڈا تین کلومیٹر کا سفر طے کرتے ہوئے بینک کی دہلیز پر قدم رکھا تو اس نے پوری دنیا کے سامنے ایک خوفناک سوال کھڑا کردیا۔ کیا کاغذ کا ایک بے جان ٹکڑا انسان کے وقار سے زیادہ قیمتی ہے؟ یہ منظر اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم نے جیتے جاگتے انسانوں کو محض اکاؤنٹ نمبروں اور اعداد وشمار میں تبدیل کردیا ہے۔ جیتو منڈا جیسے معصوم قبائیلی اور بینک کے اے سی کمروں میں بولی جانے والی قانونی زبان کے درمیان چند سو سال کا تہذیبی فاصلہ ہے جس کو سمجھنے میں ہمارا نظام بُری طرح ناکام رہا ہے۔ جیتو نے اپنی بہن کی آخری نشانی اور جمع پونجی 19,300 روپئے حاصل کرنے کے لئے بینک کے چکر کاٹتے ہوئے بار بار بتایا کہ وہ مرچکی ہے۔ لیکن سسٹم نے نہیں سنا کیوں کہ اس نظام کے کان نہیں ہوتے، یہ صرف دستخط اور مہریں دیکھتا ہے۔ سوشل میڈیا پر اس تصویر نے انٹرنیٹ کو ہلا کر رکھ دیا اور سب نے بینک عملہ کو بُرا بھلا کہا لیکن یہاں ایک کڑوی حقیقت اور بھی ہے۔ وہ ملازم بھی قواعد اور ضابطوں کی زنجیر کے غلام ہیں جہاں انسانیت نام کا کوئی کالم موجود نہیں ہے۔ جب تک قوانین میں لچک نہیں ہوگی، ایسے مناظر ضمیر کو جھنجھوڑتے رہیں گے۔ اس زخم کو بھرنے کے لئے محض ہمدردی کافی نہیں ہے۔ ٹھوس انتظامی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ کہتے ہیں قانون اندھا ہوتا ہے لیکن اس واقعہ کی تصویر نے ثابت کردیا کہ نظام نہ صرف اندھا ہے بلکہ بے حس اور بے درد بھی ہے۔

آئی لو محمد پوسٹ کیس:

الہ آباد ہائی کورٹ نے ندیم کو ۷ ؍ماہ بعد ضمانت دی

الہ آباد ہائی کورٹ نے مظفر نگر سے تعلق رکھنے والے مسلم شخص ندیم کو ''آئی لو محمدؐ'' تنازع سے جڑی انسٹاگرام پوسٹ کے معاملے میں ضمانت دی ہے۔ عدالت نے مشاہدہ کیا کہ متنازع پوسٹ میں کسی ذات یا برادری کا براہ راست ذکر موجود نہیں تھا۔ جسٹس راجیو لوچن شکلا نے نوٹ کیا کہ ندیم تقریباً سات ماہ سے جیل میں تھا جبکہ چارج شیٹ پہلے ہی داخل کی جا چکی ہے۔ ریاستی حکومت نے ضمانت کی مخالفت کرتے ہوئے دعویٰ کیا تھا کہ ویڈیو اشتعال انگیز تھی اور فرقہ وارانہ کشیدگی سے جڑی ہوئی تھی۔ الہ آباد ہائی کورٹ نے اتر پردیش کے مظفر نگر سے تعلق رکھنے والے ایک مسلم شخص ندیم کو ''آئی لو محمدؐ'' تنازعہ سے متعلق مقدمے میں ضمانت دی، جس کے بعد یہ معاملہ ایک بار پھر قومی سطح پر زیر بحث آ گیا ہے۔ بار اینڈ بنچ کی رپورٹ کے مطابق، جسٹس راجیو لوچن شکلا نے سماعت کے دوران مشاہدہ کیا کہ متنازع انسٹاگرام پوسٹ میں کسی مخصوص ذات، برادری یا مذہبی گروہ کا براہ راست ذکر موجود نہیں تھا۔ عدالت نے یہ بھی نوٹ کیا کہ ملزم ندیم ۷ ؍اکتوبر ۲۰۲۵ء سے جیل میں تھا اور اس معاملے میں چارج شیٹ پہلے ہی داخل کی جا چکی ہے، جبکہ ٹرائل جلد مکمل ہونے کے امکانات کم دکھائی دیتے ہیں۔ ریاستی حکومت نے ضمانت کی درخواست کی مخالفت کرتے ہوئے مؤقف اختیار کیا کہ ندیم کا ویڈیو اشتعال انگیز نوعیت کا تھا۔ سرکاری وکیل کے مطابق ویڈیو میں ملزم نے مبینہ طور پر کہا تھا کہ وہ ''آئی لو محمدؐ'' کے نعرے کے لیے ''اپنی اور دوسروں کی گردنیں کاٹ دے گا''، جسے حکومت نے فرقہ وارانہ ماحول خراب کرنے کی کوشش قرار دیا۔ یاد رہے کہ یہ تنازعہ ستمبر ۲۰۲۵ء میں اتر پردیش کے مختلف شہروں میں اس وقت شدت اختیار کر گیا تھا جب کانپور کے علاقے راوت پور میں عید میلاد النبیؐ کے جلوس کے دوران ''آئی لو محمدؐ'' کے بینرز آویزاں کیے گئے۔ بعض ہندو تنظیموں نے ان بینرز پر اعتراض کیا، جس کے بعد پولیس نے انہیں ہٹا دیا۔ حکام کا کہنا تھا کہ کارروائی نعرے کی وجہ سے نہیں بلکہ جلوس کے روٹ کی خلاف ورزیوں کے باعث کی گئی تھی۔ بعد ازاں مختلف شہروں میں فرقہ وارانہ کشیدگی کے الزامات کے تحت متعدد ایف آئی آر درج کی گئیں۔ رپورٹس کے مطابق جلوس کے دوران بعض مقامات پر مذہبی پوسٹروں کو نقصان پہنچانے اور اشتعال انگیز نعرے بازی کے الزامات بھی سامنے آئے۔ بریلی میں صورتحال اس وقت مزید کشیدہ ہوگئی جب مذہبی لیڈر مولانا توقیر رضا خان کی جانب سے بلائے گئے احتجاج کو انتظامیہ نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ مظاہرین کے مارچ کے دوران پولیس اور شرکاء کے درمیان جھڑپیں ہوئیں، جس کے بعد پولیس نے لاٹھی چارج اور آنسو گیس کا استعمال کیا۔ حکام نے الزام لگایا کہ بدامنی ایک منظم سازش کا حصہ تھی۔ اسوسی ایشن آف پروٹیکشن آف سول رائٹس کی ایک رپورٹ کے مطابق ''آئی لو محمدؐ'' تنازعے سے متعلق اتر پردیش اور دیگر ریاستوں میں کم از کم ۲۱ ؍ایف آئی آر درج کی گئیں جبکہ ۱۳۰۰ ؍سے زیادہ افراد کے خلاف مقدمات قائم کئے گئے۔ اسی دوران دیگر شہروں میں بھی الگ نوعیت کے واقعات رپورٹ ہوئے۔ اہلیانگر میں رنگولی پر مبینہ اشتعال انگیز تبصروں کے بعد جھڑپیں ہوئیں، جبکہ علی گڑھ میں پولیس نے چار افراد کو مندر کی دیواروں پر ''آئی لو محمدؐ'' لکھنے کے الزام میں گرفتار کیا۔ پولیس کے مطابق یہ اقدام مبینہ طور پر جائیداد کے تنازعے میں مسلم پڑوسیوں کو پھنسانے کی کوشش تھی۔ قانونی ماہرین کے مطابق الہ آباد ہائی کورٹ کا حالیہ فیصلہ اظہار رائے، سوشل میڈیا پوسٹس اور فرقہ وارانہ کشیدگی سے جڑے مقدمات میں عدالتی توازن کی ایک اہم مثال کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

ایس آئی آر میں نام کٹا، فارم بھرنے سے

ایک دن قبل نام بحال ہوا اور مہتاب الیکشن جیت گئے

مغربی بنگال میں کانگریس کو جو ۲ ؍سیٹیں ملی ہیں، ان میں سے ایک سیٹ مہتاب شیخ کی ہے، ووٹر لسٹ میں اپنا نام شامل کروانے کیلئے انہیں سپریم کورٹ تک جانا پڑا تھا۔ مغربی بنگال اسمبلی انتخابات میں کانگریس کو صرف دو سیٹیں ملی ہیں۔ ان میں 'فرکا' اسمبلی سیٹ جیتنے والے مہتاب شیخ کی کہانی بہت دلچسپ ہے۔ ان کا نام انتخابات سے عین قبل کرائے 'ایس آئی آر' میں کٹ گیا تھا۔ اس کے بعد وہ ہائی کورٹ اور پھر سپریم کورٹ گئے۔ الیکشن کمیشن کے خلاف اس قانونی جنگ میں ان کی جیت ہوئی، آخری وقت میں ان کا نام ووٹر لسٹ میں شامل کیا گیا اور اب وہ ۸ ؍ہزار ووٹوں کے فرق سے اسمبلی الیکشن جیت چکے ہیں۔ واضح رہے کہ ۲۸ ؍فروری کو الیکشن کمیشن نے ایس آئی آر کی بنیاد پر حتمی ووٹر لسٹ شائع کی تھی۔ اس میں مہتاب شیخ کا نام شامل نہیں تھا۔ اس سے قبل کمیشن نے مہتاب کو ان ۲۷ ؍لاکھ ووٹرز میں شامل کیا تھا جنہیں 'منطقی عدم مطابقت' کی وجہ سے ہٹا دیا گیا تھا۔ مہتاب نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے پاسپورٹ سمیت متعدد دستاویزات الیکشن کمیشن اور عدالتی افسر کو پیش کیں، اس کے باوجود ان کا نام ہٹا دیا گیا۔ انہوں نے اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ان کے تمام ۶ ؍بہن بھائی، ان کی بیوی اور ان کے بچوں کے نام ووٹر لسٹ میں ہیں لیکن ان کا نہیں ہے۔ ۲ ؍اپریل کو سپریم کورٹ نے ٹریبونل کو مہتاب کا کیس حل کرنے کا حکم دیا۔ عدالت نے کہا کہ متعلقہ ٹریبونل اس معاملے کو دیکھے اور الیکشن کمیشن کی مدد سے ۶ ؍اپریل کی سہ پہر تک اسے حل کرے۔ دراصل پہلے مرحلے کیلئے کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی آخری تاریخ ۶ ؍اپریل تھی۔ اس طرح ایک دن پہلے ٹریبونل نے فیصلہ سنایا۔ ٹریبونل نے کہا کہ مہتاب کے پاس درست ثبوت ہیں اور ان کے والد کے نام میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ ٹریبونل نے نوٹ کیا کہ ان کے نام میں املا کی غلطی تھی جس کے بارے میں انہوں نے الیکشن کمیشن کو ۲۰۰۲ء میں حلف نامے میں آگاہ کیا تھا۔ ٹریبول نے الیکشن کمیشن کو حکم دیا کہ وہ ۵ ؍اپریل کی شام ۸ ؍بجے تک ایک الگ فہرست کے ذریعے مہتاب کو مرشد آباد کا درست ووٹر قرار دے۔ اس کے بعد مہتاب نے کانگریس کے ٹکٹ پر 'فرکا' سے انتخاب لڑا اور بی جے پی کے سنیل چودھری کو ۸ ؍ہزار ۱۹۳ ؍ووٹوں کے فرق سے شکست دی۔

ہندوستان دنیا میں اختراع اور ترقی کے

مرکز کے طور پر آگے بڑھ رہا ہے: ویتنامی صدر

نئی دہلی: ویتنام کے صدر ٹو لام نے بدھ کے روز ہندوستان کے عروج کی تعریف کرتے ہوئے اسے ''دنیا میں ترقی اور اختراع کا مرکز'' قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان اور ویتنام اپنے باہمی تعلقات کو اعلیٰ ترجیح دیتے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ یہاں ان کی بات چیت کے بعد ایک مشترکہ پریس میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے ٹو لام نے کہا: ''میں بہت متاثر ہوں، اور میں ہندوستان کو اس کی ترقی کے لیے مبارکباد دینا چاہوں گا۔ ہندوستان دنیا میں ترقی اور اختراع کے مرکز کے طور پر آگے بڑھ رہا ہے۔ مسٹر وزیر اعظم اور میں نے بہت کامیاب گفتگو کی ہے۔ ہم 10 سال کے تعلقات کے نتائج کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ جامع اسٹریٹجک شراکت داری، اور ہم اپنے دوطرفہ تعلقات کو اعلیٰ ترجیح دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے خطے اور دنیا کے بارے میں اپنے وژن کو بھی شیئر کیا، اور ہم باہمی مفاہمت کی ایک اعلیٰ سطح پر پہنچ گئے کہ ہندوستان اور ویتنام کے تعلقات دونوں ممالک کے لیے کتنے اہم ہیں۔ ہم آج دنیا میں پیدا ہونے والی صورتحال سے بہتر طریقے سے نمٹنے کے لیے اپنے اسٹریٹجک وژن اور ترقیاتی حکمت عملیوں کو ایک ساتھ جوڑیں گے۔ ویتنام کے صدر نے اعلان کیا کہ وہ اور پی ایم مودی نے امن اور استحکام کے ماحول کو مضبوط بنانے میں تعاون کرنے کے لیے اسٹریٹجک ستون بننے کے لیے دفاعی اور سیکورٹی تعاون کو بلند کرنے پر اتفاق کیا۔ اس بنیاد کو دیکھتے ہوئے، ہم نے مشترکہ نقطہ نظر، اسٹریٹجک ہم آہنگی اور ٹھوس تعاون کے جذبے کے تحت دوطرفہ تعلقات کو ایک بہتر CSB میں اپ گریڈ کرنے اور دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو درج ذیل طریقوں سے مزید گہرائی تک لے جانے پر اتفاق کیا۔ پہلے، ہم نے سیاسی اعتماد کو مزید گہرا کرنے کے لیے جاری رکھنے پر اتفاق کیا، دوسرے اعلیٰ سطحی تعاون کو بڑھانا، اور دوسرے ہم آہنگی کی مؤثریت میں اضافہ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ امن اور استحکام کے ماحول کو مضبوط بنانے میں اپنا کردار ادا کرنے کے لیے دفاعی اور سیکورٹی تعاون کو ایک اسٹریٹجک ستون بننا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سائنس ٹکنالوجی، اختراع اور ڈیجیٹل تبدیلی ہندوستان اور ویتنام کے درمیان تعاون کے لیے ایک نیا محرک ثابت ہوگی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ دونوں ممالک اقتصادی تعاون، تجارتی کارپوریشن اور سرمایہ کاری کارپوریشن میں ویلیو چین کنیکٹیویٹی، رکاوٹوں کو دور کرنے اور مارکیٹ تک رسائی کو بڑھانے کے ذریعے تبدیلی لائیں گے۔

۱۹۸۴ء کے بعد یہ پہلا موقع ہے جب ممتا بنرجی کسی آئینی عہدے پر نہیں ہیں

بنگال کی سیاست میں 'دیدی' کے نام سے مشہور ممتا بنرجی کیلئے ۲۰۲۶ء کے اسمبلی انتخابات ایک تاریخی اور جذباتی دھچکا لے کر آیا

بنگال کی سیاست میں 'دیدی' کے نام سے مشہور ممتا بنرجی کیلئے ۲۰۲۶ء کے اسمبلی انتخابات ایک تاریخی اور جذباتی دھچکا لے کر آیا۔ انتخابات سے قبل 'میں یہ لڑائی اکیلے لڑوں گی' ان کا یہ خود اعتمادی سے بھرپور بیان اب ان کی سیاسی زندگی کی سب سے بڑی شکست کے طور پر درج ہو گیا ہے۔ بنگال کی سیاست میں 'دیدی' کے نام سے مشہور ممتا بنرجی کیلئے ۲۰۲۶ء کے اسمبلی انتخابات ایک تاریخی اور جذباتی دھچکا لے کر آیا۔ انتخابات سے قبل 'میں یہ لڑائی اکیلے لڑوں گی' ان کا یہ خود اعتمادی سے بھرپور بیان اب ان کی سیاسی زندگی کی سب سے بڑی شکست کے طور پر درج ہو گیا ہے۔ بھوانی پور، جسے ترنمول کانگریس کا ناقابل تسخیر قلعہ سمجھا جاتا تھا، وہیں سے بی جے پی کے شوبھندو ادھیکاری نے ممتا کو ۱۵ ہزار ۱۰۵ ؍ووٹوں سے زبردست شکست دی۔ ۲۰۲۱ء میں نندی گرام سے ہارنے کے بعد ممتا بنرجی نے ضمنی انتخاب میں بھوانی پور سے جیت درج کی تھی۔ اس وقت نعرہ تھا ''بنگال اپنی بیٹی کو چاہتا ہے۔'' ۲۰۲۶ء میں یہی نعرہ ''بھوانی پور کی اپنی بیٹی'' بن گیا لیکن اس بار عوام نے اسے مسترد کر دیا۔ ممتا نے گھر گھر جا کر مہم چلائی، چھوٹی میٹنگوں، چائے پر چرچہ اور ذاتی رابطے پر زور دیا، لیکن پھر بھی نتیجہ ان کے خلاف گیا۔ سال ۱۹۸۴ء میں رکن پارلیمان بننے کے بعد پہلی بار وہ کسی آئینی عہدے پر فائز نہیں ہیں۔ ۴ ؍مئی کی رات نے بنگال کی سیاست کو یہ دکھا دیا کہ کبھی ناقابل شکست سمجھی جانے والی لیڈر بھی وقت کے ساتھ چیلنجز کا سامنا کرتی ہے۔ یہ ہار صرف ایک انتخابی نتیجہ نہیں بلکہ ایک طویل سیاسی باب کے ٹریجک موڑ کی کہانی بن گئی ہے۔ واضح رہے کہ ۱۹۹۸ء میں ترنمول کانگریس کی بنیاد رکھ کر ممتا نے بنگال کی سیاست میں ایک نیا باب لکھا تھا۔ ۳۴ ؍برسوں کے طویل بائیں بازو (لیفٹ) کے اقتدار کو اکھاڑ پھینک کر وہ ۲۰۱۱ء میں بنگال کی پہلی خاتون وزیر اعلیٰ بنیں۔ یہ ان کی سب سے بڑی سیاسی جیت سمجھی جاتی ہے۔ اس انتخاب کے بعد ممتا اب تک کے سب سے بڑے چیلنج کا سامنا کر رہی ہیں۔ ۷۱ ؍سال کی عمر میں اور ۳ ؍بار اقتدار میں رہنے کے بعد ممتا کی واپسی کی راہ پہلے سے کہیں زیادہ مشکل نظر آتی ہے۔ اس بار چیلنج کی نوعیت مختلف ہے، جہاں وقت، تنظیمی کمزوری اور مضبوط حریف ایک ساتھ موجود ہیں۔ پھر بھی، ان کا سیاسی سفر اکثر جدوجہد کی سیاست سے ہی مضبوط ہوا ہے۔ اقتدار سے باہر ہونے پر وہ پارٹی کو دوبارہ ایک اپوزیشن طاقت کے طور پر ڈھالنے کی کوشش کر سکتی ہیں۔ ممتا کے لئے فی الحال سب سے بڑا چیلنج اقتدار میں واپسی نہیں بلکہ اقتدار کے بغیر خود کو نئے سرے سے متعارف کروانا ہے۔

وزیر دفاع نے نئی دہلی میں ویتنام کے

قومی دفاع کے وزیر کے ساتھ دوطرفہ بات چیت کی

نئی دہلی: وزیر دفاع جناب راج ناتھ سنگھ نے آج نئی دہلی میں ویتنام کے نائب وزیر اعظم اور قومی دفاع کے وزیر جنرل فان وان گیانگ کے ساتھ دوطرفہ میٹنگ کی۔ میٹنگ میں گرمجوشی اور بڑھتے ہوئے اسٹریٹجک اعتماد کی نشاندہی کی گئی، جو ہندوستان اور ویتنام کے درمیان گہری جڑی ہوئی جامع اسٹریٹجک شراکت کی عکاسی کرتی ہے۔ دونوں رہنماؤں نے جاری دفاعی تعاون کا جائزہ لیا اور اعلیٰ سطح کے تبادلوں، تربیتی پروگراموں اور صلاحیت بڑھانے کے اقدامات سمیت دوطرفہ مصروفیات میں مسلسل پیش رفت پر اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے تزویراتی مفادات، خاص طور پر ہند-بحر الکاہل خطے میں بڑھتے ہوئے ہم آہنگی کو تسلیم کیا۔ بات چیت میں بحری تعاون میں اضافہ، دفاعی صنعت میں تعاون کی توسیع، اور مشترکہ تحقیق، مشترکہ ترقی اور مشترکہ پیداوار کے اقدامات کے ذریعے دفاعی تعلقات کو مزید مضبوط بنانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ دونوں فریقوں نے دفاعی افواج کے درمیان باقاعدہ بات چیت کی اہمیت پر بھی زور دیا جس میں پورٹ کالز، مشترکہ مشقیں اور ادارہ جاتی ڈائیلاگ میکانزم شامل ہیں۔ وزیر دفاع نے خطے میں سبھی کے لیے سلامتی اور ترقی کے لیے ہندوستان کے وژن کے مطابق ویتنام کے ساتھ تعاون کرنے کے ہندوستان کے عزم کا اعادہ کیا۔ دونوں رہنماؤں نے باہمی تشویش کے علاقائی اور عالمی سلامتی کے امور پر بھی تبادلہ خیال کیا اور امن، استحکام اور اصول پر مبنی بین الاقوامی نظم کو برقرار رکھنے کی اہمیت پر زور دیا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں جناب راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ بات چیت ہندوستان اور ویتنام کے درمیان دفاعی تعاون کو مزید تقویت دینے پر مرکوز تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ حالیہ پیش رفت ہماری مصروفیت میں مثبت رفتار کی عکاسی کرتی ہے۔

ہند۔ویتنام کا ۲۰۳۰ء تک ۲۵ ؍بلین امریکی ڈالر کی تجارت کا ہدف

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے بدھ کو اعلان کیا کہ ہندوستان اور ویتنام نے دوطرفہ تجارت کو 2030 تک 25 بلین امریکی ڈالر تک بڑھانے کے لئے ایک اسٹریٹجک روڈ میپ کو باضابطہ طور پر تیار کیا ہے، جس سے دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی اور سیکٹر سے متعلق تعاون میں نمایاں توسیع ہوگی۔ یہ اعلان اس وقت ہوا جب وزیر اعظم مودی اور ویتنام کے صدر ٹو لام نے دہلی کے حیدر آباد ہاؤس میں کئی مفاہمت کی یادداشتوں (ایم او یو) کے تبادلے کا مشاہدہ کیا۔ ایک مشترکہ پریس بیان دیتے ہوئے وزیر اعظم نے مارکیٹ تک رسائی اور تجارتی حجم کو بڑھانے کے لیے اٹھائے گئے مخصوص اقدامات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے آج کئی اہم فیصلے لیے ہیں تاکہ 2030 تک اپنی باہمی تجارت کو 25 بلین ڈالر تک لے جایا جا سکے۔ ہمارے ڈرگ اتھارٹیز کے درمیان مفاہمت نامے سے اب ویتنام میں ہندوستانی ادویات تک رسائی بڑھے گی۔ ہندوستانی زرعی، ماہی گیری اور جانوروں کی مصنوعات کی ویتنام کو برآمد بھی آسان ہو رہی ہے۔ وزیر اعظم نے مزید کہا کہ زرعی تبادلے سے دونوں ممالک کے صارفین کے لیے جلد ہی ٹھوس نتائج برآمد ہوں گے۔ بہت جلد، ویتنام ہندوستان کے انگوروں اور اناروں کا مزہ چکھے گا، اور ہم ویتنام کا مزہ چکھیں گے۔ صرف یہی نہیں، بلکہ ہم نے سال کے آخر تک ہندوستان-آسیان تجارتی معاہدے کو اپ ڈیٹ کرنے پر بھی اتفاق کیا ہے۔ اس سے ہندوستان اور تمام آسیان ممالک کے درمیان تجارت اور سرمایہ کاری کو نئی تحریک ملے گی۔

بھارت۔الجزائر دفاعی تعاون کو مزید وسعت دینے پر متفق

نئی دہلی: ہندوستان اور الجزائر کے درمیان مشترکہ کمیشن کی افتتاحی میٹنگ 05 مئی 2026 کو نئی دہلی میں ہوئی۔ میٹنگ کے دوران دونوں فریقوں نے تربیت، فوجی مشق، طبی تعاون اور دفاعی صنعتوں کے میدان میں باہمی دلچسپی کے شعبوں پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعاون کی سرگرمیوں کو مزید وسعت دینے پر اتفاق کیا۔ دونوں ممالک نے ہندوستان-الجزائر دفاعی تعاون کے نفاذ کی نگرانی کے لیے ذمہ دار ضابطوں کے طریقہ کار پر دستخط کیے جو مشترکہ کمیشن کے اجلاسوں کے لیے ایک رہنما فریم ورک کے طور پر کام کریں گے۔ میٹنگ کی مشترکہ صدارت جوائنٹ سکریٹری (بین الاقوامی تعاون) (شری امیتابھ پرساد) اور نیول فورسز کے چیف آف اسٹاف الجزائر میجر جنرل کید نور ایڈین نے کی۔ ہندوستانی وفد میں تین سروسز، ہیڈ کوارٹر، انٹیگریٹڈ ڈیفنس اسٹاف، محکمہ دفاعی پیداوار، ڈی آر ڈی او، آرمڈ فورسز میڈیکل سروسز اور وزارت خارجہ کے افسران شامل تھے۔ 2024 میں ایک دفاعی مفاہمت نامے پر دستخط کے بعد سے ہندوستان اور الجزائر کے درمیان دفاعی تعلقات میں تیزی آئی ہے اور دونوں طرف سے اعلیٰ سطحی دوروں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ بحری افواج کے چیف آف اسٹاف، الجزائر کا دورہ ہندوستان-الجزائر دفاعی تعلقات میں ایک اہم قدم کی نشاندہی کرتا ہے اور باہمی دلچسپی کے شعبوں میں مل کر کام کرنے کے دونوں فریقوں کے عزم کو تقویت دیتا ہے۔

ہندوستان کی دفاعی برآمدات میں ۲۰۱۷ ؍سے ۲۵ ؍گنا اضافہ ہوا

مالیاتی نظم و ضبط اور فوجی جدیدیت کے درمیان کیلیبریٹڈ توازن

نئی دہلی: ہندوستان کی دفاعی برآمدات مالی سال 2017 میں 15 بلین روپے سے 25 گنا سے زیادہ بڑھ کر مالی سال 2026 میں 384 بلین روپے تک پہنچ گئی ہیں، جب کہ ملکی دفاعی پیداوار مالی سال 2025 میں 1.54 ٹریلین روپے کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہے، جو کہ ملک میں فوجی نظام میں ڈھانچہ جاتی تبدیلی کی عکاسی کرتی ہے۔ ایک نئی Rubix ڈیٹا سائنسز کی رپورٹ کے مطابق یہ توسیع خود انحصاری پر حکومت کی مسلسل توجہ کے ذریعہ حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ آتم نربھر بھارت اور میک ان انڈیا اقدامات، نجی فرموں کی بڑھتی ہوئی شرکت، گھریلو خریداری میں اضافہ، اور ہندوستانی ساختہ دفاعی نظام کی بڑھتی ہوئی عالمی مانگ جیسے عناصر کے چلتے یہ اضافہ ہوا ہے۔ ہندوستان نے مالی سال 2029 تک دفاعی پیداوار میں 3 ٹریلین روپے اور دفاعی برآمدات میں 500 بلین روپے کے حصول کے متوسط مدتی اہداف بھی مقرر کیے ہیں، جو ملکی مینوفیکچرنگ کی صلاحیت کی طرف درآمدی انحصار سے ایک طویل مدتی اسٹریٹجک تبدیلی کا اشارہ ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ ہندوستان کا دفاعی بجٹ گزشتہ دہائی کے دوران تقریباً تین گنا بڑھ گیا ہے، جو مالی سال 2014 میں 2.53 ٹریلین روپے سے بڑھ کر مالی سال 2027 میں 7.85 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا ہے، جب کہ ملک 2025 میں دنیا کا پانچواں سب سے بڑا فوجی خرچ کرنے والا ملک ہے۔ مالیاتی نظم و ضبط اور فوجی جدیدیت کے درمیان کیلیبریٹڈ توازن۔ رپورٹ کے مطابق حکومت کی خریداری کی حکمت عملی تیزی سے ملکی صنعت کے حق میں ہے۔ مالی سال 2025 میں، وزارت دفاع نے 2.09 ٹریلین روپے کے 193 معاہدوں پر دستخط کیے، جس میں تقریباً 92 فیصد معاہدے حجم کے لحاظ سے اور 81 فیصد مالیت کے لحاظ سے ہندوستانی فرموں کو دیے گئے۔ اس تبدیلی نے دفاعی مینوفیکچرنگ میں نجی صنعت کے کردار کو نمایاں طور پر وسیع کر دیا ہے۔ دفاعی پیداوار میں نجی شعبے کا حصہ مالی سال 2017 میں 19 فیصد سے بڑھ کر مالی سال 2025 میں 23 فیصد ہو گیا، جب کہ اب تقریباً 16,000 ایم ایس ایم ایز دفاعی ماحولیاتی نظام میں حصہ لے رہے ہیں۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ 462 کمپنیوں کو 788 صنعتی لائسنس جاری کیے گئے ہیں، جو صنعتی شراکت میں اضافہ کی عکاسی کرتے ہیں۔ ہندوستان کے دفاعی شعبے کا برآمدی پروفائل بھی تیزی سے تیار ہوا ہے۔ بھارت اب 80 سے زائد ممالک کو دفاعی ساز و سامان برآمد کر رہا ہے، جن میں میزائل، بحری نظام، توپ خانہ، ریڈار، ڈرون، بکتر بند گاڑیاں اور الیکٹرانک جنگی نظام شامل ہیں۔

بھارت بین الاقوامی بگ کیٹ

الائنس (IBCA) سمٹ کی میزبانی کرے گا

نئی دہلی: ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کے مرکزی وزیر جناب بھوپیندر یادو نے آج نئی دہلی میں پہلی بین الاقوامی بگ کیٹ الائنس (IBCA) سمٹ 2026 کے لیے ویب سائٹ اور لوگو کا آغاز کیا۔ تقریب کے دوران انہوں نے سمٹ پر ایک پروموشنل فلم بھی ریلیز کی۔ ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کی وزارت، وزارت خارجہ اور آئی بی سی اے کے سینئر حکام کے ساتھ بگ کیٹ رینج والے ممالک کے مشن کے کئی سربراہان نے اس تقریب میں شرکت کی۔ آئی بی سی اے، ایک بین حکومتی بین الاقوامی تنظیم جس کا صدر دفتر بھارت میں ہے، سات بڑی بلیوں کے تحفظ کے لیے قائم کیا گیا ہے-شیر، ٹائیگر، چیتے، برفانی چیتے، چیتا، جیگوار اور پوما۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، شری یادو نے اس موقع کو دنیا کی مشہور بڑی بلیوں کے تحفظ کے لیے وقف ایک تاریخی عالمی اجتماع کی جانب ایک اہم سنگ میل قرار دیا۔ انہوں نے مطلع کیا کہ ہندوستان یکم جون 2026 کو نئی دہلی میں پہلی آئی بی سی اے سمٹ کی میزبانی کرے گا، جس میں ممبران اور مبصر ممالک کے سربراہان مملکت/حکومت کی شرکت متوقع ہے۔ سمٹ، جس کی رہنمائی تھیم ''بڑی بلیوں کو بچائیں، انسانیت کو بچائیں، ایکو سسٹم کو بچائیں'' دنیا بھر سے 400 سے زائد تحفظ پسندوں، پالیسی سازوں، سائنسدانوں، کثیر الجہتی ایجنسیوں، مالیاتی اداروں، کارپوریٹ لیڈروں اور کمیونٹی کے نمائندوں کو اکٹھا کریں گے۔ بڑی بلیوں کے تحفظ میں ہندوستان کے سفر پر روشنی ڈالتے ہوئے، وزیر نے نوٹ کیا کہ یہ عزم، اختراع، سائنسی نظم و نسق، ادارہ جاتی تعاون اور کمیونٹی کی شرکت سے نشان زد ہے۔ پراجیکٹ ٹائیگر کی کامیابی اور شیر، چیتے، برفانی چیتے اور چیتا کے تحفظ کے لیے اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے ثابت کیا ہے کہ تحفظ اور ترقی ساتھ ساتھ چل سکتی ہے، ماحولیاتی نظام کو مضبوط کرنا، معاش کو بہتر بنانا، لچک پیدا کرنا، اور موسمیاتی چیلنجوں کو کم کرنا۔ جناب یادو نے مطلع کیا کہ چوٹی کانفرنس کا ایک اہم نتیجہ بڑی بلیوں کے تحفظ کے بارے میں پہلی مرتبہ عالمی اعلامیہ کو اپنانا ہوگا، جس کا عنوان 'دہلی اعلامیہ' ہے، جو مشترکہ ترجیحات کو واضح کرے گا، بین الاقوامی تعاون کو مضبوط کرے گا اور بڑی بلیوں اور ان کے رہائش گاہوں کے تحفظ کے لیے زمین کی تزئین پر مبنی نقطہ نظر کو فروغ دے گا۔

ہندوستان اور جاپان سائنس اور ٹیکنالوجی میں قدرتی ہم آہنگی کا اشتراک کرتے ہیں

ہندوستان اور جاپان نے ابھرتی ہوئی اور اہم ٹیکنالوجیز پر مضبوط توجہ کے ساتھ اعلیٰ سطحی دوطرفہ مصروفیات کے دوران سائنس، ٹیکنالوجی اور اختراع میں اپنی اسٹریٹجک شراکت داری کو آگے بڑھایا

نئی دہلی: جاپان کی وزیر برائے سائنس و ٹیکنالوجی پالیسی اور وزیر مملکت برائے خلائی پالیسی محترمہ اونو داکیمی نے ایک اعلیٰ سطحی سرکاری وفد کے ساتھ مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) برائے سائنس و ٹیکنالوجی، ارتھ سائنسز، ڈاکٹر جتیندر سنگھ سے ملاقات کی اور مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا۔ ہندوستان اور جاپان نے ابھرتی ہوئی اور اہم ٹیکنالوجیز پر مضبوط توجہ کے ساتھ اعلیٰ سطحی دوطرفہ مصروفیات کے دوران سائنس، ٹیکنالوجی اور اختراع میں اپنی اسٹریٹجک شراکت داری کو آگے بڑھایا۔ میٹنگ میں جاپان ایجنسی برائے میڈیکل ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ، انڈین کونسل آف میڈیکل ریسرچ اور محکمہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے درمیان صحت اور طبی آلات کے شعبے میں تعاون کی یادداشت کے تبادلے کو نشان زد کیا گیا۔ کوانٹم سائنس اور ٹیکنالوجی میں تعاون پر ایک لیٹر آف انٹینٹ جاپان کے کابینہ دفتر اور ڈی ایس ٹی کے درمیان بھی دستخط کیے گئے، جس سے اگلی نسل کی ٹیکنالوجیز میں تعاون کی نئی راہیں کھلیں گی۔ یہ مصروفیت اگست 2025 میں وزیر اعظم جناب نریندر مودی کے جاپان کے دورے کے نتائج پر مبنی ہے، جس کے دوران دونوں فریقوں نے صنعت اور اسٹارٹ اپس سمیت وسیع میدانوں میں ہندوستان۔ جاپان سائنس، ٹیکنالوجی اور اختراعی شراکت داری کے تحت تعاون کو بڑھانے پر اتفاق کیا۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا- ہندوستان اور جاپان سائنس اور ٹیکنالوجی میں قدرتی ہم آہنگی کا اشتراک کرتے ہیں۔ جہاں جاپان جدید تکنیکی صلاحیتیں لاتا ہے، وہیں ہندوستان باصلاحیت انسانی وسائل کا ایک وسیع ذخیرہ پیش کرتا ہے۔ مل کر، ہم سرحدی علاقوں میں جدت کو تیز کر سکتے ہیں اور تحقیق کو مؤثر سماجی نتائج میں ترجمہ کر سکتے ہیں۔ وزیر موصوف نے مزید کہا کہ کوانٹم ٹیکنالوجیز، سائبر فزیکل سسٹمز، الیکٹرک موبلٹی، کلین انرجی اور ایڈوانسڈ کمپیوٹنگ میں ہندوستان کے بڑھتے ہوئے قومی مشن گہرے تکنیکی شعبوں کی طرف ملک کے مضبوط دباؤ کی عکاسی کرتے ہیں، جس سے مشترکہ تحقیق، شریک ترقی اور صنعتی شراکت کے نئے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ اس موقع پر بات کرتے ہوئے، محترمہ اونو داکیمی نے ہندوستان کی تیز رفتار اقتصادی ترقی اور اختراع کے تئیں اس کی مضبوط وابستگی، خاص طور پر مختلف شعبوں میں مصنوعی ذہانت کو بڑے پیمانے پر اپنانے کی تعریف کی۔ اس نے اشتراک کیا کہ ان کا ہندوستان کا دورہ، بشمول تعلیمی اداروں کے ساتھ بات چیت، نوجوان محققین کے درمیان لچک کی مضبوط ثقافت کی عکاسی کرتا ہے، جس میں ناکامی سے سیکھنے اور اختراع کو جاری رکھنے کی صلاحیت ہے۔ ہندوستان اور جاپان کے درمیان سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں قدرتی ہم آہنگی کا تصور حالیہ برسوں میں دوطرفہ تعلقات کا ایک اہم ستون بن کر ابھرا ہے۔ اس اشتراک کی بنیاد دونوں ممالک کی تکمیلی صلاحیتوں پر ہے: جہاں جاپان کے پاس اعلیٰ درجے کی تکنیکی مہارت ہے، وہیں ہندوستان باصلاحیت انسانی وسائل کا ایک بڑا ذخیرہ فراہم کرتا ہے۔ کوانٹم ٹیکنالوجی میں تعاون کے لیے ایک لیٹر آف انٹینٹ (LoI) پر دستخط کیے گئے ہیں، جس کا مقصد اگلی نسل کے کمپیوٹرز اور محفوظ مواصلاتی نیٹ ورکس کی ترقی ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

آپریشن سندھور میں بھارت نے
پاکستان کو واضح طور پر پیچھے چھوڑ دیا: آسٹرین دفاعی تجزیہ کار

ویانا: آسٹریا کے معروف فضائی جنگی تجزیہ کار اور عسکری مؤرخ ٹام کوپر نے کہا ہے کہ آپریشن سندور کے دوران بھارت نے پاکستان کو عسکری اور اسٹریٹجک سطح پر واضح طور پر پیچھے چھوڑ دیا اور ایک ''واضح فتح'' حاصل کی۔ ایک انٹرویو میں ٹام کوپر نے کہا کہ پاہلگام دہشت گرد حملے کے بعد بھارت کی جانب سے کی گئی کارروائی نہ صرف فوجی اعتبار سے مؤثر تھی بلکہ اس نے پاکستان کو ایک واضح پیغام بھی دیا کہ بھارت اب اپنی سرحدوں کے باہر موجود دہشت گرد ڈھانچوں کو بھی نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے پاکستان اور پاکستان کے زیر انتظام کشمیر میں دہشت گرد ٹھکانوں پر ”انتہائی کامیاب اور درست حملے“ کیے، جن سے بڑے پیمانے پر نقصان ہوا اور پاکستان دفاعی پوزیشن اختیار کرنے پر مجبور ہو گیا۔ کوپر کے مطابق بھارتی کارروائی نے یہ ثابت کیا کہ ”نئی دہلی پاکستان میں جہاں چاہے حملہ کر سکتی ہے اور اسلام آباد اسے روکنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔“ ٹام کوپر نے مزید کہا کہ پاکستان کی جانب سے جوابی کارروائی اور ایٹمی دھمکیوں کا بیانیہ مؤثر ثابت نہیں ہوا، جبکہ بھارت نے محدود مگر فیصلہ کن عسکری حکمت عملی اختیار کی۔ دوسری جانب ویسٹ ایشیا کی صورتحال پر تبصرہ کرتے ہوئے ٹام کوپر نے کہا کہ خطے میں پاکستان کا کردار ”غیر اہم“ ہے اور اسلام آباد اپنی اصل اسٹریٹجک حیثیت سے زیادہ خود کو پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان خود کو امریکہ اور ایران کے درمیان ایک اہم ثالث کے طور پر پیش کر رہا ہے، لیکن حقیقت میں اس کی سفارتی حیثیت محدود ہے۔ کوپر کے مطابق پاکستانی حکومت اس وقت طویل المدتی حکمت عملی کے بجائے فوری سیاسی فوائد حاصل کرنے پر توجہ دے رہی ہے۔ آسٹرین تجزیہ کار نے مزید دعویٰ کیا کہ پاکستان امریکی سیاسی نظام میں کشمیر جیسے معاملات کو اجاگر کرنے کی کوشش کر رہا ہے، تاہم ان کوششوں کو خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ آپریشن سندور نے نہ صرف دہشت گردی کی کارروائیوں کے خلاف ہندوستان کے ردعمل کی بات کی ہے بلکہ اس نے کچھ اہم فوجی سبق بھی پیش کیے ہیں، جن میں فضائی طاقت کا مشترکہ اور مربوط استعمال، ڈرون ٹیکنالوجی کو تقویت دینا اور ایک مضبوط مواصلاتی نظام کی تعمیر شامل ہے۔ ٹھیک ایک سال قبل 6-7 مئی کی درمیانی رات کو شروع کی گئی فیصلہ کن فوجی کارروائی کو یاد کرتے ہوئے، کئی دفاعی اور تزویراتی امور کے ماہرین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ فوجی آپریشن نے اس بات پر بھی زور دیا کہ مستقبل میں نہ صرف فضائی حدود بلکہ سائبر اسپیس اور معلومات اور علمی ڈومینز میں بھی تنازعات جنم لیں گے اور، درحقیقت، ہندوستانی فوج نہ صرف مغربی سرحد کے اس پار، لیہہ سے سر کریک تک آنے والے دشمن ڈرونز کے ایک بیراج سے لڑ رہی تھی، تقریباً چار دن کی لڑائی کے دوران متعدد لہروں میں، بلکہ ایک شدید غلط معلومات کی مہم کا بھی مقابلہ کر رہی تھی جس نے افواج اور عوام کے حوصلے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔

ہندوستان اور ویتنام نے جامع اسٹریٹجک شراکت داری کو فروغ دیا: مودی

وزیر اعظم نریندر مودی نے بدھ کو اعلان کیا کہ ہندوستان اور ویتنام کے درمیان تعلقات کو جامع اسٹریٹجک پارٹنر شپ تک بڑھا دیا گیا ہے

دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے بدھ کو اعلان کیا کہ ہندوستان اور ویتنام کے درمیان تعلقات کو جامع اسٹریٹجک پارٹنر شپ تک بڑھا دیا گیا ہے۔ بدھ کو نئی دہلی میں حیدر آباد ہاؤس میں ان کی بات چیت کے بعد ویتنام کے صدر ٹو لام کے ساتھ مشترکہ پریس میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے، پی ایم مودی نے ویتنام کو ہندوستان کی ایکٹ ایسٹ پالیسی اور ویژن مہاساگر کا ایک ”اہم ستون“ قرار دیا۔ پی ایم مودی نے کہا، ”ایک دہائی پہلے، ویتنام کے میرے پہلے دورے کے دوران، ویتنام آسیان میں ہندوستان کا پہلا جامع اسٹریٹجک پارٹنر بنا تھا۔ تب سے ہمارے تعلقات نے تیزی سے اور جامع ترقی کی ہے۔ تہذیبی تعلقات کے ساتھ ساتھ، ہمارے تجارتی، ٹیکنالوجی اور سیاحت کے تعلقات بھی مضبوط ہوئے ہیں۔ اس مضبوط بنیاد پر ہم آج اپنے تعلقات کو مضبوط بنیادوں پر استوار کر رہے ہیں۔ ویتنام کے صدر کا پرتپاک خیر مقدم کرتے ہوئے پی ایم مودی نے کہا، مجھے ہندوستان میں صدر ٹو لام کا پرتپاک استقبال کرتے ہوئے بے حد خوشی ہو رہی ہے۔ ویتنام کے صدر بننے کے بعد، کئی کاروباری رہنماؤں کے ساتھ ایک اعلیٰ سطحی وفد کے ساتھ صرف ایک ماہ کے اندر ان کا دورہ ہندوستان، واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ وہ ہندوستان اور ویتنام کے تعلقات کو ترجیح دیتے ہیں۔ ویتنام کے صدر ٹو لام نے بودھ گیا سے ہندوستان کا دورہ شروع کیا۔ یہ ہماری دونوں قوموں کی مشترکہ تہذیبی اور روحانی ورثہ کی عکاسی کرتا ہے۔ ان کے دورے اور ہماری بامعنی بات چیت کے ذریعے۔ ہم اپنے درمیان خیر سگالی کو ٹھوس شکل میں تبدیل کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ بھارت اور ویتنام کے درمیان دو طرفہ تجارت گزشتہ ایک دہائی میں دوگنی ہو کر 16 بلین ڈالر تک پہنچ گئی ہے۔ ہم نے 2030 تک 25 بلین ڈالر تک پہنچنے کے لیے آج کئی اہم فیصلے لیے ہیں۔ ہمارے ڈرگ اتھارٹیز کے درمیان مفاہمت نامے سے اب ویتنام میں ہندوستانی ادویات تک رسائی بڑھے گی۔ ہندوستانی زرعی، ماہی پروری اور جانوروں کی مصنوعات کی ویتنام کو برآمدات بھی آسان ہونے کے لیے تیار ہیں۔ بہت جلد، ویتنام ہندوستان کے انگوروں اور اناروں کا مزہ چکھے گا، اور ہم ویتنام کے ڈورین اور پومیلو کا مزہ چکھیں گے۔ مزید برآں، ہم نے سال کے آخر تک ہندوستان-آسیان تجارتی معاہدے ITIGA کو اپ ڈیٹ کرنے پر بھی اتفاق کیا ہے۔ اس سے ہندوستان اور تمام آسیان ممالک کے درمیان تجارت اور سرمایہ کاری کو ایک نئی تحریک ملے گی۔ اہم معدنیات، نایاب زمین، اور توانائی کے تعاون میں نئے اقدامات دونوں ممالک کی اقتصادی سلامتی اور سپلائی چین کی لچک کو یقینی بنائیں گے۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ ہم پہلگام دہشت گردانہ حملے کی شدید مذمت کرنے اور دہشت گردی کے خلاف ہماری جنگ میں ہمارے ساتھ کھڑے ہونے پر ویتنام کے شکر گزار ہیں۔ عالمی افراتفری اور معاشی چیلنجوں کے اس دور میں، ہماری قابلیت، اچھی حکمرانی، اور اقتصادی اصلاحات سے، ہندوستان اور ویتنام دنیا کی سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی معیشتوں کے طور پر ابھر رہے ہیں۔ اب، ہماری بہتر اسٹریٹجک شراکت داری کے ذریعے، ہم ایک دوسرے کی تیز رفتار ترقی کی حمایت کریں گے۔ جیسا کہ بدھا کی تعلیمات کہتی ہیں، ”اگر آپ کسی اور کے لیے چراغ جلاتے ہیں، تو یہ آپ کے اپنے راستے کو بھی روشن کرتا ہے۔ اس جذبے کے تحت ہم مشترکہ طور پر ایک دوسرے کے وژن اور اہداف کی حمایت کرتے ہوئے ترقی یافتہ قومیں بننے کی اپنی خواہشات کو پورا کریں گے۔ ہم ایک ساتھ چلیں گے، ایک ساتھ بڑھیں گے، اور ایک ساتھ جیتیں گے۔

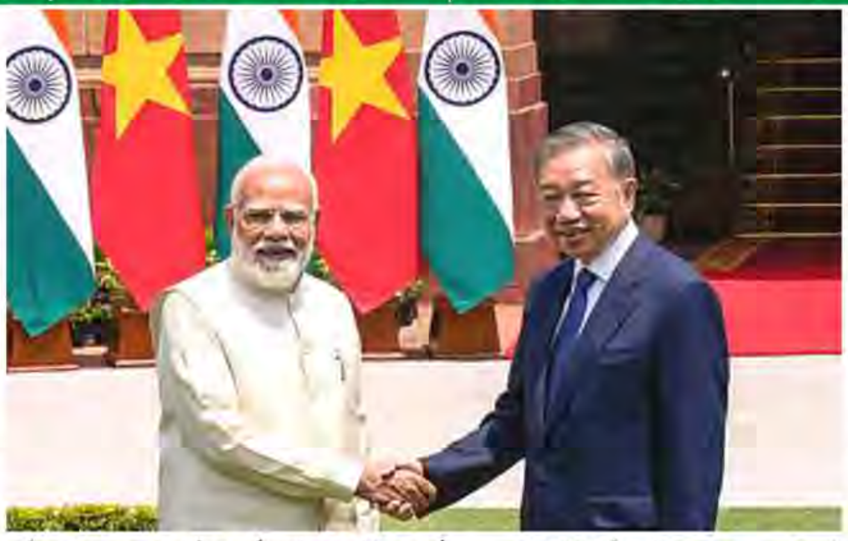

وزیر خارجہ جے شنکر سورینام کے پہلے دورے پر پارامار یبو پہنچے

ریپارامار یبو (سورینام): وزیر خارجہ ایس جے شنکر جنوبی امریکی ملک کے اپنے پہلے سرکاری دورے کے ایک حصے کے طور پر بدھ کو سورینام کے دارالحکومت پہنچے۔ یہ کیریبین اور جنوبی امریکہ کے تین ممالک کے ہائی پروفائل دورے کا دوسرا مرحلہ ہے، جس کا مقصد خطے میں ہندوستان کے اسٹریٹجک اور ثقافتی اثرات کو گہرا کرنا ہے۔ جوہان ایڈولف پینگل بین الاقوامی ہوائی اڈے پر پہنچنے پر، جے شنکر کا ان کے سرینام کے ہم منصب، وزیر خارجہ میلون بووا نے گرمجوشی سے استقبال کیا۔ وزیر نے ایکس پر پوسٹ کیا، پارامار یبو سورینام میں اپنے پہلے دورے کے لیے پہنچا۔ ایف ایم میلون بووا کی طرف سے ذاتی طور پر استقبال کر کے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ کل ہماری بات چیت کے منتظر ہیں۔ یہ دورہ دونوں ملکوں کے درمیان گہرے تاریخی روابط کو اجاگر کرتا ہے، خاص طور پر گرمیتیہ ورثہ، جسے ہندوستانی پابند مزدوروں کی اولاد بھی کہا جاتا ہے جو 150 سال قبل سورینام پہنچے تھے۔ آج، ہندوستانی تارکین وطن سورینام کی آبادی کا تقریباً 27 فیصد ہیں۔ جے شنکر کی آمد جمیکا کے تین روزہ تاریخی دورے کے بعد ہوئی، جہاں انہوں نے سبینا پارک میں ہندوستان کے تحفے میں دیئے گئے اسکور بورڈ کی نقاب کشائی کی اور ڈیجیٹل تبدیلی اور صحت کی دیکھ بھال پر کئی مفاہمت ناموں پر دستخط کئے۔

بھارت اور یورپی یونین نے ای وی بیٹری ری سائیکلنگ کو
مضبوط بنانے کیلئے 169 کروڑ کا مشترکہ اقدام شروع کیا

نئی دہلی: انڈیا-ای یو ٹریڈ اینڈ ٹیکنالوجی کونسل (TTC) گرین اینڈ کلین انرجی ٹیکنالوجیز پر ورکنگ گروپ 2 کے فریم ورک کے تحت، حکومت ہند اور یوروپی یونین نے 5 مئی 2026 کو ای وی بیٹریوں کی ری سائیکلنگ پر توجہ مرکوز کرنے والی تجاویز کے لیے تیسری مربوط کال شروع کرنے کا اعلان کیا۔ اس کے لیے جمع کرانے کی آخری تاریخ 16 ستمبر ہے۔ تجاویز کے مطالبے کا مقصد اہم خام مال کو محفوظ بنانا، ایک سرکلر معیشت میں عالمی منتقلی کو تیز کرنا اور ہندوستان اور یورپی یونین کے درمیان باہمی تعلقات کو مضبوط بنانا ہے۔ 169 کروڑ روپے کے مشترکہ فنڈنگ پول کے ساتھ، اس پہل کو یوروپی یونین کے ہورائزن یوروپ پروگرام کے ذریعے مالی اعانت فراہم کی جائے گی، جب کہ بھاری صنعتوں کی وزارت ہندوستانی حصے کی حمایت کرے گی۔ یہ پروگرام اعلی درجے کی ری سائیکلنگ ٹیکنالوجیز کو تیار کرنے پر توجہ مرکوز کرے گا۔ یہ ہندوستان میں ایک مشترکہ ہندوستان-یورپی یونین پائلٹ لائن کے قیام کی بھی حمایت کرے گا تاکہ حقیقی دنیا کی توثیق اور صنعتی تعیناتی کو قابل بنایا جا سکے، جس سے سرکردہ محققین، صنعتوں اور اسٹارٹ اپس کو اکٹھا کیا جا سکے۔ پروپوزل کی کال ہائی ریکوری ریٹ پر توجہ مرکوز کرے گی۔ ان کالوں کے آغاز پر، پروفیسر اجے کمار سود، حکومت ہند کے پرنسپل سائنٹیفک ایڈوائزر نے تبصرہ کیا کہ یہ لانچ ہندوستان-یورپی یونین اسٹریٹجک پارٹنرشپ میں ایک اہم لمحہ ہے۔ چونکہ ہندوستان کی ای وی مارکیٹ تیزی سے پھیل رہی ہے، ایک مضبوط گھریلو ری سائیکلنگ ماحولیاتی نظام بنانا ہمارے وسائل کی حفاظت اور ماحولیاتی وعدوں کے لیے ضروری ہے۔ ایچ ای ہندوستان میں یوروپی یونین کے سفیر مسٹر ہیرو ڈیلفن نے بیٹریوں کی اہمیت پر روشنی ڈالی جو سبز منتقلی کے مرکز میں ہوتی ہیں۔ مقصد ترقی کے مرحلے سے حقیقی دنیا کی تعیناتی میں اختراعات کا ترجمہ کرنا ہے۔ اس طرح، معدنی تحفظ اور مشترکہ آب و ہوا کے اہداف میں براہ راست سرمایہ کاری۔ ڈاکٹر پروبندر مینی، سائنسی سکریٹری، دفتر پی ایس اے نے کہا کہ یہ مشترکہ اقدام ہندوستان کی سرکلر اکانومی میں ایک اہم چھلانگ کی نشاندہی کرتا ہے اور ایک ڈیجیٹلائزڈ، جامع لاجسٹکس ماڈل کو آگے بڑھانے کے لیے رفتار پیدا کرتا ہے جو غیر رسمی شعبے کو مربوط کرتا ہے جبکہ دوسری زندگی کی ایپلی کیشنز کے لیے اعلیٰ ترین حفاظتی معیارات کو یقینی بناتا ہے۔ مسٹر مارک لیمائرے، ڈائرکٹر جنرل، ڈائرکٹوریٹ جنرل فار ریسرچ اینڈ انوویشن، یورپی کمیشن نے سبز اختراع کے میدان میں یوروپی یونین اور ہندوستان کے درمیان مضبوط بانڈ پر زور دیا اور ایک لچکدار، کراس براعظمی ویلیو چین کو شریک بنانے پر زور دیا جو اس بات کو یقینی بنائے گا کہ کل کے اسٹریٹجک مواد ہماری معیشتوں کے اندر رہیں۔

2024 میں ہندوستان کو 134 بلین ڈالر کی ترسیلات موصول ہوئیں
یہ ترسیلات دنیا میں سب سے زیادہ ہیں، اقوام متحدہ کی رپورٹ

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کی انٹرنیشنل آرگنائزیشن فار مائیگریشن (IOM) کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان 2024 میں دنیا میں سب سے زیادہ ترسیلات زر وصول کرنے والا ملک رہا، ہندوستانیوں نے 137 بلین ڈالر سے زیادہ گھر بھیجے۔ منگل کو جاری ہونے والی ورلڈ مائیگریشن رپورٹ 2026 کے مطابق، ہندوستان واحد ملک ہے جس نے ترسیلات زر میں 100 بلین ڈالر کو عبور کیا۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ ”بھارت ترسیلات زر کے سب سے اوپر وصول کنندہ کے طور پر مسلسل آگے ہے، اس کے بعد میکسیکو ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان کے بعد میکسیکو، فلپائن اور فرانس 2024 میں عالمی سطح پر سب سے اوپر چار ترسیلات زر وصول کرنے والے ممالک کے طور پر تھے۔“ تاہم، ہندوستان باقیوں سے اوپر رہا، جس نے 137 بلین امریکی ڈالر سے زیادہ حاصل کیے، اور 100 بلین امریکی ڈالر کو عبور کرنے والا واحد ملک رہا۔“ 2010 کے بعد سے، ہندوستان دنیا میں سب سے اوپر ترسیلات زر وصول کرنے والا ملک رہا ہے، جب اسے 53.48 بلین ڈالر موصول ہوئے تھے، جو کہ سالوں کے دوران بڑھ کر 2015 میں 68.91 بلین ڈالر، 2020 میں 83.15 بلین ڈالر اور 2024 میں 137.67 بلین ڈالر تک پہنچ گئے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ترسیلات زر کی تقسیم تمام خطوں میں بھی مختلف ہوتی ہے، جنوبی ایشیا میں 2024 میں سب سے زیادہ نمو 11.8 فیصد رہنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جس کی وجہ بھارت، پاکستان اور بنگلہ دیش میں مسلسل مضبوط آمد ہے۔ زیادہ آمدنی والے ممالک تقریباً ہمیشہ ہی بین الاقوامی ترسیلات کا بنیادی ذریعہ ہوتے ہیں۔ کئی دہائیوں سے، ریاستہائے متحدہ امریکہ دنیا میں مسلسل ترسیلات بھیجنے والا سب سے بڑا ملک رہا ہے، جس کا مجموعی اخراج 2024 میں 100 بلین امریکی ڈالر سے تجاوز کر گیا۔ اس کے بعد سعودی عرب (46 بلین امریکی ڈالر سے زیادہ)، سوئٹزرلینڈ (تقریباً 40 بلین امریکی ڈالر) اور جرمنی (تقریباً 24 بلین امریکی ڈالر) کا نمبر آتا ہے۔

ہندوستان سب سے زیادہ لچکدار ابھرتی ہوئی معیشت: موڈیز

ہندوستان 2020 کے بعد سے سب سے زیادہ لچکدار بڑی ابھرتی ہوئی مارکیٹ کی معیشت ہے

نئی دہلی: ہندوستان 2020 کے بعد سے سب سے زیادہ لچکدار بڑی ابھرتی ہوئی مارکیٹ کی معیشت ہے، اور اس کے غیر ملکی زرمبادلہ کے بڑے ذخائر نے عالمی جھٹکوں کے دوران کرنسی کے اتار چڑھاؤ کو روکنے اور اعتماد کو تقویت دینے میں مدد کی ہے، یہ بات موڈیز ریٹنگز نے منگل کو بتائی۔ ابھرتی ہوئی مارکیٹ کے بارے میں ایک رپورٹ میں، موڈیز نے کہا کہ ہندوستان مستقبل کے جھٹکوں کو سنبھالنے کے لیے اچھی طرح سے تیار ہے کیونکہ مانیٹری پالیسی کے فریم ورک واضح اور پیش قیاسی ہیں، افراط زر کی توقعات اچھی طرح سے لنگر انداز ہیں، اور ضرورت پڑنے پر زرمبادلہ کی شرحیں ایڈجسٹ ہو سکتی ہیں۔ یہ بتاتے ہوئے کہ ہندوستان مستقبل کے عالمی صدمے کو سنبھالنے کے لیے ابھرتی ہوئی مارکیٹ کے خود مختاروں میں ”بہتر جگہ“ ہے، موڈیز نے کہا کہ یہ ملک مضبوط اور قابل رسائی بفرز کے ساتھ مستقبل کے تناؤ کے دور میں بھی داخل ہوگا۔ موڈیز نے مزید کہا کہ گھریلو فنڈنگ پر ہندوستان کا انحصار گہری مقامی منڈیوں اور قابل قدر ذخائر سے متوازن ہے... اس کے باوجود، ہندوستان کا نسبتاً زیادہ قرضوں کا بوجھ اور کمزور مالیاتی توازن پے در پے آنے والے جھٹکوں کا جواب دینے کے لیے دستیاب جگہ کی مقدار کو محدود کرتا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان نے حالیہ کشیدگی کے دورے سے پہلے ہی کلیدی پالیسی کے انتخاب کیے ہیں جو استحکام کی حمایت کرتے ہیں۔ موڈیز نے کہا کہ کئی بڑی ابھرتی ہوئی مارکیٹوں نے پچھلے پانچ سالوں میں بڑے عالمی جھٹکوں کی ایک سیریز کو جذب کیا ہے بغیر خطرے کے پریمیا میں تیزی سے اضافہ یا مارکیٹ تک رسائی میں کمی کے۔ یہ پالیسی فریم ورک میں پائیدار بہتری اور بفرز کی تعمیر کے ساتھ ساتھ خاص طور پر معاون بیرونی حالات کی عکاسی کرتا ہے۔ موڈیز نے ابھرتی ہوئی مارکیٹ کے خود مختاروں کے فنڈنگ کے اخراجات اور غیر مستحکم مالی حالات تک مارکیٹ کی رسائی میں لچک کے ٹریک ریکارڈز کا جائزہ لیا۔ اس نے بڑی ابھرتی ہوئی مارکیٹ ممالک (انڈیا، انڈونیشیا، میکسیکو، ملائیشیا، تھائی لینڈ، برازیل، جنوبی افریقہ، نائیجیریا، ترکی، ارجنٹائن) پر توجہ مرکوز کی ہے، جن کی شناخت عالمی خطرے سے بچنے میں مسلسل اضافے سے ہونے والی چار تناؤ کی اقساط پر ہے۔ یہ 2020 کے اوائل میں کووڈ-19 وبائی بیماری کا آغاز، 2022 میں عالمی افراط زر میں اضافہ اور اس سے وابستہ یو ایس فیڈرل ریزرو کے سخت ہونے کے چکر، 2023 کے اوائل میں امریکی علاقائی بینکنگ کا تناؤ، اور 2025 میں نئے ٹیرف تناؤ ہیں۔

کابینہ نے ایمرجنسی کریڈٹ لائن گارنٹی اسکیم 5.0 کی منظوری دی

نئی دہلی: اے ٹی ایف کی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے ایئر لائنز کو درپیش مالی دباؤ کے پیش نظر، فضائی حدود کی بندش اور کم آپریشنز، خاص طور پر بین الاقوامی راستوں پر، جس کے نتیجے میں ہوائی جہاز کے استعمال میں کمی اور لیکویڈیٹی کی رکاوٹیں پیدا ہوئیں، وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی صدارت میں، مرکزی کابینہ نے ای سی ایل جی ایس 500 کو منظوری دی ہے۔ اس اسکیم کا مقصد ایم ایس ایم ایز کے لیے 100٪ اور غیر ایم ایس ایم ایز کے ساتھ ساتھ ایئر لائن سیکٹر کے لیے 90٪ کی کریڈٹ گارنٹی کوریج فراہم کرنا ہے۔ ہوابازی کے شعبے کے لیے، اسکیم نے خاص طور پر ایئر لائنز کے لیے 5,000 کروڑ روپے مختص کیے ہیں۔ یہ اسکیم 1,000 کروڑ روپے فی قرض لینے والے کی زیادہ سے زیادہ قرض کی حد کے ساتھ مالیاتی ریلیف فراہم کرتی ہے، اور اضافی 500 کروڑ روپے قرض لینے والے کے مساوی ایکویٹی انفیوژن سے مشروط ہے۔ قرضوں کی مدت 7 سال تک ہوگی، جس میں ادائیگی پر 2 سال کی پابندی بھی شامل ہے، اس طرح قلیل مدتی لیکویڈیٹی دباؤ کو کم کیا جائے گا۔ ای سی ایل جی ایس 5.0 کے تعارف کا مقصد موجودہ مشکل دور میں ایم ایس ایم ایز اور ایئر لائنز کو اضافی کریڈٹ سپورٹ فراہم کرنا ہے۔ 7 سالہ طویل قرض کی مدت، 50٪ تک سود کو فنڈڈ انٹرسٹ ٹرم لون میں تبدیل کرنے کے آپشن کے ساتھ، فوری ادائیگی کے دباؤ کو کم کرنے اور نقد بہاؤ اور لیکویڈیٹی کو بہتر بنانے کی امید ہے۔ اس اسکیم سے ایوی ایشن ٹربائن فیول (اے ٹی ایف) کی بڑھتی ہوئی قیمتوں، شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ اور آپریشنل رکاوٹوں کے اثرات کو کم کرنے میں بھی مدد ملے گی، جو ایئر لائنز کی مالی صحت کو مسلسل متاثر کر رہے ہیں۔ خود مختار گارنٹی کی مدد سے کریڈٹ تک رسائی کو فعال کرنے سے، یہ قرض دہندگان کے اعتماد میں اضافہ کرے گا، سیکٹر میں کریڈٹ کے بہاؤ کو بہتر بنائے گا اور آپریشنل استحکام کو سپورٹ کرے گا۔ اس سے روزگار کو برقرار رکھنے، شعبہ جاتی صلاحیت کو محفوظ رکھنے اور مسافروں کو بڑھتے ہوئے اخراجات کو کم کرنے میں مدد ملے گی، اس طرح ہندوستان کے ہوابازی کے شعبے کی مسلسل ترقی اور لچک میں مدد ملے گی۔

بھارت اور کینیا تعلقات نئی بلندیوں کی جانب

نئی دہلی: بھارت اور کینیا کے درمیان اقتصادی، تجارتی اور اسٹریٹجک تعاون تیزی سے مضبوط ہو رہا ہے، جہاں دونوں ممالک نے حالیہ مشترکہ تجارتی کمیٹی اجلاس میں تعلقات کو نئی بلندیوں تک لے جانے کے عزم کا اعادہ کیا۔ رپورٹس کے مطابق بھارت اور کینیا کے درمیان دوطرفہ تجارت 2025-26 میں بڑھ کر 4.31 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ گئی، جو گزشتہ برس کے مقابلے میں تقریباً 25 فیصد زیادہ ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ اضافہ دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے اعتماد اور معاشی شراکت داری کی عکاسی کرتا ہے۔ نئی دہلی اور نیروبی نے فارماسیوٹیکل، زراعت، انجینئرنگ، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر، قابل تجدید توانائی، ریلوے اور بحری تعاون سمیت کئی اہم شعبوں میں شراکت داری کو مزید وسعت دینے پر اتفاق کیا ہے۔ بھارت نے کینیا کے بنیادی ڈھانچے، صاف توانائی اور ٹیکنالوجی منصوبوں میں تعاون بڑھانے کی بھی پیشکش کی۔ دونوں ممالک نے مقامی کرنسیوں میں تجارت کے امکانات پر بھی بات چیت کی، جس سے لین دین کے اخراجات کم کرنے اور کاروباری روابط مزید آسان بنانے میں مدد مل سکتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق کینیا کے بعض بینک پہلے ہی بھارتی بینکوں کے ساتھ خصوصی روپے ووسٹرو اکاؤنٹس کھول چکے ہیں۔ بھارت نے کینیا کی صاف توانائی منتقلی میں بھی دلچسپی ظاہر کی ہے، خصوصاً شمسی اور ہوا سے بجلی پیدا کرنے کے منصوبوں میں۔ کینیا نے انٹرنیشنل سولر ایلائنس میں مزید فعال کردار ادا کرنے کے اشارے دیے ہیں، جسے دونوں ممالک کے درمیان گرین پارٹنرشپ کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ ماہرین کے مطابق بھارت اور کینیا کے تعلقات صرف تجارت تک محدود نہیں بلکہ تاریخی، سمندری اور عوامی روابط پر بھی مبنی ہیں۔ دونوں ممالک بحرِ ہند خطے میں استحکام، کنیکٹیویٹی اور گلوبل ساؤتھ تعاون کے اہم شراکت دار بن کر ابھر رہے ہیں۔

گریٹ نکوبار منصوبے پر چین میں بے چینی، بھارتی اسٹریٹجک پیش رفت پر بحث تیز

نئی دہلی: بھارت کے گریٹ نکوبار انفراسٹرکچر اور اسٹریٹجک منصوبے پر چینی سوشل میڈیا اور آن لائن حلقوں میں بحث تیز ہو گئی ہے، جہاں متعدد چینی صارفین نے اس منصوبے کو بحرِ ہند خطے میں بھارت کی بڑھتی ہوئی اسٹریٹجک موجودگی سے جوڑا ہے۔ رپورٹس کے مطابق گریٹ نکوبار منصوبے میں ایک جدید بندرگاہ، ایئرپورٹ، پاور انفراسٹرکچر اور لاجسٹک حب شامل ہے، جسے بھارت بحرِ ہند اور ملاکا آبنائے کے قریب اپنی معاشی اور اسٹریٹجک صلاحیت مضبوط بنانے کے لیے اہم قرار دے رہا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق یہ منصوبہ نہ صرف بھارت کی سمندری تجارت اور کنیکٹیویٹی کو فروغ دے سکتا ہے بلکہ انڈو پیسیفک خطے میں اس کی دفاعی رسائی اور نگرانی کی صلاحیت بھی بڑھا سکتا ہے۔ بعض چینی نیٹیزنز نے اسے بحرِ ہند میں طاقت کے توازن کے تناظر میں دیکھا، جبکہ کچھ نے اسے چین کی بڑھتی بحری موجودگی کے جواب کے طور پر پیش کیا۔ بھارتی حکومت کا کہنا ہے کہ گریٹ نکوبار منصوبہ معاشی ترقی، روزگار، کنیکٹیویٹی اور قومی سلامتی کے وسیع تر وژن کا حصہ ہے۔ حکومت نے اس بات پر بھی زور دیا کہ منصوبے میں ماحولیاتی تحفظ اور مقامی قبائلی برادریوں کے تحفظ کو مدنظر رکھا جا رہا ہے۔ دفاعی ماہرین کے مطابق گریٹ نکوبار جزیرہ جغرافیائی لحاظ سے انتہائی اہم مقام پر واقع ہے، جہاں سے بحرِ ہند اور اہم عالمی بحری راستوں کی نگرانی ممکن ہے۔ ان کے مطابق مستقبل میں یہ علاقہ بھارت کی میری ٹائم حکمت عملی کا اہم مرکز بن سکتا ہے۔

امارات کے محمد العبار نے بھارتیوں کو ملازمت دینے کی وجہ بتا دی

ابوظہبی: دبئی کی معروف رئیل اسٹیٹ کمپنی ایمار پراپرٹیز کے بانی اور چیئرمین محمد العبار نے کہا ہے کہ وہ بھارتیوں کو ملازمت دینا پسند کرتے ہیں کیونکہ ان میں سخت محنت، نظم و ضبط اور مشکل حالات میں کام جاری رکھنے کی صلاحیت نمایاں ہوتی ہے۔ ابوظہبی میں "Make it in the Emirates" سمٹ سے خطاب کرتے ہوئے العبار نے کہا کہ کسی بھی کمپنی کی کامیابی صرف ذہانت پر نہیں بلکہ مسلسل محنت، ذمہ داری اور بحرانوں سے نمٹنے کی صلاحیت پر منحصر ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا، ”میرا IQ شاید اوسط درجے کا ہو، لیکن میری محنت سب سے بہتر ہے۔ میں سخت محنت پر یقین رکھتا ہوں۔ محمد العبار نے کہا کہ بھارتی ملازمین عام طور پر اپنی ذمہ داریوں کے حوالے سے سنجیدہ ہوتے ہیں، مسلسل کام کرتے ہیں اور بدلتے حالات میں بھی خطرات کا جائزہ لیتے رہتے ہیں، جو کسی بھی عالمی کمپنی کے لیے انتہائی اہم خصوصیات ہیں۔ انہوں نے کاروباری اداروں کو مشورہ دیا کہ وہ ایسی ورک کلچر اپنائیں جہاں ٹیمیں ہر وقت متحرک رہیں، اپنے فیصلوں کا مسلسل جائزہ لیں اور بحرانوں کے دوران بھی نظم و ضبط برقرار رکھیں۔ ان کے مطابق یہی خصوصیات کمپنیوں کو معاشی اور عالمی چیلنجز کے دوران مضبوط بناتی ہیں۔ محمد العبار مشرق وسطیٰ کے نمایاں کاروباری رہنماؤں میں شمار ہوتے ہیں اور ان کی کمپنی ایمار پراپرٹیز دنیا کی بلند ترین عمارت برج خلیفہ سمیت متعدد بڑے منصوبے تعمیر کر چکی ہے۔

آپریشن سندور نے دکھایا کہ مستقبل کی جنگیں
مضبوط ڈرون فضائی اور سائبر صلاحیتوں کا مطالبہ کریں گی: ماہرین

نئی دہلی: آپریشن سندور نے نہ صرف دہشت گردی کی کارروائیوں کے خلاف ہندوستان کے ردعمل کی بات کی ہے بلکہ اس نے کچھ اہم فوجی سبق بھی پیش کیے ہیں، جن میں فضائی طاقت کا مشترکہ اور مربوط استعمال، ڈرون ٹیکنالوجی کو تقویت دینا اور ایک مضبوط مواصلاتی نظام کی تعمیر شامل ہے۔ ٹھیک ایک سال قبل 6-7 مئی کی درمیانی رات کو شروع کی گئی فیصلہ کن فوجی کارروائی کو یاد کرتے ہوئے، کئی دفاعی اور تزویراتی امور کے ماہرین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ فوجی آپریشن نے اس بات پر بھی زور دیا کہ مستقبل میں نہ صرف فضائی حدود بلکہ سائبر اسپیس اور معلومات اور علمی ڈومینز میں بھی تنازعات جنم لیں گے اور، درحقیقت، ہندوستانی فوج نہ صرف مغربی سرحد کے اس پار، لیہہ سے سر کریک تک آنے والے دشمن ڈرونز کے ایک بیراج سے لڑ رہی تھی، تقریباً چار دن کی لڑائی کے دوران متعدد لہروں میں، بلکہ ایک شدید غلط معلومات کی مہم کا بھی مقابلہ کر رہی تھی جس نے افواج اور عوام کے حوصلے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ ایئر کموڈور گوروا ایم ترپاٹھی (ریٹائرڈ)، جنہوں نے آپریشن کے دوران بھی ایک کردار ادا کیا، تنازعہ کے نتائج کا فیصلہ کرنے میں فضائی طاقت کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے، اس بات پر زور دیا کہ مستقبل کے کسی بھی منظر نامے میں، تینوں خدمات کی ”مشترکہ فضائی طاقت“ کا فائدہ اٹھایا جانا چاہیے تاکہ یہ ایک ”قابل مخالف“ کے خلاف ہم آہنگی سے کام کر سکے۔ ”آپریشن سندھور کے دوران، ہم نے پاکستان کی طرف سے استعمال کیے گئے ڈرونز کی ایک بڑی تعداد کو دیکھا۔ ان میں سے زیادہ تر بے ضرر تھے، صرف ہندوستانی ہتھیاروں اور گولہ بارود کو شامل کرنے کے لیے تاکہ حملہ آور ڈرون بعد میں آسکیں۔ لیکن دشمن ہوشیار ہے۔ اگلی بار، وہ جو بھیجیں گے وہ سخت ڈرونز ہوں گے، جن کو جام کرنا شاید زیادہ مشکل ہوگا... آخر میں بہتر نیویگیشن ہوگا، شاید جی پی ایس کی ضرورت نہ ہو، اور ان کے پاس الیکٹرو آپٹیکل ہومنگ ڈیوائسز ہوں گی۔ اور، وہ ممکنہ طور پر ایک بھیڑ کی طرح تعاون کریں گے۔ آئی اے ایف کے سابق افسر، جنہوں نے گزشتہ اگست میں جلد ریٹائرمنٹ لے لی تھی، نے متعدد قسم کے لڑاکا طیارے اڑائے ہیں اور ہاک ایم کے 132 سکواڈرن کی کمانڈ کی ہے، اور ایک فائٹر بیس کے چیف آپریشن آفیسر کے طور پر بھی خدمات انجام دی ہیں۔ انہوں نے آپریشن سے سیکھے گئے فوجی سبق پر کہا کہ آئی اے ایف میں، پہلے ہی اینٹی ڈرون صلاحیتوں میں کچھ سرمایہ کاری ہو چکی ہے، لیکن ڈرون مخالف صلاحیتوں کو واقعی پھیلانا ہوگا، اور تمام اہم نکات کا احاطہ کرنا ہوگا۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

بی سی سی آئی کے اشاروں پر ناچتا ہے آئی سی سی

کرکٹر کے بیان سے مچ گیا ہنگامہ، ٹرافی جیتنے پر بھی توڑی خاموشی

جنوبی افریقہ کے اسپنر سائمن ہارمر نے بڑا دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل کو بھارتیہ کرکٹ کنٹرول بورڈ کے ذریعہ کنٹرول کیا جاتا ہے۔ جنوبی افریقہ کے اسپنر سائمن ہارمر نے بڑا دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کا کنٹرول بٹن بھارتیہ کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) کے پاس ہے۔ واضح لفظوں میں کہا جائے تو آئی سی سی بھی کام بی سی سی آئی کے اشاروں پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہارمر نے بتایا کہ اس کہانی کو کیسے بدلا جاسکتا ہے۔ واضح رہے کہ جنوبی افریقہ نے گزشتہ سال فائنل میں آسٹریلیا کو ہرا کر ورلڈ ٹسٹ چمپئن شپ کا خطاب جیتا تھا۔ سائمن ہارمر کا ماننا ہے کہ ہندوستان کی کمرشیل اور ایڈمنسٹریٹیو کی طاقت انہیں کھیل کی سمت طے کرنے میں اہل بناتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اس بارے میں ایک کھلاڑی کے طور پر کیا کیا جاسکتا ہے۔ دی گارجین سے بات کرتے ہوئے سائمن ہارمر نے کہا، "کمرشیل پاور کے سبب ان کے پاس طاقت ہے۔ آئی سی سی کو بی سی سی آئی کنٹرول کرتا ہے۔ تاہم کیا کر سکتے ہیں؟ ایک کھلاڑی کے طور پر آپ صرف وہی چیزیں قابو کر سکتے ہیں، جو قابو کرنے کے لائق ہوتی ہیں۔ کہانی کو بدلنے والی اکلوتی چیز ٹرافی جیتنا ہی ہے۔" واضح رہے کہ سائمن ہارمر گزشتہ سال ہندوستان دورے پر کھیلی گئی دو میچوں کی سیریز میں جنوبی افریقہ افریقہ نے دونوں مقابلے جیت کر سیریز پر اپنا نام لکھوایا تھا۔ سیریز میں ہارمر نے 17 وکٹ لے کر جنوبی افریقہ کو جیت دلانے میں اہم تعاون دیا تھا۔ واضح رہے کہ سائمن ہارمر جنوبی افریقہ کے لئے صرف ٹسٹ کھیلتے ہیں۔ اب تک اپنے بین الاقوامی کیریئر میں سائمن نے 14 ٹسٹ کھیل لئے ہیں۔ ان میچوں کی 24 اننگوں میں گیند بازی کرتے ہوئے انہوں نے 79.21 کی اوسط سے 69 وکٹ حاصل کئے ہیں، جس میں ان کی بہترین کارکردگی 101 رن خرچ کر کے 9 وکٹ حاصل کیا۔ اس دوران 2 بار 5 وکٹ لینے کا ریکارڈ بھی اپنے نام درج کیا ہے۔ یہ تاثر کہ آئی سی سی بی سی سی آئی کے اشاروں پر چلتا ہے، کرکٹ کی دنیا میں ایک طویل عرصے سے زیرِ بحث ہے، خاص طور پر 2024 اور 2025 کے حالیہ واقعات نے اس بحث کو مزید تیز کر دیا ہے۔ بی سی سی آئی کے سابق سکریٹری جے شاہ اب آئی سی سی کے چیئرمین بن چکے ہیں، جس سے یہ تاثر مزید پختہ ہوا ہے کہ عالمی کرکٹ کے فیصلے بھارتی مفادات کے گرد گھومتے ہیں۔

انعامی رقم میں اضافہ نہ ہونے پر ٹینس کھلاڑیوں کا احتجاج

ارینا سبالینکا نے گرینڈ سلیم کے بائیکاٹ کو بتایا واحد راستہ

نئی دہلی: گرینڈ سلیم ٹورنامنٹس کی بڑھتی ہوئی آمدنی کے باوجود کھلاڑیوں کا حصہ کم رہنا ایک بڑا تنازع بنتا جا رہا ہے اور اگر جلد کوئی حل نہ نکلا تو ٹینس کی دنیا میں ایک بڑی تحریک دیکھنے کو مل سکتی ہے۔ دنیا کی نمبر ایک خاتون ٹینس کھلاڑی ارینا سبالینکا نے کہا ہے کہ گرینڈ سلیم ٹورنامنٹس کی انعامی رقم میں کھلاڑیوں کو زیادہ حصہ ملنا چاہیے اور اگر ایسا نہ ہوا تو کھلاڑی اپنے حقوق کے لیے بائیکاٹ جیسے سخت قدم اٹھانے پر مجبور ہو سکتے ہیں۔ اٹالین اوپن کے دوران ایک پریس کانفرنس میں سبالینکا نے کہا کہ ٹورنامنٹس کی اصل کشش کھلاڑی ہی ہوتے ہیں، اور ان کے بغیر کوئی بھی ایونٹ مکمل نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے واضح کیا کہ کھلاڑی زیادہ مالی حصہ کے حقدار ہیں اور اگر مطالبات تسلیم نہ کیے گئے تو بائیکاٹ واحد راستہ رہ جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ خواتین کھلاڑی آسانی سے متحد ہو سکتی ہیں اور اپنے حقوق کے لیے مشترکہ جدوجہد کر سکتی ہیں۔ ان کے مطابق کچھ معاملات میں کھلاڑیوں کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے جو ایک وقت کے بعد شدید ردعمل کا سبب بن سکتی ہے۔ سبالینکا نے بتایا کہ گزشتہ سال کئی بڑے کھلاڑیوں نے چاروں گرینڈ سلیم ٹورنامنٹس کے منتظمین کو خطوط لکھے تھے، جن میں انعامی رقم میں اضافہ، ریٹائرمنٹ اور زچگی کے دوران سہولیات بہتر بنانے جیسے مطالبات شامل تھے۔ کھلاڑیوں نے ٹورنامنٹ کی آمدنی میں کم از کم 22 فیصد حصہ مانگا ہے، تاکہ یہ رقم اے ٹی پی اور ڈبلیو ٹی اے کے مشترکہ 1000 لیول ایونٹس کے برابر ہو سکے۔ دوسری جانب پولینڈ کی اسٹار کھلاڑی ایگا سوایاتیک نے بائیکاٹ کے خیال کو کچھ زیادہ سخت قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ سب سے اہم چیز گورننگ باڈیز کے ساتھ بہتر مکالمہ اور بات چیت ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ فرنچ اوپن سے قبل کھلاڑیوں اور منتظمین کے درمیان ملاقات ہوگی جس میں ان مسائل کا حل نکالا جا سکے گا۔ واضح رہے کہ حال ہی میں فرنچ اوپن کی جانب سے انعامی رقم میں 9.5 فیصد اضافے کا اعلان کیا گیا، جسے کھلاڑیوں نے ناکافی قرار دیا ہے۔ گزشتہ سال ٹورنامنٹ کی آمدنی 395 ملین یورو رہی جبکہ کھلاڑیوں کا حصہ کم ہو کر 14.3 فیصد رہ گیا۔ اسی پس منظر میں سبالینکا کے بیان کو منتظمین پر دباؤ بڑھانے کی کوشش کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، کیونکہ رواں سال فرنچ اوپن 182026 مئی سے 7 جون تک کھیلا جانا ہے۔ گرینڈ سلیم ٹورنامنٹس کی بڑھتی ہوئی آمدنی کے باوجود کھلاڑیوں کا حصہ کم رہنا ایک بڑا تنازع بنتا جا رہا ہے اور اگر جلد کوئی حل نہ نکلا تو ٹینس کی دنیا میں ایک بڑی تحریک دیکھنے کو مل سکتی ہے۔ اگرچہ فرنچ اوپن کے منتظمین نے رواں سال انعامی رقم میں 9.5 فیصد اضافے کا اعلان کیا ہے (جو مجموعی طور پر تقریباً 72 ملین ڈالر بنتی ہے)، لیکن کھلاڑیوں کا کہنا ہے کہ یہ اضافہ ٹورنامنٹ کی بڑھتی ہوئی مجموعی آمدنی کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ کھلاڑیوں کے مطابق انہیں کل آمدنی کا 15 فیصد سے بھی کم دیا جا رہا ہے، جبکہ دیگر بڑے کھیلوں (جیسے NBA یا NFL) میں کھلاڑیوں کا حصہ تقریباً 50 فیصد تک ہوتا ہے۔

نتیش رانا کے وکٹ پر کیوں مچا ہے بوال؟

سوشل میڈیا پر چھڑی بحث، جانیے کیا کہتے ہیں قواعد

دہلی کیپیٹلز اور چنئی سپر کنگز کے درمیان کھیلے گئے میچ میں نتیش رانا کا وکٹ بحث کا موضوع بن گیا ہے۔ سوشل میڈیا پر مداحوں کا دعویٰ ہے کہ بیلز پہلے ہی گر چکی تھیں، اس لیے اسے ڈیڈ بال قرار دیا جانا چاہیے تھا۔ آئیے تفصیل سے جانتے ہیں کہ اس شام ارون جیٹلی اسٹیڈیم میں اصل میں کیا ہوا تھا۔ دہلی کے ارون جیٹلی اسٹیڈیم میں 5 مئی کی شام دہلی کیپیٹلز اور چنئی سپر کنگز کے درمیان ایک دلچسپ مقابلہ کھیلا گیا۔ میچ تو سنسنی خیز تھا اور اسٹیڈیم تماشائیوں سے بھرا ہوا تھا، لیکن نتیجے سے زیادہ ایک واقعہ زیر بحث آ گیا جس نے سوشل میڈیا پر کرکٹ شائقین کے درمیان بحث چھیڑ دی۔ یہ معاملہ دہلی کیپیٹلز کے بلے باز نتیش رانا کے وکٹ سے جڑا ہے۔ یہ سارا معاملہ دہلی کی اننگز کے 10 ویں اوور میں پیش آیا۔ گیند نور احمد کے ہاتھ میں تھی۔ اوور کی تیسری گیند پر نتیش رانا نے بیک ورڈ اسکوائر لیگ کی طرف زوردار شاٹ کھیلا۔ وہاں موجود فیلڈر کارتک شرما نے پھرتی دکھاتے ہوئے شاندار کیچ پکڑ لیا۔ امپائر نے فوراً انگلی اٹھا دی اور نتیش رانا بغیر کسی احتجاج کے پویلین لوٹ گئے۔ اصل تنازعہ اس وقت شروع ہوا جب اس وکٹ کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئی اور شائقین کے درمیان بحث چھڑ گئی کہ آیا رانا آؤٹ تھے یا نہیں۔ ویڈیو کو لے کر دو طرح کی رائے سامنے آئیں۔ کچھ شائقین کا کہنا تھا کہ شاٹ کھیلنے سے پہلے ہی وکٹ کیپر سنجو سیمسن کے گلوز لگنے سے بیلز گر گئی تھیں، اس لیے اسے ڈیڈ بال قرار دینا چاہیے تھا۔ دوسری جانب کچھ لوگوں کا ماننا ہے کہ بیلز سیمسن کی وجہ سے نہیں بلکہ تیز ہوا یا کسی کمپن کی وجہ سے خود ہی گر گئی تھیں، اس لیے کارتک شرما کا کیچ مکمل طور پر درست تھا۔ اگر ویڈیو کو غور سے دیکھا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ سنجو سیمسن کے ہاتھ وکٹ سے کافی دور تھے، اس لیے یہ کہنا کہ ان کے گلوز سے بیلز گریں، درست نہیں لگتا۔ زیادہ امکان یہی ہے کہ بیلز خود ہی گر گئیں، جس کی وجہ تیز ہوا ہو سکتی ہے۔ اس لیے نتیش رانا کا آؤٹ ہونا کھیل کے اصولوں کے مطابق تھا۔ کرکٹ کے قوانین بنانے والے ادارے ایم سی سی کے مطابق اگر بیلز کسی بیرونی وجہ جیسے ہوا، کمپن یا کسی اور اثر سے گر جائیں اور اس میں فیلڈنگ ٹیم کا کوئی کردار نہ ہو، تو کھیل جاری رہتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر فیلڈر صاف کیچ پکڑ لے تو بلے باز کو آؤٹ ہی مانا جائے گا۔ نتیش رانا نے بھی فیصلے کو تسلیم کر لیا، لیکن کرکٹ کے شائقین کی دلچسپی ایسی ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی بات بھی بڑی بحث کا موضوع بن جاتی ہے، اور یہی منظر سوشل میڈیا پر دیکھنے کو ملا۔

احمد آباد میں ہوگا فائنل، دھرم شالہ اور

نیو چنڈی گڑھ میں کھیلے جائیں گے کوالیفائر اور ایلیمینیٹر مقابلے

بی سی سی آئی کا کہنا ہے کہ "آپریشنل اور لاجسٹک سے منسلک مسائل کے سبب رواں سال پلے آف مرحلے کے مقابلے 3 وینیو پر ہی کھیلے جائیں گے۔" انڈین پریمیر لیگ (آئی پی ایل) کے 19 ویں سیزن کا فائنل مقابلہ احمد آباد کے نریندر مودی اسٹیڈیم میں 31 مئی کو کھیلا جائے گا۔ بی سی سی آئی نے بدھ کو آئی پی ایل 2026 کے پلے آف میچوں کے وینیو اور تاریخوں کا اعلان کر دیا ہے۔ احمد آباد، نیو چنڈی گڑھ اور دھرم شالہ میں پلے آف کے میچ کھیلے جائیں گے۔ مسلسل دوسری بار احمد آباد کے نریندر مودی اسٹیڈیم کو آئی پی ایل فائنل کی میزبانی ملی ہے۔ آئی پی ایل کی روایت کے حساب سے اس سیزن کا فائنل میچ رائل چیلنجرس بنگلور کے ہوم گراؤنڈ ایم چناسوامی اسٹیڈیم میں کھیلا جانے چاہیے تھا، لیکن گزشتہ سال وہاں ٹرافی کے روڈ شو کے بعد بھگدڑ مچ گئی تھی، جس میں کئی لوگوں کی جان بھی چلی گئی تھی۔ ایسے میں بی سی سی آئی نے احمد آباد کے نریندر مودی اسٹیڈیم کو فائنل کی میزبانی سونپی ہے۔ احمد آباد کے اس اسٹیڈیم میں 2025 کے علاوہ 2022 اور 2023 کے فائنل کھیلے گئے تھے۔ بی سی سی آئی نے ایک پریس ریلیز جاری کر کہا کہ "آئی پی ایل فائنل کی میزبانی کے لیے بنیادی طور پر بنگلورو کو منتخب کیا گیا تھا، لیکن مقامی ایسوسی ایشن اور افسران کے کچھ ایسے مطالبات کی وجہ سے جو بی سی سی آئی کے طے شدہ گائیڈ لائنز اور پروٹوکول کے دائرے سے باہر تھیں، اس وجہ سے وینیو کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔" بورڈ نے یہ بھی کہا کہ آپریشنل اور لاجسٹک سے منسلک مسائل کی وجہ سے رواں سال پلے آف مرحلے کے مقابلے 3 وینیو پر ہی کھیلے جائیں گے۔ بی سی سی آئی نے کہا کہ "کوالیفائر-1 26 مئی کو دھرم شالہ کے ایچ پی سی اے اسٹیڈیم میں کھیلا جائے گا۔ اس میچ میں پوائنٹس ٹیبل میں سرفہرست رہنے والی 2 ٹیمیں حصہ لیں گی۔ اس میچ کے فاتح کو فائنل میں براہ راست داخلہ ملے گا۔ اس کے بعد مقابلے نیو چنڈی گڑھ میں ہوں گے جہاں تیسرے اور چوتھے مقام پر رہنے والی ٹیموں کے درمیان 27 مئی کو ایلیمینیٹر میچ کھیلا جائے گا اور اسی اسٹیڈیم میں 29 مئی کو کوالیفائر-2 بھی کھیلا جائے گا۔" بی سی سی آئی نے مزید کہا کہ "آئی پی ایل کے موجودہ سیزن کا اختتام 31 مئی کو احمد آباد کے نریندر مودی اسٹیڈیم میں گرینڈ فائنل کے ساتھ ہوگا، جو دنیا کا سب سے بڑا کرکٹ اسٹیڈیم ہے۔"

میٹ گالا ۲۰۲۶ء:

کرن جوہر نے اپنی کامیابی کا کریڈٹ شاہ رخ خان کو دیا

کرن جوہر نے میٹ گالا ۲۰۲۶ء میں ڈیبیو کرتے ہوئے جذباتی انداز میں شاہ رخ خان کو اپنے کریئر کی کامیابی کا سب سے بڑا سبب قرار دیا۔ بی بی سی سے گفتگو میں انہوں نے کہا کہ شاہ رخ کے بغیر ان کا کریئر ممکن نہیں تھا کیونکہ ان کی پہلی پانچ فلمیں سپر اسٹار کے ساتھ تھیں۔ کرن جوہر نے اس موقع پر منیش ملہوترہ کا ڈیزائن کردہ لباس پہنا، جو راجا روی ورما کے فن سے متاثر تھا۔ ان کا یہ بیان سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو گیا۔ میٹ گالا ۲۰۲۶ء اس سال نہ صرف اپنے شاندار فیشن اور ریڈ کارپٹ لمحات کی وجہ سے خبروں میں رہا بلکہ ہندوستانی فلمی شخصیات کی موجودگی نے بھی عالمی توجہ حاصل کی۔ ان میں سب سے زیادہ زیر بحث نام کرن جوہر کا رہا، جنہوں نے پہلی مرتبہ میٹ گالا میں شرکت کی اور اپنے جذباتی بیان سے مداحوں کا دل جیت لیا۔ میٹ گالا میں کرن جوہر نے معروف ڈیزائنر منیش ملہوترہ کا تیار کردہ خصوصی لباس پہنا، جس کی تھیم ہندوستانی مصور راجا روی ورما کے کلاسیکی فن سے متاثر تھی۔ ان کے لباس کو سوشل میڈیا اور فیشن ناقدین کی جانب سے بے حد سراہا گیا۔ بی بی سی سے گفتگو کے دوران کرن جوہر نے اپنے کریئر اور اس میں شاہ رخ خان کے کردار کے بارے میں کھل کر بات کی۔ وہ اس موقع پر جذباتی دکھائی دیے اور کہا، "شاہ رخ میرے کریئر کے بنیادی ستون ہیں۔ میری پہلی پانچ فلمیں ان کے ساتھ تھیں اور آج میں جہاں کھڑا ہوں، اس میں ان کا سب سے بڑا ہاتھ ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ اس سال کا میٹ گالا ان کے لیے ایک "فل سرکل" لمحہ محسوس ہو رہا ہے کیونکہ پچھلے سال شاہ رخ نے بھی اپنا میٹ گالا ڈیبیو کیا تھا۔ یاد رہے کہ گزشتہ سال شاہ رخ خان نے سبیا ساچی مکھر جی کا تیار کردہ لباس پہنا تھا، جس میں ان کا مشہور "K" پینڈنٹ خاص توجہ کا مرکز بنا تھا۔ ان کی انٹری کو عالمی میڈیا نے "" قرار دیا تھا۔ خیال رہے کہ کرن جوہر اور شاہ رخ خان کی دوستی اور پیشہ ورانہ شراکت داری بالی ووڈ کی کامیاب ترین جوڑیوں میں شمار کی جاتی ہے۔ کرن جوہر نے بطور ہدایت کار اپنی پہلی فلم "کچھ کچھ ہوتا ہے" شاہ رخ خان کے ساتھ بنائی تھی، جو نہ صرف سپرہٹ ثابت ہوئی بلکہ ہندوستانی رومانوی سینما کی کلاسک فلموں میں شامل ہو گئی۔ اس کے بعد دونوں نے کئی کامیاب فلموں میں ایک ساتھ کام کیا، جن میں "کبھی خوشی کبھی غم"، "کبھی الوداع نہ کہنا" اور "مائی نیم از خان" شامل ہیں۔ ان فلموں نے نہ صرف باکس آفس پر ریکارڈ قائم کیے بلکہ عالمی سطح پر ہندوستانی سینما کی مقبولیت بڑھانے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ کرن جوہر نے کہا کہ میٹ گالا جیسے عالمی پلیٹ فارم پر موجود ہونا ان کے لیے ایک فخر کا لمحہ ہے، لیکن وہ سمجھتے ہیں کہ یہ سفر شاہ رخ خان کے تعاون اور اعتماد کے بغیر ممکن نہ تھا۔

ایس ایس راجامولی کی "وارانسی" کو پانی بحران کے باعث دھچکا

تلنگانہ میں پانی کی قلت کے باعث نئی رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑا ہے

ایس ایس راجامولی کی فلم "وارانسی" کو تلنگانہ میں پانی کی قلت کے باعث نئی رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ رپورٹس کے مطابق فلم کی شوٹنگ کے لیے ۱۵۰ واٹر ٹینکرز کی درخواست حیدرآباد میٹروپولیٹن واٹر سپلائی اینڈ سیوریج بورڈ نے مسترد کر دی۔ فلم میں مہیش بابو، پرینکا چوپڑہ اور پرتھوی راج سوکمارن مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں۔ میکرز کو زیر آب سین کی شوٹنگ کے لیے بڑی مقدار میں پانی درکار تھا، لیکن شہر میں جاری پانی بحران کے باعث حکام نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ ایس ایس راجامولی کی آنے والی فلم "وارانسی" کو پروڈکشن کے دوران ایک غیر متوقع مسئلے کا سامنا کرنا پڑ گیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق تلنگانہ میں جاری پانی بحران کے باعث فلم کے لیے مانگے گئے ۱۵۰ واٹر ٹینکرز کی درخواست مسترد کر دی گئی ہے۔ یہ فلم اس وقت حیدرآباد کے گگن پاہڈ فلم سٹی اسٹوڈیو میں شوٹ کی جا رہی ہے۔ رپورٹس کے مطابق ایک بڑے زیرِ آب سیکوئنس کی شوٹنگ کے لیے میکرز کو بھاری مقدار میں صاف پانی درکار تھا۔ اس مقصد کے لیے پروڈکشن ٹیم نے حیدرآباد میٹروپولیٹن واٹر سپلائی اینڈ سیوریج بورڈ سے رابطہ کیا۔ تلنگانہ ٹوڈے کی رپورٹ کے مطابق، فلم کے پروڈیوسرز میں شامل سری درگا آرٹس کے نمائندے نے واٹر بورڈ کو خط لکھ کر ۱۵۰ ٹینکرز طلب کیے، جن میں ہر ٹینکر میں تقریباً ۱۰ ہزار لیٹر پانی موجود تھا۔ بتایا گیا کہ یہ پانی ایک خصوصی پول کو بھرنے کے لیے استعمال ہونا تھا تاکہ فلم کے زیرِ آب مناظر عالمی معیار کے مطابق فلمائے جا سکیں۔ رپورٹ کے مطابق پروڈکشن ہاؤس نے ٹینکرز کے تمام اخراجات برداشت کرنے کی پیشکش بھی کی تھی، لیکن اس کے باوجود حکام نے درخواست مسترد کر دی۔ حکام کا موقف تھا کہ شدید گرمی اور شہر میں بڑھتی ہوئی طلب کے باعث پہلے ہی رہائشی علاقوں کو پانی کی قلت کا سامنا ہے، اس لیے فلمی شوٹنگ کے لیے اتنی بڑی مقدار میں پانی فراہم کرنا ممکن نہیں۔ واضح رہے کہ "وارانسی" کو ایس ایس راجامولی کا "آر آر آر" کے بعد سب سے بڑا پروجیکٹ قرار دیا جا رہا ہے۔ فلم میں مہیش بابو مرکزی کردار "رودرا" ادا کر رہے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق ان کا کردار ایک ایسے ٹائم ٹریولنگ ایجنٹ کا ہے جو صدیوں پر محیط ایک خطرناک مہم پر نکلتا ہے۔ یہ فلم پرینکا چوپڑہ جونس کی ہندوستانی سنیما میں واپسی بھی ثابت ہوگی۔ دوسری جانب سوکمارن فلم میں "کمبھا" نامی وہیل چیئر پر موجود ایک طاقتور مخالف کردار ادا کر رہے ہیں۔ اگرچہ میکرز نے فلم کی مکمل کہانی خفیہ رکھی ہوئی ہے، لیکن اپریل میں فلم پر کام کرنے والی وی ایف ایکس کمپنی سن سائٹ نے اپنی ویب سائٹ پر فلم کی مختصر جھلک شیئر کی تھی۔

'سر کے چنر' گانے پر تنازعہ: اداکارہ نورا فتحی جمعرات کو قومی کمیشن برائے خواتین کے سامنے ہوں گی پیش

قومی کمیشن برائے خواتین نے اس گانے کے خلاف موصول ہونے والی متعدد شکایات کا نوٹس لیتے ہوئے سماعت مقرر کی ہے۔

نئی دہلی: قومی کمیشن برائے خواتین نے اس گانے کے خلاف موصول ہونے والی متعدد شکایات کا نوٹس لیتے ہوئے سماعت مقرر کی ہے۔ شکایت کنندگان کا مؤقف ہے کہ گانے کے بول، ویڈیو اور پیشکش خواتین کی عزت و وقار کے منافی ہیں۔ کئی خواتین تنظیموں اور سماجی گروپوں نے اسے غیر مناسب اور قابل اعتراض قرار دیا ہے، جس کے بعد کمیشن نے ازخود کارروائی کرتے ہوئے اس معاملے کی جانچ شروع کی۔ کنڑ فلم کے ڈی ڈی ڈیول کے متنازعہ گانے 'سر کے چنر' کے معاملے میں اداکارہ نورا فتحی جمعرات کو قومی کمیشن برائے خواتین (این سی ڈبلیو) کے سامنے پیش ہوں گی۔ کمیشن کی جانب سے جاری کیے گئے سمن کے بعد نورا فتحی کو جمعرات کی صبح 11:30 بجے حاضر ہونے کی ہدایت دی گئی تھی، جس پر وہ اپنا موقف پیش کریں گی۔ اس معاملے نے فلمی حلقوں کے ساتھ ساتھ سماجی سطح پر بھی خاصی بحث چھیڑ دی ہے۔ قومی کمیشن برائے خواتین نے اس گانے کے خلاف موصول ہونے والی متعدد شکایات کا نوٹس لیتے ہوئے سماعت مقرر کی ہے۔ شکایت کنندگان کا موقف ہے کہ گانے کے بول، ویڈیو اور پیشکش خواتین کی عزت و وقار کے منافی ہیں۔ کئی خواتین تنظیموں اور سماجی گروپوں نے اسے غیر مناسب اور قابل اعتراض قرار دیا ہے، جس کے بعد کمیشن نے ازخود کارروائی کرتے ہوئے اس معاملے کی جانچ شروع کی۔ گانے کی ریلیز کے بعد سوشل میڈیا پر بھی شدید ردعمل دیکھنے میں آیا۔ متعدد صارفین نے اسے فحاشی کو فروغ دینے والا قرار دیا جبکہ کچھ حلقوں نے فنکاروں کی سماجی ذمہ داری پر سوال اٹھائے۔ اس بڑھتی ہوئی تنقید کے پیش نظر کمیشن نے نورا فتحی کو نوٹس جاری کیا تاکہ وہ ذاتی طور پر پیش ہو کر وضاحت دے سکیں۔ ذرائع کے مطابق سماعت کے دوران کمیشن کے اراکین اداکارہ سے گانے کی تیاری، اس کی پیشکش اور اس کے اثرات سے متعلق مختلف سوالات کر سکتے ہیں۔ نورا فتحی کو اپنے مؤقف کے دفاع کا مکمل موقع دیا جائے گا اور کمیشن تمام پہلوؤں کا باریک بینی سے جائزہ لے گا۔ کمیشن کا کہنا ہے کہ تفریح کے نام پر خواتین کی تذلیل یا ان کے وقار کو مجروح کرنے والے کسی بھی مواد کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ اس گانے میں نورا فتحی کے ساتھ اداکار سنجے دت بھی مرکزی کردار میں نظر آئے تھے۔ وہ اس معاملے میں 27 اپریل کو پہلے ہی کمیشن کے سامنے پیش ہو چکے ہیں۔ سماعت کے دوران سنجے دت نے تحریری طور پر معذرت پیش کرتے ہوئے کہا تھا کہ ان کا مقصد کسی کی دل آزاری نہیں تھا اور نہ ہی وہ خواتین کی توہین کرنا چاہتے تھے۔ قومی خواتین کمیشن کی چیئرپرسن وجیا کے رہاٹکر نے اس موقع پر فنکاروں کو ان کی سماجی ذمہ داری کا احساس دلایا اور کہا کہ عوامی شخصیات کو اپنے کام کے اثرات کو سمجھنا چاہیے۔ سنجے دت نے سماعت کے دوران یہ اعلان بھی کیا کہ وہ 50 قبائلی لڑکیوں کی تعلیم کے اخراجات برداشت کریں گے، جسے ایک مثبت قدم قرار دیا گیا۔ دوسری جانب ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ معاملہ تفریحی صنعت میں مواد کے معیار اور اخلاقی حدود پر ایک اہم بحث کو جنم دے رہا ہے۔ عوامی حلقوں میں یہ سوال بھی اٹھایا جا رہا ہے کہ آیا فن اور آزادی اظہار کے نام پر ہر طرح کے مواد کو پیش کرنا درست ہے یا اس پر کچھ حدود ہونی چاہئیں۔ اب تمام نظریں نورا فتحی کی پیشی اور کمیشن کے آئندہ فیصلے پر مرکوز ہیں، جو اس تنازعہ کی سمت کا تعین کرے گا۔ قومی کمیشن برائے خواتین نے معروف اداکارہ نورا فتحی کو ان کے حالیہ متنازع گانے کے معاملے پر ایک بار پھر طلبی کا نوٹس جاری کر دیا ہے۔ اداکارہ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ 27 اپریل 2026 کو کمیشن کے روبرو ذاتی حیثیت میں پیش ہوں۔ کمیشن کے مطابق 16 اپریل 2026 کو ہونے والی سماعت میں نورا فتحی خود پیش نہیں ہوئیں بلکہ ان کی نمائندگی قانونی وکیل کے ذریعے کی گئی تھی، جس پر کمیشن نے عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ چیئرپرسن وجیا راہٹکر کی جانب سے جاری ہدایت میں واضح کیا گیا کہ اداکارہ کو آخری موقع دیتے ہوئے ذاتی پیشی لازمی قرار دی گئی ہے۔ یہ تنازع فلم کے ڈی ڈی ڈیول میں شامل گانے سر کے چنر تیری سر کے سے متعلق ہے، جس پر خواتین کے وقار کے منافی مواد شامل ہونے کے الزامات سامنے آئے۔ سماعت کے دوران فلم کے ہدایتکار پریم اور گیت نگار رقیب عالم بھی کمیشن کے سامنے پیش ہوئے جبکہ پروڈکشن کمپنی کے نمائندے گوتم کے ایم اور سپرتھ بھی کارروائی میں شریک تھے۔ کمیشن کی سربراہ نے مؤقف اختیار کیا کہ گانے کے بول خواتین کی عزت و وقار کے خلاف ہیں اور تخلیق کاروں کی لاعلمی سے متعلق دعویٰ قابل قبول نہیں۔ سماعت میں شریک افراد نے تحریری معذرت نامہ جمع کراتے ہوئے اعتراف کیا کہ مواد کے مقامی معاشرے پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔ کمیشن کے مطابق متعلقہ افراد نے آئندہ 3 ماہ تک خواتین کے حقوق اور بااختیار بنانے سے متعلق سماجی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا عہد بھی کیا ہے، جس کی مکمل رپورٹ بعد ازاں کمیشن میں جمع کرانا ہوگی۔ متنازع گانے کو اس کے اشارتی بول اور جرات مندانہ کوریوگرافی کے باعث شدید تنقید کا سامنا ہے۔ ویڈیو میں نورا فتحی اداکار سنجے دت کے ساتھ جلوہ گر ہیں، جبکہ ناقدین کا کہنا ہے کہ گانے کی پیشکش خواتین کی شبیہ کو معروضی انداز میں پیش کرتی ہے، جس پر کمیشن نے بھی تحفظات کا اظہار کیا ہے۔